6

دلائل المتعة

اعنی

دوسرا طمانچہ

بر رخسار راقم

''انظار ثلثہ''

از قلم حقیقت

حضرت مولانا ابولولو صاحب دام مجدھم

سابق امام اہلسنت والجماعت

ناشر: انجمن تحفظ ناموس رسول گورکھپور

انتساب!

قائم اللیل، صائم النہار، شافعی کے استاد اور تابعی

ابن جریج کے نام!

جنھوں نے بقول شافعی نوے، ستر ورنہ کم سے کم ساٹھ عورتوں سے متعہ کر کے عمر کے حکم حرمت کی دھجیاں اُڑا دیں۔

(تذکرۃ الحفاظ ذہبی وتہذیب التہذیب ابن حجر)

ابولؤلؤ۔ ایرانی

۲/مارچ ۱۹۶۷ء

عرض ناشر

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے یہ توفیق عنایت فرمائی کہ خارجیوں کے ہفوات کا ہم جواب شائع کریں۔ چنانچہ بفضل ایزد متعال ''انظار ثلٰثہ'' کا استدلالی تحقیقی مسکت اور دنداں شکن جواب ''دوسرا طمانچہ'' بھی منظر عام پر ابھر آیا۔

اس پر تاسف ہے کہ مختصر کرتے کرتے بھی ''دوسرا طمانچہ'' زوردار پڑ گیا۔ اس منظر کے دیکھنے میں ناظرین کو شاید کچھ زحمت ہوگی مگر کیا کرتے۔ مولانا ابولؤلؤ صاحب بھی مجبور تھے۔

ہم برادران اہلسنت سے پھر کہتے ہیں کہ اگر ہمارا کوئی فقرہ، جملہ یا پوری کتاب سے انھیں تکلیف پہونچے تو وہ ہاشمی جیلانی کی گوشمالی کریں ہم تو دفاعی جواب دے رہے ہیں۔

ہاشمی جیلانی کی عبارت ''س'' سے اور ہماری عبارت ''ش'' سے شروع ہوگی جو سنی اور شیعہ کی علامت ہے

والسلام

مالک ــــ اشتر

سکریٹری انجمن تحفظ ناموسِ رسول گورکھپور

۵/مارچ ۱۹۶۰ء

نظرِ اوّل

س:- ''بال کی کھال'' کی کھال ادھیڑ کر کنارے پھینک سکتا ہوں۔ اس لئے کہ اگر میرے ایک ہاتھ میں شمشیر فاروقی ہے تو دوسرے ہاتھ میں سپر حیدری۔''

ش:- تمھیں معلوم ہونا چاہیئے کہ پیشۂ ندافی اور ہے خیبر شکنی اور۔ ''بال کی کھال'' کا مطلب ہی یہ ہے کہ جب شیعہ قلم بال کی کھال اُدھیڑ سکتا ہے، تو تم بیچارے کس کھیت کی مولی ہو۔ بال کی کھال کا جواب اگر تم اپنے ہم مشرب تمام اولین و آخرین کو جمع کر کے دینا چاہو جب بھی ممکن نہیں۔ تمہاری نازک کلائیاں اس لائق ہی نہیں کہ وہ شمشیر یا سپر کا بار برداشت کر سکیں۔ یہ کام مردوں کا ہے زنخوں کا نہیں ــــ پیارے! فاروقی شمشیر کی بھی ایک ہی کہی شاید شمشیر فاروقی ہی کا دوسرا نام ''عنقا'' ہے جسے زمانے نے آج تک نہیں دیکھا۔ اگر تم اپنی ہی کتاب میں عمری تلوار سے کسی جنگ میں کسی کی نکسیر کا بھی ٹوٹنا ثابت کر دو تو میں عمر کی تلوار کا قائل ہو جاؤں گا ''نفاق الشیخین'' پڑھ کر بتاؤ کہ یہ کس جنگ میں ثابت قدم ہے؟

س:- میری خاندانی حسنی شرافت مجھے روک رہی ہے۔

ش:- جب تمہارے مورث اعلیٰ عبدالقادر جیلانی کے باپ کا نام بتانے پر تاریخ کو

تکلف ہے اور یہ نہیں طے ہوسکا کہ یہ کیا تھے۔شیخ تھے،سید،مغل،پٹھان یا کچھ اور؟ توتم میں حسنی شرافت کہاں سے آگئی اور کیوں کر؟ تمھیں تمھاری بزدلی روک رہی ہوگی کہ کہیں یہ کہتے ہوئے بھاگنا نہ پڑے کہ ''آج تو بال بال بچ گیا ورنہ جان گئی تھی''۔

س:-اس کتاب کا جواب آسانی سے یوں دیا جاسکتا تھا کہ ''بال کی کھال'' پر انظار ثلٰثہ''
ازقلم حقیقت رقم مولانا ابن ملجم صاحب سابق مجتہد العصر والزمان

ش:- میری جان! لکھ دیا ہوتا تو ہم بہادر جانتے مجتہد العصر والزمان توتمھارے باپ بھی نہ تھے۔تم کیسے ہوسکتے ہو ہاں تمھارے ''ابن ملجم'' ہونے میں کسی کو کلام نہیں۔

س:-ناظرین ''ابولولو'' قاتل..............فاروق تھا اس لئے یہ نام کسی سنی مسلمان کا بھی نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ امام اہلسنت والجماعت کا نام ہو۔

ش:-ناظرین! چونکہ مرحوم ومغفور حضرت فیروز عرف ابولولو صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ و جعل الجنۃ مثواہ وطاب ثراہ قاتل عمر ہیں۔اسی لئے اس نام کا آدمی یقیناسچا، دیانت دار اور باکردار مسلمان ہوگا.....تم کو یہ بھی نہیں معلوم کہ نام کے بدلنے سے شخصیت نہیں بدلا کرتی میں خود امام اہلسنت تھا نہ کہ میرا نام۔

س:-ابولو اگر آج رافضی ہے تو مجھ کو بتائیے کہ جب وہ بفرض محال امام اہلسنت تھا تو اس کا کیا نام تھا۔

ش:-سید محمد______''اگرتم میں صداقت کی کچھ بو باس ہے تو ان مقامات اور جگہوں کا نام بتاؤ جہاں عابد حسین نے شیعوں میں تقریریں کیں...... بتاؤ کہ اس نے شیعوں کے کس اسکول میں تعلیم پائی اور کس مجتہد کا اجازہ اس کے پاس ہے (بال کی کھال ص ۷۰) افسوس کہ تم نے اس سوال کو شیر مادر سمجھ کر ہضم کرلیا اور ''انظار ثلٰثہ'' میں جواب دینے کی ہمت نہ کرسکے...... ہماری کتاب بال کی کھال کے جو ۱۴۸ اقتباسات ص ۱۰ سے ص ۶۹ تک کے تم نے نقل کئے ہیں وہ سب دفاعی جواب ہیں دنیا کے کسی مذہب میں دفاع کو مذموم اور معیوب نہیں سمجھا گیا ہم نے کما تدین تدان ''جیسے کو تیسا ڈھیلے کو پیسہ'' کلوخ انداز را پاداش سنگ است'' اور Tit for tat کے لافانی نظریہ پر عمل کیا ہے جو ہرگز جرم نہیں۔شیشہ کے گھروندوں میں بیٹھ کر آہنی قلعہ پر خشت باری کا حشر معلوم ہوا؟

س:- یہ صحیح ہے کہ ان گالیوں کا جواب ترکی بہ ترکی دنیا کا کوئی بھی شریف انسان نہیں دے سکتا اور نہ ہی شرفاء کا یہ عمل رہا ہے...... بایں سبب اس مقام پر فتح ابولو کو حاصل ہوئی۔

ش:- جونظر والے ہیں وہ تمھاری کتابیں ''جوڑا بغیر نکاح'' اور ''دوشیزہ مسافر'' پڑھ کر سمجھ گئے کہ تمھاری اصل کیا ہے اور تم میں کتنی شرافت ہے اور خود اس کتاب ''انظار ثلٰثہ'' میں بھی تم نے اپنے شرافت کی نشاندہی کی ہے۔تمھاری زبان میں بالکل سوقیانہ پن،تمھارا مذاق قطعی عامیانہ اور تمھاری روش حتمی طور پر جاہلانہ ہے

اس کے باوجود شریف بنتے ہو

بے حیاؤں کا بادشاہ ہے تو
شرم تم کو مگر نہیں آتی

شرفاء کے عمل سے تم کو کون سا علاقہ ہے ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ اس لئے کہ تم تو ابوبکر کے ماننے والے ہو جن کی تہذیب تاریخ بتاتی ہے۔

(۱) کان ابوبکر سبابا:۔ ابوبکر گلوج (بہت زیادہ گالیاں بکنے والے) تھے
(تاریخ الخلفاء ص ۷۳ سطر ۱۲ طبع محمدی لاہور ۱۳۰۴ھ)

(۲) امصص بنظر اللات:۔ لات کی شرمگاہ چاٹو
(صواعق محرقہ ابن حجر مکی صفحہ ۱۸ طبع میمینہ مصر بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۵ طبع میمینہ مصر ۱۳۰۴ھ)

(۳) وکان عکرمہ یقول کان ابوبکر یقامر ابی بن خلف و غیر من المشرکین:۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ ابوبکر، ابی بن خلف اور دوسرے مشرکین کے ساتھ قمار کھیلا کرتے تھے۔ (کشف الغمہ جلد ۲ شیخ عبدالوہاب شعرانی صفحہ ۱۶۲ طبع میمینہ مصر)

کیا جوا، قمار اور شطرنج کھیلنے والا انسان بھی شریف ہی سمجھا جائے گا۔

(۴) عن زید بن وھب قال رائت عمر بن الخطاب یبول قائما:۔
یزید بن وہب کہتے ہیں کہ میں نے عمر کو کھڑے کھڑے پیشاب کرتے دیکھا ہے۔

(۵) عن عمر قال البول قائما احصن للدبر والبول جالسا ارخیٰ للدبر:۔
خود عمر کا بیان ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے مبرز میں سختی رہتی ہے اور

بیٹھ کر پیشاب کرنے سے ڈھیلی ہو جاتی ہے (کنز العمال جلد ۵ ص ۱۲۶ کتاب الطاہرۃ من قسم الافعال) عمر کے علم و تجربہ اور غایت احتیاط سے قطع نظر سوال یہ ہے کہ کیا کھڑے ہو کر پیشاب کرنا شریفوں کا شیوہ ہے؟

یہ ہے تمہارا شریف مذہب ع قیاس کن گلستاں......''

لکھتے ہیں سنیوں کے محدّث بڑے بڑے
پیشاب کر رہے تھے خلیفہ کھڑے کھڑے!

شرافت کا انمول شاہکار:۔ اسماء بنت ابی بکر جن سے زبیر نے نکاح متعہ اور پھر نکاح دائم کر لیا تھا۔ ان کے بطن سے عبداللہ بن زبیر اسی متعہ سے پیدا ہوئے تھے۔''
(مروج الذہب مسعودی برحاشیہ تاریخ کامل صفحہ ۱۶۵ جلد ۶ مطبوعہ التحریر ۱۳۰۳ھ)

ان عبداللہ بن زبیر نے البتہ اپنی غیرت و حمیت اور شرافت کا ایک ایسا شاہکار چھوڑا ہے جس پر دنیائے سنّیت قیامت تک ناز کر سکتی ہے۔ میرا دعویٰ ہے کہ ایسی شرافت کا ظہور نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا

اسماء بنت ابوبکر کانت قد عمیت و کانت مطلقة من الزبیر قیل ان ابنہا عبداللہ قال لہ،

اسما بنت ابی بکر...... جو اندھی ہو گئیں تھیں اور جن کو زبیر نے طلاق دیدی تھی۔ طلاق کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ انکے فرزند عبداللہ نے اپنے باپ زبیر سے (راستہ روک کر) کہا۔ میرے

مثلی لا توطاء امه — جیسے! (جوان لڑکے کی موجودگی میں)

فطلقها — آپ میری ماں کے ساتھ ہمبستری

(اب) نہیں کر سکتے (چنانچہ) زبیر نے (مجبوراً) اسماء کو طلاق دیدی۔''...... ہے کوئی کائنات ہست و بود میں عبداللہ کی اس غیرت و شرافت کو جواب دینے والا؟

شرع شریفہ سے ممانعت

و یقال من حق الوالدۃ — ماں کے بیٹے پر پانچ حقوق ہوتے

علی الولد خمسۃ... ولا — ہیں......(منجملہ ان پانچوں کے ایک

یمنعها من الزوج الحلال — یہ ہے) جائز اور حلال امور میں بیٹا ماں

اور باپ کے درمیان حائل نہ ہو۔''

(رسالہ الدعا قلمی از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن الحسین مرعی ناصر الدین
المعروف بالسویدی کتب خانہ خدا بخش پٹنہ ورق ۴ کتاب نمبر ۲۶۱۰)

لیکن صد ہزار افسوس کہ عبداللہ بن زبیر نے شرع شریف کا بھی کوئی خیال نہیں کیا۔ پتہ نہیں ساری دنیا سے الگ عبداللہ نے ایسا کیوں کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس طرح عبداللہ نے اپنے باپ ماں دونوں سے متعہ کر کے پیدا کرنے کے جرم کا بدلہ چکا لیا...... ہاشمی سلمہٗ خیالی باتوں سے مسرّت پائیدار نہیں ہوتی ذرا تم اپنے بزرگوں سے پوچھ کر بتاؤ کہ ہمارے مقابلہ میں کیا تم کو کبھی فتح نصیب ہوئی ہے؟ ع

زندگی قعر ضلالت میں بسر کرتا ہے — اِس پہ طرّہ ہے کہ دعوائے نظر کرتا ہے

☆☆☆☆☆

نظرِ ثانی

س:- ابولولو رافضی کتاب یوں شروع کرتا ہے ''متعہ اہلسنت کے گھر میں'' اس سے اس کا مدعا یہی ہوسکتا ہے کہ زیر عنوان جو کچھ لکھا جائے گا وہ اہلسنت کی معتبر کتب کی روشنی میں ہوگا اور خانہ رفض کی کوئی چیز چور دروازے سے گلشن سُنّیت میں نہیں رکھی جائے گی۔

ش:- بالکل ہمارا یہی مدعا تھا کہ ہم تمھارے بدبوخانہ ہی کی چیزیں تمھارے ہاں پیش کریں تا کہ حجت ہو سکے۔ گلزار شیعیت کی کوئی چیز سنّی عفونت کدہ میں رکھ کر بدمذاقی کا ثبوت دینا ہمیں نہیں آتا۔ اہل نظر جانتے ہیں کہ ہم اپنی کوشش میں کامیاب ہوئے اور جن چیزوں کو پیش کر دیا اس کا جواب قیامت تک ممکن نہیں ہے۔

س:- ثبوت حلت متعہ میں یہ آیت مع ترجمہ لکھتا ہے۔

فما استمتعتم منهن فاتوهن اجورهن فريضة ولا جناح عليكم فيما تراضيتم به من بعد الفريضة ان الله كان عليما حكيما

ترجمہ:- جن عورتوں سے تم نے متعہ کیا ہو تو انھیں جو مہر معین کیا ہے دیدو اور مہر مقرر ہونے کے بعد آپس میں (کم و بیش پر) راضی ہو جاؤ۔ تو اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں ہے۔ بے شک خدا (ہر چیز سے) واقف اور مصلحتوں کا پہچاننے والا

ہے''......ناظرین! آپ یہ جان کر حیرت و استعجاب کے ساگر میں غوطے لگانے لگیں گے کہ رافضی مذکور نے آیت کریمہ لکھنے کو تو لکھ دیا مگر ترجمہ کسی مسلمان کا کیا ہوا نہیں ہے۔ شائد ابولؤلؤ کو نہیں معلوم کہ ''دست ہاشمیت تنگ نیست'' سنئے یہ ترجمہ ابولولو نے ''ترجمہ فرمان علی'' سے نقل کیا ہے۔ یقین نہ ہو تو ملا لیجئے دیکھا آپ نے یہ ہے ابولولو اور ان کے ہمشرب لوگوں کی گوریلا جنگ۔ چپکے سے چمن اسلام میں رفض کی بدبو سے بھری شیشی ڈالنے کی کوشش کی ہے اب آیت کا صحیح مفہوم ملاحظہ کیجئے۔ تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہو ان کے بندھے ہوئے مہر انھیں دیدو اور اقرار کے بعد اگر تمہارے آپس میں رضامندی ہو جائے تو اس میں گناہ نہیں بے شک اللہ حکمت والا ہے (اعلٰحضرت)۔''

ش:- اپنی اس تحریر میں ہاشمی جیلانی اس امر کا اقرار کرتا ہے کہ وہ ہم شیعوں کو مسلمان ہی نہیں سمجھتا۔ یہ کیسا انقلاب زمانہ ہے کہ خارجی مسلمانوں کو مسلمان ماننے کے لئے تیار نہیں مگر یہ کوئی نئی بات نہیں ہے ہاشمی کے بزرگ نہروانی آباء و اجداد نے جناب امیرؑ پر اسی قسم کے کفریہ اتہام عائد کئے تھے۔ ہمیں اس بزم نجس میں مزید بدبو کے اضافہ کی خواہش کیوں ہو جہاں عفانی بدبو مجسم ہو کر سامنے آگئی ہو ع

خانماں برباد عقل و دانش و عرفاں ہے تو
اِس صدی کا بوجہل دراصل اے شیطاں ہے تو

ہم ذی ہوش ناظرین سے گزارش کرتے ہیں کہ علامہ حافظ فرمان علی صاحب (مرحوم) اور اعلٰحضرت کے ترجموں کو ملا کر پڑھیں اور دیکھیں کہ کوئی فرق اس کے سوا ہے کہ مولانا فرمان علی صاحب متعہ اور اعلٰحضرت نے نکاح کی لفظ رکھی ہے۔ اگر دونوں جگہ متعہ یا دونوں جگہ نکاح کر دیا جائے تو قطعی کوئی فرق ترجمہ میں نہیں رہ جائے گا اگر ہمارا پیش کردہ ترجمہ صرف اس لئے غلط ہے کہ ہم نے متعہ کی لفظ رکھ کر صحیح ترجمہ کر دیا تو چیخنے اور چلانے کی ضرورت نہیں آؤ میں ثابت کر دوں کہ یہاں استمتعتم کا ترجمہ متعہ یا نکاح متعہ ہی ہونا چاہیئے۔ علامہ سیوطی کی درمنشور جلد ۲ طبع مصر ۱۳۱۴ھ پڑھو۔

(۱) عن مجاهد فما استمتعتم به منهن قال يعنى نكاح المتعة	مجاہد سے روایت ہے کہ فما استمتعتم به منهن قال يعنى نكاح المتعة سے مراد نکاح متعہ ہے
(صفحہ ۱۴۰ سطر ۱۲)	
(۲) فان قلت هل فيه دليل علىٰ تحريم المتعة قلت لا لان المنكوحة نكاح المتعة من جملة الازواج اذا صح النكاح	اگر یہ کہا جائے کہ الا علیٰ ازواجھم الایہ میں کیا کوئی دلیل حرمت متعہ پر ہے تو میں جو آبا یہ کہوں گا کہ قطعی نہیں کیوں کہ جس عورت سے نکاح متعہ ہوتا ہے وہ بھی مثل زوجہ ہے جب کہ نکاح صحیح ہو۔''
(تفسیر کشاف مؤمنون جلد ۲ ص ۲۸۷ مصر ۱۳۱۸ھ)	

(۳) المتعة بالضم والكسر اسم للتمتع... كالمتاع و ان تتزوج امرأة تتمتع بها اياما ثم تخلى سبيلها
(قاموس ص ۵۰۹ طبع ۱۳۰۲ھ)

لفظ متعہ پیش اور زیر دونوں کے ساتھ پڑھا جا سکتا ہے۔ یہ اسم ہے جو لطف اندوزی کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے متاع کہ یہ بھی اسم ہے اور یہ کہ کوئی عورت سے نکاح کرنے تا کہ اس سے چند روز ازدواجی فائدہ حاصل کیا جائے پھر اس کو آزاد کر دیا جائے

اس کے علاوہ تم اپنی تسلی کے لئے، تفسیر خازن، تفسیر فتح البیان نواب صدیق حسن خاں معالم التنزیل اور ابن کثیر کی تفسیر دیکھ سکتے ہو ان تمام اکابر علماء اہلسنت والجماعت اور مفسرین نے لکھا ہے ہر ایک کا مقصد یہ ہے کہ **وقال الجمهور ان المراد بهذه الأية نكاح المتعة الذى كان فى صدر الاسلام۔**

ترجمہ: تمام مفسرین کا باتفاق آراء یہ بیان ہے کہ اس آیۂ کریمہ سے نکاح متعہ مراد ہے جو صدر اسلام میں جاری تھا۔ ان حقائق کی روشنی میں میرا پیش کردہ ترجمہ صحیح ہے کہ نہیں؟ بلکہ اب تو اعلحضرت ہی کا ترجمہ غلط ہوگا کیونکہ انھوں نے نکاح متعہ کے بجائے صرف نکاح ترجمہ کر کے زمانہ کو دھوکہ دینے کی ناکام کوشش کی ہے۔ ان علماء نے تمھارا ہاتھ قلم کیا یا نہیں۔ تم اب جہالت کے ساگر میں غوطہ نہ لگانا۔"

س:- یہاں استمتاع کا ترجمہ اعلحضرت نے نکاح میں لانا کیا ہے کیونکہ نکاح کے

ذریعہ ہی آزاد عورتوں سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے...... لہٰذا استمتاع سے صرف اس نکاح کو مراد لیا جائے گا جس میں صرف مہر واجب ہو۔ جیسا کہ آیت سے پتہ چلتا ہے متعہ مراد لینا اس لئے غلط ہوگا کہ متعہ ہو ہی نہیں سکتا جب تک مہر کے ساتھ ساتھ تعین وقت نہ ہو...... اسی آیت میں تعین وقت کا عدم ذکر متعہ کی تردید کر رہا ہے اس حقیقت کے پیش نظر ابولولو کے استاد جلیل کو ضرورت محسوس ہوئی کہ اجتہاد کیا جائے چاہے دامن قرآن داغدار ہو جائے اور اس کی آبرو سر عام لٹ جائے لکھتے ہیں ـــــ" اور مصاحف میں علاوہ مصحف عثمانی کے اس آیت میں **منهن** کے بعد **الى اجل مسمى** (ایک معین مدت تک) بھی تھا...... ناظرین کلام الٰہی کو مصحف عثمانی قرار دیکر اس کا مذاق اڑانا نیز دیگر مصاحف کے مقابلے میں اس کی مذمت بیان کرنا اور قرآن میں (الیٰ اجل مسمیٰ) کی کمی ثابت کرنا خدا سے بغاوت نہیں ہے تو اور پھر کیا ہے۔"

ش:- صرف نکاح دائم کے ذریعہ ہی آزاد عورتوں سے فائدہ حاصل کرنے کی قید غلط ہے بلکہ نکاح منقطع (متعہ) سے بھی آزاد عورتوں سے فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے جیسا کہ صدر اسلام میں اصحاب اور صحابیات نے کیا ہے لہٰذا استمتاع سے صرف نکاح دائم کو مراد لینا تفسیر بالرّائے ہے جس کے لئے آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ

من فسر القرآن برائيه فمقعده من النار

جو شخص اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کرے گا اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔

مگر تم کو کسی کا ڈر ہے۔ اس لئے کہ اپنی بداعمالیوں سے تم کو تو یقین ہے کہ میرا مستقر جہنم

ہی ہے اس لئے جس قدر خود رائی سے کام لو کم ہے۔ ہمیں کیا غرض پڑی ہے کہ ہم قرآن مجید میں کمی یا زیادتی کریں یہ کام تو سُنّیوں کا ہے۔ اس سلسلہ میں اپنی جہالت کو ختم کرنے کے لئے ذیل میں لکھی ہوئی سطریں غور سے پڑھو۔

(۱) وکان ابن عباس یذھب الی ان الایة محکمة و قد ترخص فی نکاح المتعة روی عن ابن نصرة قال سالت ابن عباس عن بالمتعة فقال اما تقرء فی سورة النساء فما استمتعتم به منھن الیٰ اجل مسمیٰ قال لا اقراھا ھکذا قال ابن عباس ھکذا انزل اللہ ثلث مرات

(دیکھو تفسیر معالم التنزیل برحاشیہ الباب التاویل جلد اوّل ص ۴۲۳ طبع مصر ۱۳۳۱ھ)

ابن عباس فرماتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ نہیں ہے وہ متعہ کی اجازت دیتے تھے ابن نصرہ نے سوال کیا ابن عباس سے متعہ کی بابت تو آپ نے فرمایا کہ کیا تو فما استمتعتم به منھن الیٰ اجل مسمی نہیں پڑھتا اس نے کہا ہم تو اس طرح نہیں پڑھتے۔ ابن عباس نے تین بار فرمایا کہ خدا نے (اس آیت کو) اسی طرح نازل کیا تھا۔"

(۲) ابن کثیر نے اپنی تفسیر کی تیسری جلد میں اس آیۂ کریمہ کے تحت ان لوگوں کا نام بھی شمار کرایا ہے جو (الیٰ اجل مسمی) کے قائل تھے چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ:

(۱) کان ابن عباس وابی بن

ابن عباس ابی بن کعب، سعید بن جبیر

کعب وسعید بن جبیر والسدی یقرؤن فما استمتعتم به منھن الی اجل مسمی الخ

اور سدی یوں پڑھا کرتے تھے فما استمتعتم به منھن الی اجل مسمی الخ

(۲) قال ابن عباس فما استمتعتم به منھن الیٰ اجل مسمی فقلت ما نقروھا کذلك فقال ابن عباس و اللہ لاَنْزَلَھا اللہ کذلك

(درمنثور ص ۱۴۰ جلد ۲ طبع مصر ۱۳۱۴ھ)

ابن عباس کا قول ہے کہ یہ آیت اس طرح ہے فما استمتعتم به منھن الیٰ اجل مسمی (راوی کہتا ہے کہ) میں نے کہا کہ ہم لوگ تو اس طرح نہیں پڑھتے ابن عباس نے (یہ سن کر) کہا قسم اللہ تعالیٰ کی یہ آیہ اسی طرح نازل ہوئی تھی

کیوں خارجی! اب تم ہی بتاؤ کہ کیا سنی مفسرین اور علماء خصوصاً حضرت ابن عباس، ابی بن کعب، سعید بن جبیر اور سدی وغیرہ اللہ کے باغی تھے یہ لوگ قرآن کی مذمت پسند کرتے تھے۔ کیا یہ لوگ بھی رافضی اور شیعہ تھے کیا یہ لوگ بھی ابولولو اور مولانا مقبول احمد صاحب مرحوم کی طرح خلفاء ثلثہ کو بے ایمان سمجھتے تھے؟۔ آخر وہ کون سی بات تھی جس کی وجہ سے یہ لوگ (الیٰ اجل مسمی) کے قائل ہیں۔ یہ امر خصوصیت سے توجہ کے لائق ہے کہ حضرت ابن عباس بحلف کہہ رہے ہیں کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی۔

کیا مفسر القرآن اور حبر الامۃ ابن عباس جھوٹی قسم کھا رہے تھے؟ بولو کچھ تو جواب دو____ مصحف عثمانی کہہ کر قرآن مجید کا مذاق اڑانا مقصود نہیں ہے بلکہ عثمان کا مذاق اڑایا ہے اور اس طرح مولانا مقبول احمد صاحب نے عثمان کے عظیم ظلم کی طرف اشارہ کیا ہے۔''

عثمان نے قرآن میں آگ لگا کر تماشہ دیکھا

تمھارے تیسرے خلیفہ عثمان بن عفان نے نہایت بیدردی سے کلام الٰہی (قرآن مجید) کو نذر آتش کر دیا۔ دیکھو

(الاتقان سیوطی) ص ۶۱ جلد ۱ طبع ازہریہ مصر و ابوالفدا جلد ۱ ص ۱۶۷ طبع اولیٰ حسینیہ مصر و بخاری ص ۱۴۰ جلد ۳ طبع میمینہ مصر ۱۳۲۰ھ و مشکوٰۃ کتاب فضائل القرآن ص ۱۹۳ طبع لکھنؤ ۱۳۱۹ھ و ازالۃ الخفا حصہ دوم در مآثر عثمان ص ۲۲۰ و فیض الباری ص ۲۰ ص ۲۱۵ طبع محمدی لاہور و کنز العمال جلد ۱ ص ۲۰۱ حدیث ۴۷۸۱ وغیرہ)

عثمان نے قرآن کے جن نسخوں کو جلا دیا ان نسخوں میں یہ آیت (الی اجل مسمی) کے ساتھ تھی مگر عثمان نے از سر نو جو نسخہ مرتب کرایا۔ سنّی مفسرین کے قول کے مطابق عثمان نے اس ٹکڑے کو نکال دیا۔ اب تم عثمان کی رُوح سے پوچھو کہ انھوں نے کیوں قرآن کے دوسرے نسخوں کو نذر آتش کیا اور کیوں آیت کے اس ٹکڑے کو نکالا۔ اور اگر انھوں نے ایسا نہیں کیا بلکہ یہ اصحاب اور مفسرین نے عثمان پر الزام واتہام لگایا ہے تو تم ان لوگوں کی روحوں سے سوال کرو کہ عثمان پر اتنا زبردست الزام کیوں عائد کیا۔ مقبول احمد

صاحب قبلہ نے تو وہی لکھا جو تمھارے مفسرین نے بتایا۔

کس کا ایمان قرآن پر نہیں

س:- اب چونکہ ابولولو متعہ کا قائل ہے اس سے ثابت ہوا کہ اس کا عمل قرآن پر نہیں ہے بلکہ اس کا غیر پر ہے۔ یعنی قرآن کے مقابلہ میں وہ دوسری آسمانی کتابوں کو ترجیح دے رہا ہے۔

ش:- دوسری آسمانی کتابوں کا یہاں کہیں تذکرہ ہی نہیں ہے بلکہ ذکر ہے ان قرآنی نسخوں کا جنھیں عثمان نے جلا کر خاکستر کر دیئے ان مصاحف میں الی اجل مسمی کا ٹکڑہ تھا۔ مگر اپنی کم علمی کی بنا پر ہاشمی جیلانی نہ معلوم کن دوسری آسمانی کتابوں کا تذکرہ لے بیٹھا۔ سچ ہے ع

کور باطن ہے جہالت کا پلندہ ہے تو
مختصر یہ ہے کہ آنکھوں کا بھی اندھا ہے تو

''حضرت عمر آنحضرتؐ کے پاس توراۃ لائے اور آنحضرتؐ سے کہا کہ اے اللہ کے رسولؐ یہ توریت کا نسخہ ہے اور پھر اس کو پڑھنے لگے جس سے آنحضرتؐ کے چہرے کا رنگ شدت غیظ وغضب سے متغیر ہوگیا حضرت ابوبکر نے کہا عمر! تم پر رونے والیاں ماتم کریں آنحضرتؐ کے چہرے کو نہیں دیکھتے؟ حضرت عمر نے (اس کے بعد) آنحضرت صلعم کے چہرے کو دیکھا (تو رحمۃ اللعالمین کے چہرہ کا بدلہ ہوا رنگ دیکھا) کہنے لگے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے غضب سے

میں پناہ مانگتا ہوں۔"

رضیا باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا

اور اب اللہ کو رب اسلام کو دین اور محمدؐ کو نبی مانتا ہوں۔ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا واللہ اگر موسیٰؑ کو تم لوگ پا جاؤ تو انھیں کا اتباع کرنے لگو گے اور مجھے چھوڑ کر گمراہی اختیار کرو گے۔ حالانکہ اگر موسیٰؑ زندہ ہوتے اور میرا عہد پاتے، تو وہ یقیناً میرا ہی اتباع اور پیروی کرتے۔"

(ازالۃ الخفا ولی اللہ دہلوی ص ۱۲۹ مقصد اوّل طبع صدیقی دہلی ۱۲۸۶ھ و مجمع بحار الانوار ملّا طاہر گجراتی ص ۲۵۵ جلد ا طبع نولکشور لکھنؤ)

ہاشمی سلمہٗ ذرا غور سے حضرت عمر کے توبہ نامہ کا مطالعہ کرو ان بیچارے کو خود اقرار ہے کہ اب میں خدا، اسلام اور آپ کی نبوت پر ایمان لاتا ہوں گویا اس کے قبل صرف چار سو بیس کا دھندہ تھا اب آج کے بعد مسلمان بننے کا وعدہ کیا جا رہا ہے لیکن آنحضرتؐ نے حضرت عمر کے دل کے چور کا اعلان کر دیا اور بتا دیا کہ اب بھی تم نہ خدا کو خدا مانتے ہو نہ اسلام کو دین اور نہ مجھے نبی ورنہ آنحضرتؐ ہرگز یہ نہ فرماتے کہ "مجھے چھوڑ کر گمراہی اختیار کرو گے۔"

یہودی دوست عمر

"یہ امر بھی صحیح روایتوں سے ثابت ہے کہ یہودیوں کے یہاں جس دن توریت کا درس ہوا کرتا تھا حضرت عمر اکثر شریک ہوتے تھے ان کا خود بیان ہے کہ میں یہودیوں کے

درس کے دن ان کے یہاں جایا کرتا تھا چنانچہ یہودی کہا کرتے تھے کہ تمھارے ہم مذہبوں میں سے ہم تم کو سب سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں کیونکہ تم ہمارے پاس آتے جاتے ہو۔" (الفاروق حصہ دوم ص ۲۱۹)

اب معلوم ہوا کہ حضرت عمر دراصل دین یہود کو پسند کرتے تھے ان کو قرآن سے محبت نہیں تھی، توریت سے عشق تھا۔ ان کا ایمان قرآن پر نہیں تھا۔ توریت پر تھا وہ آنحضرتؐ کو نبی نہیں مانتے تھے بلکہ ان کے عقیدہ میں موسیٰؑ نبی وقت تھے۔

ہاشمی! ذرّیت ابن سبا کو پہچانو!

س:- اب مقبول صاحب کی لن ترانی ملاحظہ فرمائیے" ______ "کافی میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی

فما استمتعتم به منهن الى اجل مسمى

فاتوهن اجورهن فريضه.........

گویا مولوی مقبول اس بات کے معترف ہیں کہ جب تک امام جعفر صادق علیہ السلام اور امام محمد باقر علیہ السلام پر یہ نہ تھوپا جائے کہ قرآن میں تحریف کر دی گئی ہے کیونکہ بوقت نزول الی اجل مسمی بھی تھا جو آج قرآن میں نہیں ہے۔ تب تک متعہ ثابت نہیں کیا جا سکتا واہ رے ابولولو تو تحریف قرآن کا قائل ہو کر ......اور آئمہ کے دامن کو داغدار کر سکتا ہے مگر حرمت متعہ کا قائل نہیں ہو سکتا۔"

ش:- قرآن و آئمہ کا دامن تو خلفاء ثلاثہ اور بنو امیہ و بنو عباس کے کفار صفت سلاطین

بے پناہ کوششوں کے باوجود داغدار نہ کر سکے۔ رہا شیعوں کا دامن تو اس کے لئے یادرکھو زلیخائی قلم ٹوٹ جائے گا لیکن دامن شیعیت کو چرک آلود نہیں کر سکتا...... تم سب کچھ مولانا مقبول احمد صاحب سے پوچھنے کا حق کہاں سے لائے۔ خود اپنے علماء و مفسرین سے پوچھو کہ اے کمبختو! ان روایتوں کو تم نے کیوں لکھا؟ ہاشمی ذرا صورتیں تو پہچانوں دیکھو اس میں کوئی رافضی تو نہیں ہے۔ ابی بن کعب، سعید بن جبیر، سدی اور یہ امام المفسرین جبر الامۃ ابن عباس تم ان میں سے کس کو شیعہ بتاتے ہو اور کیا صاحب معالم التنزیل، مفسر ابن کثیر اور علامہ جلال الدین سیوطی صاحب درمنثور وغیرہ دروغ گو جھوٹے، غدّار اور بے ایمان تھے کہ ان لوگوں نے قائل تحریف ہو کر الی ساجل مسمیٰ کا اقرار کر کے قرآن کو داغدار کر دیا؟_____ ہاشمی! کسی سمجھدار سے پوچھ لو چور کو گرفتار کرنے والا چوری میں گئے ہوئے مال کی مذمت یا منقصت کے خیال سے چور کو گرفتار نہیں کرتا۔ بلکہ درحقیقت اس سے چور کی اہانت اور ذلت ہوتی ہے۔''

قرآن میں تحریف کس نے کی

قرآن میں تحریف کس کس نے کی اور کون کون تحریف قرآن کا قائل ہے اس بحث کی یہاں گنجائش نہیں ہے بات جب یہاں تک پہونچ ہی گئی تو ہم علیٰ سبیل تذکرہ صرف ایک روایت پیش کرتے ہیں دل تھام کر سنو_____''
سورۂ جمعہ کی آخری آیتوں میں **فاسعوا الی ذکر اللہ** ہے اسکو (عمر) **فاسعوا**

کے بجائے **فامضوا** پڑھا کرتے تھے (بخاری طبع میمنہ مصر ۱۳۲۰ھ جلد ۳ ص ۱۲۵ سطر ۲۶ سورۂ جمعہ **اذا جاءك المومنات يبايعنك** کتاب تفسیر القرآن۔''
او ہاشمی! تم عمر سے پوچھو کہ وہ قرآن میں تحریف کیوں کرتے تھے اور اس طرح قرآن مجید کے دامن کو داغدار کرنے کی سعی لاحاصل سے ان کا مقصد کیا تھا۔''

اگر ہم قرآن مجید کی اس آیت میں الیٰ اجل مسمی کو نظر انداز بھی کر دیں (جو ناممکن ہے) تب بھی سنی کتب سے ہم متعہ کی حلت کو ثابت کر سکتے ہیں جیسا کہ تم ابھی آگے چل کر دیکھو گے۔

س:- ناظرین! قرآن سے متعہ اسی وقت ثابت ہو سکتا ہے جب ابولؤلؤ یا کوئی بھی آیت میں "**الیٰ اجل مسمی**" چھاپے۔

ش:- یہ فدویانہ درخواست تم عمر اور عثمان سے کرو کہ میرے بزرگو قرآن مجید کی جن آیتوں کو تم نے اڑا لیا ہے برائے مہربانی اُسے واپس کر دو''_____ ہم لوگ صابر و شاکر ہیں جو قرآن آج موجود ہے اسی پر قناعت کئے ہوئے ہیں مگر یہ یقین ہے کہ صحابۂ کرام خصوصاً ابن عباس اور دوسرے علماء اہلسنت بالکل جھوٹے نہ ہوں گے۔ چونکہ وہ کہتے ہیں **الیٰ اجل مسمی** پہلے تھا اب نہیں ہے خصوصاً ابن عباس قسم کھا کھا کر بیان کر رہے ہیں لہٰذا ان کے جھٹلانے کی ہمارے پاس طاقت نہیں_____ **فما استمتعتم** (تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہو (اعلیحضرت) سے متعہ کا جواز قطعاً ثابت ہے **الیٰ اجل مسمی**

ہو یا نہ ہو، کیونکہ نکاح کی عمومیت میں یقیناً اس کی گنجائش ہے کہ ''دائم'' اور ''غیر دائم'' دونوں آ جائیں۔ ہماری بات اس لئے اور مضبوط ہو جاتی ہے کہ جمہور مفسرین نے اس آیت سے مراد نکاح متعہ ہی کو لیا ہے۔ جیسا کہ سابق میں عرض کیا جا چکا ہے لہٰذا ہمیں **الیٰ اجل مسمی** کے چھاپنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ـــــ جس نے مال چرایا ہے اس سے واپس مانگو۔ ہمارا دامن تو دامن یوسفؑ کی طرح بے داغ ہے ـــــ اگر اعلیحضرتؒ نے نکاح کے ساتھ دائم اور غیر منقطع کی قید لگا دی ہوتی تو ہمیں کچھ پریشانی بھی ہوتی۔

س:- اگر استمتاع یا تمتع کا معنی ''متعہ کرنا'' ہے تو جہاں جہاں قرآن میں یہ دونوں الفاظ ہیں وہاں ابولولو اور اس کے ہم خیال لوگوں کے نزدیک یقیناً متعہ کرنا ہی مراد ہوگا۔ ابولولو ترجمہ فرمان علی نظامی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ کو سامنے رکھو اور دیکھو کہ تمھارے محبوب لیڈر نے اس آیت کے علاوہ ہر جگہ اس کا معنی فائدہ حاصل کرنا، فائدہ اٹھانا بہرہ یاب ہونا اور چین کرنا ہی لکھا ہے۔

ش:- ہمارا محبوب اور سنی کش عالم چونکہ عالم علوم ربانی تھا اس لئے اُسے معلوم تھا۔ ''ہر سخن موقع و ہر نکتہ مقامے دارد'' ہاں ان پڑھ اور ظالم و جاہل انسانوں سے اِسی کی امید ہے کہ وہ قرائن وغیرہ کو نظر انداز کر کے اپنی خود رائی سے جو چاہیں گے کریں۔ ہاشمی جیلانی! خبردار! لفظوں کا مزاج بہت نازک ہوتا ہے اور وہ بھی قرآن کے الفاظ۔ انھیں ہاتھ نہ لگانا۔ یہ تمھاری سمجھ سے بالاتر ہیں ـــــ

علامہ حافظ فرمان علی صاحب مرحوم کو اگر خدانخواستہ کہیں ابوہریرہ دستیاب ہو گئے ہوتے تو اس دھاندلی کا امکان بھی تھا مگر وہ تو بحرین عصمت کے ساحل پر بیٹھ کر مقصود باری کے موتی چنتے تھے ان سے ایسی غلطی کیسے ہو سکتی تھی کہ وہ ایک ہی ترجمہ ہر جگہ کر دیتے۔ مرحوم فرمان علی صاحب جانتے تھے کہ میں کلام باری کا ترجمہ کر رہا ہوں لہٰذا صرف لغات کا سہارا کافی نہیں ہے بلکہ مفسرین کیا کہتے ہیں ان کی باتوں پر دھیان دینا اشد ضروری تھا! لہٰذا انھوں نے وہی ترجمہ کیا جو صحیح تھا......

میں تم سے پوچھتا ہوں کہ کیا تم اپنے اعلحضرت سے بھی یہی بات کہہ سکتے ہو کہ ''او اعلحضرت اگر **استمتاع یا تمتع** کا معنی ''نکاح میں لانا'' ہے تو جہاں جہاں قرآن میں یہ دونوں الفاظ ہیں وہاں تم اور تمھارے چیلوں چپڑوں اور مریدوں کے نزدیک یقیناً نکاح میں لانا ہی مراد ہوگا۔ بولو! کیا تم میں اتنی جرأت ہے کہ قرآن میں جہاں جہاں بھی یہ الفاظ آئے ہیں وہاں ''نکاح میں لانا'' ترجمہ کر سکتے ہو؟ ـــــ تم کو رموز قرآنی اور اسرار فرقانی کی ہوا لگ جاتی تو نفاق چھوڑ کر مومن بن جاتے ـــــ جان من! قرآن تہہ در تہہ اسی طرح سات تہوں (بطون) کے اندر مطالب و مفاہیم رکھتا ہے لہٰذا اس کا ترجمہ و تفسیر خود رائی سے نہیں ممکن ہے ان مشکل مفاہیم کے بند دریچوں کو **بل ھو آیات بینات فی صدور الذین اوتوا العلم** والے ہی وا کر سکتے ہیں۔

اگر تم لغوی اور اصطلاحی معنوں کا فرق سمجھ سکتے ہوتے تو ایسا جاہلانہ اعتراض نہ کرتے اور اگر بحث الفاظ حقیقت ومجاز اور حقیقت لغویہ عرفیہ اور شرعیہ سے کچھ بھی واقف ہوتے تو اعتراض کرکے اپنی جہالت کا یوں اعلان نہ کرتے ـــــ صحیح مسلم میں متعدد حدیثیں اس سلسلہ میں لکھی ہوئی ہیں جس کے اندر ہے۔

استمتعتنا علی عهد رسول الله........ كنا نتمتع، ترمذی میں ہے "تمتع" ـــــ درمنثور میں "استمتع" ـــــ چلو ہم نے تسلیم کرلیا کہ ہمارا پیش کردہ ترجمہ غلط ہے۔ مگر جو ترجمہ تم نے اعلحضرت کا "نکاح میں لانا" پیش کیا ہے جو صحیح اور قطعی صحیح ہے اب تم ان تمام مقامات پر اعلحضرت ہی کا ترجمہ "نکاح میں لانا" کرو..... ہاں شاباش چلو جلدی ترجمہ کرو مٹھائی کھلاؤں گا.....اب نہیں بولتے کیوں؟.......... کیا تم کو ان مقامات پر شرائط نکاح نہیں مل رہے ہیں۔ تو اب تم اعلحضرت سے پوچھو کہ انھوں نے "فما استمتعتم به منهن" کا ترجمہ "نکاح میں لانا چاہو" کیوں لکھا؟...... کیا تو قرآن میں تحریف معنوی کرسکتا ہے مگر حلت متعہ کا قائل نہیں ہوسکتا۔ اگر ایسا ہے تو کیوں؟ کیا درۂ عمری کا خوف ہے۔ عمر گھور کر دیکھ رہے ہیں اور منع کررہے ہیں کہ "میرے لال حرام کاری اور زنا کاری کا جو باغ میں لگا آیا ہوں اُسے سوکھنے نہ دینا اور حرمت متعہ کے فتویٰ سے آبیاری کا کام بند نہ کرنا تاکہ حرامزادوں کی

زیادتی ہو جو خبث باطنی کی وجہ سے علیؑ کی طرف جا ہی نہیں سکتے۔ ہر پھر کے وہ میرے ہی گرد منڈلائیں گے کیونکہ مشہور ہے کہ کند ہم جنس باہم جنس پرواز

اندھا تجھے بنائے ہیں ہٹ دھرمیاں تیری　　رُوتی ہیں تیرے نام کو بدبختیاں تیری

س:- ابولولو صاحب تفسیر کبیر جلد ۳ سے حوالہ جات نقل کرتے۔ جو سراسر غلط ہیں کیونکہ یہ عبارتیں تفسیر کبیر جلد ۱ میں ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابولولو نے تفسیر کو نہیں دیکھا۔ بلکہ اپنے کسی ہمنوا کی فرسودہ کتاب سے نقل کیا ہے۔ کیا اسی کا نام کمال تحقیق ہے۔ ابولولو صاحب حوالہ دیتے ہیں اس آیت کے متعلق امام فخرالدین رازی تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں۔

والقول الثانی ان المراد بهذه الاية حكم المتعة وهی عبارة عن ان یستاجر الرجل المرأة بمال معلوم الی اجل معین فیجامعها۔

یعنی اس آیت سے مراد حکم متعہ ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ کوئی مرد کسی عورت کو نکاح کی مقرر رقم دیکر ایک معین مدت کے لئے اجیر بنا کر منفعت حاصل کرسکتا ہے ص۵ اس حوالہ کے بارے میں دو باتیں قابل ذکر ہیں

تین خط کشیدہ الفاظ ساقط کردیئے گئے تاکہ یہ نہ ظاہر ہونے پائے کہ "قول ثانی" کہہ کر امام رازی قول غیر پیش فرمارہے ہیں..........

(۲) حوالہ دیتے وقت یہ واضح نہیں کیا گیا کہ امام نے ان المراد بھذا الایۃ حکم المتعۃ سے کس کا خیال ظاہر کیا ہے...... اگر امام نے اپنا خیال ظاہر فرمایا ہے تو پھر امام نے اسی تفسیر میں اس کے بعد ہی یہ کیوں لکھا کہ **واتفقوا علیٰ انھا کانت مباحۃ فی ابتداء الاسلام** " اور سب کا اس پر اتفاق ہے کہ ابتدائے اسلام میں مباح تھا امام کے نزدیک گویا یہ ابتدائے اسلام میں ہی مباح تھا اب نہیں ہے۔

ش:- ہاشمی! میں چیلنج کرتا ہوں کہ اگر تم میرے پیش کردہ حوالہ کو غلط ثابت کر دو تو پھر میں سنی ہو جاؤں گا۔ اور اگر نہ ثابت کر سکو تو تم مسلمانوں کے دائرہ سے باہر نکلو___

صاحبانِ عقل ونظر کو میں دعوت دیتا ہوں کہ وہ میرا پیش کردہ حوالہ تفسیر کبیر جلد ۳ ص ۲۸۶ سطر ۱۵ پر دیکھ سکتے ہیں۔ ہاشمی جیلانی اگر تم ہم جیسے صداقت مآب کو اب بھی جھٹلانے کے کفر سے باز نہیں آتے تو کسی جگہ تاریخ، ماہ اور ساعت کا تعین کرو۔ تاکہ میں یہ حوالہ ثابت کروں۔ اگر ثابت نہ کر سکوں تو بھرے مجمع میں میں سنی ہونے کا اعلان کروں گا اور ثابت کر دوں تو تم اسی مجمع میں اپنے کافر ہونے کا اعلان کرنا۔ بولو میرے چیلنج کو قبول کرتے ہو؟ ہاں تحقیق ہمارا کام ہے۔ ہم آسمان تحقیق کے آفتاب ہیں۔ ہمارے کسی ہمنوا کی کوئی کتاب فرسودہ ہو ہی نہیں سکتی اور جس روز ایسا ہو جائیگا ہم اس کو اپنی بزم سے اسی طرح اٹھا دیں گے۔ جس طرح رسولخداؐ نے اپنے دربار سے خلفاء ثلاثہ کو نکال دیا تھا۔ تمھاری

اس علمی تہیدستی کا اگر مجھے علم ہوتا تو میں "**والقول لثانی**" کو نظر انداز نہ کرتا۔ اس کو کاتب نے چھوڑ دیا تھا اور اگر اس قسم کی غلطیوں پر میں گرفت شروع کر دوں تو تمھیں کسی مقبرہ اور قبر کے گوشہ میں بھی پناہ نہیں مل سکتی۔"

یقینا امام رازی غیر کا قول پیش کر رہے ہیں مگر کون غیر؟ ہندو، سکھ، عیسائی یا دہریہ نہیں بلکہ وہ سنی علماء ومفسرین اور صحابہ ہیں جو متعہ کے قائل ہیں اور ہمارا مقصود اسی قدر تھا۔ تاکہ دنیا کو یہ معلوم ہو جائے کہ صرف شیعہ ہی متعہ کے قائل نہیں ہیں بلکہ باخبر سنجیدہ اور اچھے سنی بھی متعہ کی حلت کے قائل ہیں۔ البتہ جو سنی عمر کو نبی مانتے ہیں وہ لوگ ضرور حرمت متعہ کے قائل ہیں...........

تم متعہ کو زناکاری، حرامکاری اور بے حیائی وغیرہ سے تعبیر کرتے ہو (دیکھو جوڑا بغیر نکاح) بلکہ تم نے اپنی کتاب کا نام "جوڑا بغیر نکاح" اسی لئے رکھا تمھاری اسی گستاخی اور دریدہ دہنی کے لئے ہم نے تفسیر کبیر کی عبارت پیش کی تھا۔ تاکہ تم یہ سمجھ سکو کہ صرف شیعہ ہی نہیں بلکہ اہلسنت والجماعت کے ارباب بست وکشاد بھی حلت متعہ کے قائل ہیں، بہت ممکن ہے کہ تم یہ سمجھ کے اپنی بیہودہ لغوگوئی سے باز آجاؤ مگر افسوس کہ تم اب بھی مرغ کی ایک ہی ٹانگ ثابت کرنے پر اڑے ہو____

## قائلین حِلت متعہ کے دلائل	چونکہ تم نے یہ لکھا ہے کہ "امام موصوف نے...... ہر

اعتراض کا دندان شکن جواب تحریر فرمایا ہے اس لئے چند دلیلیں حلت متعہ کے قائلین کی طرف سے جنھیں امام رازی نے نقل کیا ہے پیش کرتا ہوں اور تم سے ان دلیلوں کا جواب چاہتا ہوں۔ امام رازی کی بکواس کو جوابی شکل میں شائع کروتا کہ دنیا ان کی علمی حماقتوں سے واقف ہوجائے۔

۱۔ اما عمران بن حصین فانه قال نزلت اٰیة المتعه فی کتاب الله ولم ینزل بعدها اٰیة نسخها و امرنا بها رسول الله وتمتعنا معه ومات ولم ینهنا عنه، ثم قال رجل برایه ما شاء واما امیرالمومنین علی ابن ابی طالب ؑ فاالشیعة یروون عنه، اباحة المتعة و روی محمد بن جریر الطبری فی تفسیره عن

عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ آیت متعہ قرآن مجید میں نازل ہوئی اور اس کے بعد ہرگز کوئی ناسخ آیت نہیں اتری۔ رسول اللہؐ نے متعہ کرنے کا حکم دیا۔ اور ہم لوگوں نے آپؐ کی معیت میں متعہ کئے یہاں تک کہ آپؐ نے وفات پائی مگر متعہ سے منع نہیں فرمایا۔ پھر ایک شخص (عمر) نے اپنے دل سے کیا جو کہ امیرالمومنین علیؑ ابن ابیطالبؑ سے شیعہ روایت کرتے ہیں کہ وہ متعہ کی حلت کا حکم دیتے تھے اور محمد بن جریر طبری (جن کی سنیت اور بزرگی کے تم قائل ہو) نے اپنی تفسیر میں یہ

علی بن ابی طالب انه قال لولا ان عمر نهی الناس عن المتعة مازنی اِلَّا شَقی

(تفسیر کبیر جلد ۳ ص ۲۰۶ طبع مصر)

روایت لکھی ہے کہ حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ فرماتے تھے کہ اگر لوگوں کو عمر متعہ سے منع نہ کرتا تو شقی اور بدبخت کے علاوہ کوئی زنا نہ کرتا۔

ہمارے سوالوں کا نمبروار جواب لاؤ۔

(۱) متعہ کی ایک آیت تھی۔ مگر تم کہتے ہو کہ قرآن میں کوئی آیت اس قسم کی نہیں بتاؤ تم سچے یا عمران بن حصین صحابی؛

(۲) متعہ کرنے کا حکم خود آنحضرتؐ نے دیا اور صحابہ آپؐ کی معیت میں متعہ کرتے رہے۔

(۳) حکم متعہ کو نہ کسی دوسری آیت نے منسوخ کیا نہ حکم رسولؐ (حدیث) نے یہاں تک کہ آپؐ کی وفات ہوگئی۔

(۴) شیعہ جناب امیرؑ سے اباحت متعہ کی روایت کرتے ہیں...... کیا جناب امیرؑ سے اباحت متعہ کی روایت سنی نہیں کرتے۔

(۵) نہیں کرتے تو محمد بن جریر طبری کیا لکھ رہے ہیں۔

(۶) علی مرتضیٰؑ کے فرمان واجب الاذعان کے بعد سنی اگر اب بھی اباحت متعہ کی روایت نہیں کرتے تو کیوں

(۷) عمران بن حصین صحابی رسولؐ کیا شیعہ تھے؟

ڈھونڈھو میرے ان سوالوں کا جواب فخر الدین رازی کی تفسیر میں اور پھر ہمیں مطلع کرو۔

الحجة الثالثة ماروی ان عمرؓ قال علی المنبر متعتان کانتا مشروعتین فی عهد رسول اللهؐ وانا انهی عنهما متعة الحج و متعة النکاح وهذا منه تنصیص علیٰ ان متعة النکاح کانت موجودة فی عهد الرسولؐ وقوله و انا انهی عنهما یدل علی ان الرسولؐ ما نسخه و انما عمر هوالذی نسخه واذا ثبت هذا فنقول هذا الکلام یدل علیٰ ان حل المتعة کان ثابتا فی عهد الرسولؐ وانه علیه السّلام مانسخة وانهٔ لیس له ناسخ الا نسخ عمر و اذا ثبت هذا وجب ان لایصیر منسوخاً لان ماکان ثابتا فی زمن الرسولؐ وما نسخه

متعہ کے جائز ہونے کی تیسری دلیل یہ ہے کہ عمر نے منبر پر کہا کہ عہد رسولؐ میں دو متعہ بحکم شریعت جاری تھے یعنی متعہ حج اور متعہ نکاح اور ہم دونوں سے منع کرتے ہیں اور یہ کلام عمر نص ہے) اس پر کہ بحکم رسولؐ دونوں متعہ جاری تھے اور عمر کا کہنا کہ دونوں سے ہم منع کرتے ہیں یہ دلالت کرتا ہے اس پر کہ رسول اللہؐ نے منسوخ نہیں کیا بلکہ عمر نے منسوخ کیا تو جب یہ ثابت ہوا کہ وہ زمانۂ رسولؐ میں جاری تھا تو عمر کے کہنے سے وہ کیسے منسوخ ہو سکتا ہے یہی وہ دلیل ہے جس سے استدلال کیا ہے عمران بن حصین نے اور کہا کہ خدا نے اُس کو قرآن

الرسول یمنع ان یصیر منسوخا بنسخ عمرو هذا هوالحجة التی احتج بها عمران بن حصین حیث قال ان الله انزل فی المتعة ایة وما نسخها بآیة اخریٰ وامرنارسول اللهؐ بالمتعة وما نهانا عنها ثم قال رجل برایه ماشاء یرید ان عمر نهی عنها

مجید کی ایک آیت میں جائز کیا اور دوسری آیت اسکی ناسخ نہیں نازل ہوئی اور رسول اللہؐ نے حکم دیا اور منع نہیں کیا اس کے بعد ایک شخص (عمر) نے اپنے دل سے جو چاہا کیا۔

(دیکھو تفسیر کبیر جلد ۳ ص ۱۰۹ سطر پندرہ طبع مصر)

اس تقریر سے حسب ذیل امور ثابت ہوتے ہیں جس کا تم سے جواب چاہتا ہوں۔

(۱) عہد پیغمبر میں دو متعہ تھے۔ متعہ الحج اور متعہ النساء

(۲) یہ دونوں متعہ عہد عمر تک باقی رہے نہ قرآن نے روکا نہ آنحضرتؐ نے ممانعت فرمائی اور نہ ابوبکر نے حرام کیا۔

(۳) متعہ کو عمر نے حرام کیا۔

(۴) حلال محمدؐ کو حرام اور حرام محمدؐ کو حلال کرنے کا کیا حق تھا۔

(۵) عمران بن حصین کا بیان حرمت متعہ کے قائلین کے سارے دلائل کو روئی کی طرح دھنک رہا ہے اور ان کے سارے براہین کو خاک میں ملا رہا ہے۔

(۲) احتج بہا عمران بن حصین“ یہ جملہ بتا رہا ہے کہ عمران بن حصین کے احتجاج میں اور اگر چہ متعہ الحج اور متعہ النساء دونوں ہی تھے مگر متعۃ النساء پر خصوصیت سے انھوں نے احتجاج کیا ہے۔ اسے بھول نہ جانا آیندہ کام کرے گا۔

کون کافر ہے؟

الحجة الثانية ما روی عن عمر قال فی خطبة متعتان کانتا علیٰ عهد رسول اللهؐ انا انهی عنهما و اعاقب علیها ذکر هذا الکلام فی مجمع الصحابة وما انکر علیه احد فالحال ههنا لا یخلوا ما ان یقال انهم کانوا عالمین بحرمته المتعة فسکتوا او کانوا عالمین بانها مباحة ولکنهم سکتوا علیٰ سبیل المداهنة او ما عرفوا اباحتها ولا حرمتها فسکتوا

متعہ کی حُرمت کی دوسری دلیل یہ ہے کہ صحابہ کے مجمع میں عمر نے منبر پر کہا کہ عہد رسول اللہؐ میں دو متعہ جاری تھے اور ہم دونوں سے منع کرتے ہیں۔ اس کلام کو عمر نے صحابہ کے مجمع میں کہا تھا اور کسی نے انکار نہیں کیا، تو اب تین حال سے خالی نہیں۔ ایک یہ کہ وہ سب جانتے تھے کہ متعہ حرام ہے اس وجہ سے خاموشی اختیار کی اور یہی مطلوب ہے دوسرے یہ کہ وہ جانتے تھے کہ یہ جائز اور مباح ہے۔ مگر بسبیل ”مداہنت“ سکوت کیا تو اس سے عمر کا اور ان صحابہ کا کفر لازم آتا ہے۔

لکونهم متوقفین فی ذلك (والاول) هو المطلوب و الثانی یوجب تکفیر عمر و تکفیر الصحابه لان من علم ان النبی حکم باباحة المتعة ثم قال انها محرمة محظورة من غیر نسخ لها فهو کافر بالله و من صدقه علیه مع علمه بکونه مخطئا کافر کان کافر ایضا و هذا یقتضی تکفیر الامة وهو علی ضد قوله کنتم خیر امة

جنھوں نے سکوت کیا کیونکہ جس کو معلوم ہو کہ مباح کیا اس کو رسول اللہؐ نے اور پھر وہ کہے کہ یہ حرام ہے تو وہ کافر ہے اور جو اس کی تصدیق کرے تو وہ کافر ہے۔ اس سے تمامی امّت کی تکفیر لازم آتی ہے اور یہ آیت کنتم خیر امة کے خلاف ہے

(دیکھو تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۲۸۷ سطر ۱۲ طبع مصر)

متعہ کیوں حرام؟

اس لئے کہ صحابہ خصوصاً عمر اور ان کے ماننے والے کافر ہو جائیں گے۔ دلیل کی شان بے نیازی پر جی چاہتا ہے کہ ہاشمی تم کو قربان کر دوں ”کنتم خیر امة“ کے خلاف

ہے...... ________ بات واضح ہوگئی کہ متعہ کو کسی اور وجہ سے نہیں حرام بتایا جاتا ہے بلکہ وجہ صرف اتنی سی ہے کہ یہ لوگ کافر ہو جائیں گے جو ہم حلت متعہ کے قائل ہو جائیں"۔ ______ کیوں جان تمنا! تو جن لوگوں کی نظروں میں دلیل و برہان سے متعہ جائز و مباح ہے ان کی نظروں میں اگر خدا اور رسولؐ سے ٹکرانے والے کافر ہوں تو کیا خرابی ہے؟۔ خیر تم لوگوں کو چاہیئے بھی کہ حرمت متعہ کا فتویٰ دیتے رہو کیوں کہ صحابہ خصوصاً عمر کی حفاظت تم لوگوں پر واجب ولازم ہے۔

آمرین و قائلین حِلّت متعہ

مگر یہ تو سوچو کہ (۱) جس خدا نے اس کا حکم دیا تھا اس کی تکذیب لازم آتی ہے (۲) جس رسولؐ نے اس کی تبلیغ کی اور اس کا حکم دیا ان کی نافرمانی لازم آتی ہے اور (۳) جو اصحاب و قائلین حلت متعہ کے قائل ہیں اُن کا کفر لازم آتا ہے۔ تمھیں نہ معلوم ہوگا کہ کون کون سی ہستیاں حلت متعہ کی قائل ہیں۔ سنو (۱) جناب امیر علیہ السلام (۲) ابن عباس (۳) ابن مسعود، (۴) ابوسعید خدری (۵) جابر بن عبداللہ انصاری (۶) مبرہ بن اکوع (۷) عمران بن حصین (۸) مغیرہ بن سلمہؓ (۹) سلمہ بن معبد الجہنی اور (۱۰) ابن جریج اس کے علاوہ اور بہت سے صحابہ اور تابعین کا کفر لازم آئے گا ____ مگر تم کو عمر پیارے ہیں ساری دنیا سے تمھیں کیا مطلب؟ ______ بہرحال صرف عمر اور ان کے چاہنے ماننے والوں کے کافر ہونے کے صدمہ سے پوری

دنیائے اسلام ان لوگوں کے ساتھ تو کافر نہیں ہو سکتی۔

(۳) الطریق الثانی ان نقول هذه الاٰیة مقصودة علی بیان نکاح المتعة و بیانة من وجوه.

الاول ماروی ان ابی بن کعب کان یقرء فما استمتعتم به منهن الی اجل مسمی فاتوهن اجورهن وهذا ایضا هو قرأة ابن عباس فالامة ما ______ انکروا علیها فی هذه القرأة فکان ذالك اجماعا من الامة علی صحة هذه القرأة و تقریره ماذکرتموه فی بان عمرؓ لما منع من المتعة و الصحابة ماانکرو علیه کان ذالك

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ہم کہیں کہ اس آیت کا تعلق محض متعہ کے بارے میں ہونا چند دلائل سے ثابت ہے۔

(۱) ابی بن کعب اس آیت کو یوں پڑھتے تھے فما استمتعتم به منهن الی اجل مسمی اور یہی قرات ابن عباس کی بھی تھی اور پوری ملت اسلامیہ نے اسے قبول کیا کسی نے بھی اس سے انکار نہیں کیا۔ گویا اس قراۃ کی صحت پر مسلمانوں کا اجماع ہوگیا اور اس کا بیان وہی ہے جسے ہم ذکر کر چکے ہیں کہ عمر نے جو متعہ سے منع کیا تو صحابہ سب موجود تھے اور کسی میں بھی مجال انکار نہ تھا اور نہ انکار کیا گویا اس کی صحت پر صحابہ نے

اجماعا علی صحة ما ذکرنا و کذا ههنا واذا ثبت بالاجماع صحت هذه القرأة ثبت المطلوب۔

اجماع کر لیا جب صحابہ کا اجماع ثابت ہو گیا تو ہمارا مطلوب ثابت ہو گیا کہ یہ آیت صرف متعہ کے بارے میں ہے۔

(تفسیر کبیر جلد ۳ ص ۲۸۸ سطر ۱۶ طبع مصر)

امام رازی کا جواب

امام رازی قائلین حلت متعہ کی اس محکم، مضبوط پائیدار، بے نظیر، لاجواب، بے مثل، مسکت مدلل اور دنداں شکن تقریر کے جواب میں کیا کہتے ہیں کان کھول کر سن لو۔

والذی یجب ان یعتمد علیه فی هذا الباب ان نقول ان لاننکران المتعة کانت مباحة انما الذی نقوله انها صارت منسوخة و علیٰ هذا تقدیر فلو کانت هذه الاٰیة دالة علیٰ انهامشروعة لم یکن ذالك قادحا فی غرضنا

ہم پورے علم ویقین اور اعتماد کے ساتھ اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ متعہ پہلے مباح تھا یہ حق ہے مگر اس کے بعد منسوخ ہو گیا۔ اس لئے اگر یہ آیت متعہ کی حلت ومشروعیت کو ثابت بھی کرے تو ہمارا کچھ نقصان نہیں اور یہی جواب ہے۔ ابی بن کعب اور ابن عباس کی قرأتوں کا بھی کہ اگر یہ قرأتیں ثابت بھی ہو جائیں تو

وهذا هوا الجواب ایضا ان تمسکهم بقرأة ابی و ابن عباس فان تلك القرأ ة بتقدیر ثبوتها لا تدل الا علیٰ ان المتعة کانت مشروعة و نحن لا نتازع فیه انما الذی نقوله ان النسخ طرء علیه۔

صرف اسی قدر تو ثابت کریں گی کہ متعہ مباح تھا۔ اور ہم کو اس میں کوئی عذر نہیں۔ کیونکہ ہم تو خود اس کے قائل ہیں کہ وہ منسوخ ہو گیا

(دیکھو تفسیر کبیر جلد ۳ ص ۲۹۰ سطر ۷ طبع مصر)

لو دیکھ لو امام رازی نے ہتھیار ڈال دیئے اور آخر میں جواز اور حلت واباحت متعہ کے قائل ہو گئے یہاں تک فرض کر لیا کہ یقینا متعہ مشروع تھا ـــــــ مگر پرانی اکڑ پھر پلٹی تو کہنے لگے کہ یہ سب کچھ صحیح متعہ مشروع تھا، حلال تھا، جائز اور مباح تھا۔ قرآن میں اس کا حکم تھا۔ ابی بن کعب اور ابن عباس کی قرأتوں کو بھی تسلیم کر لیا مگر ـــــــ اب وہ مگر یہ بیان کرتے ہیں کہ "ان انسخ طرء علیه" وہ منسوخ ہو گیا۔

فیصلہ کن بات

اب بچارے رازی صاحب تھک ہار کر کہنے لگے کہ "اب وہ منسوخ ہو گیا"، لیکن یہ کیسے ثابت کرتے کہ سب ہی منسوخ ہونے کے قائل ہیں اسی لئے ان کو کہنا پڑا کہ:

واتفقوا علیٰ انها کانت مباحة فی ابتداء الاسلام واختلفوا فی انها هل نسخت ام لا فذهب السواد الاعظم من الامة الی انها صارت منسوخة وقال اسواد منهم انها بقیت مباحا کما کانت...
(تفسیر کبیر جلد ۳ ص ۲۸۶ سطر ۱۵ طبع مصر)

اسلام کے ابتدائی عہد میں متعہ مباح تھا۔اس پر پوری امت اسلامیہ کا اتفاق ہے اس کے بعد یہ حکم متعہ منسوخ ہوا کہ نہیں۔اس میں اختلاف ہے امت کی بھاری اکثریت منسوخ ہونے کی قائل ہے امت کی اکثریت، منسوخ نہ ہونے اور جس طرح مباح تھا۔اسی طرح مباح ہونے کی قائل ہے

تم اپنی کتاب ''جوڑا بغیر نکاح'' اٹھا کر دیکھو کہ تم نے مطلقا متعہ کو زنا لکھا ہے اور متعہ کرنے والوں کو یا حلت متعہ کے قائلین کو اپنی مادری زبان میں گالیاں دیں ہیں اور یہ خیال نہ کیا کہ اتفاقی طور پر ابتداء اسلام میں متعہ جائز اور مباح تھا۔مشروع تھا۔اب تم ہمارے ان سوالوں کا جواب دو

(۱) کیا تمھاری گالیوں کی لپیٹ میں ابتداء اسلام میں متعہ کرنے والے صحابہ اور صحابیات آئیں یا نہیں؟

(۲) کیا تم صحابہ سے سوال کر سکتے ہو کہ تم لوگوں کی بہنوں، بیٹیوں، نواسیوں، بھتیجیوں، پوتیوں اور خاندان کی دوسری عورتوں نے کتنی بار متعہ کی چادریں اوڑھیں کتنی بار متعہ کے گھونگھٹ میں چھپ کر لذت جوانی لوٹا۔

(۳) کیا تم کسی صحابی سے پوچھ سکتے ہو کہ آپ کی بہن، بیٹی، بھانجی یا بھتیجی کو متعہ سے کتنی اولادیں پیدا ہوئیں۔

(۴) وہ تمام سوالات جو تم نے ''جوڑا بغیر نکاح'' میں کیا ہے صدر اسلام کے ان صحابہ اور صحابیات سے کر سکتے ہو جنھوں نے مشروعیت متعہ کے یقین حلت متعہ کے ایقان جواز متعہ کے اطمینان اور حکم خدا اور رسولؐ پر اعتبار کر کے متعہ کیا۔اگر نہیں کر سکتے تو توبہ کرو اور کان پکڑو اب کسی شیعہ سے بھی ایسی گستاخی نہیں کرو گے۔

(۵) تمھارے خیال میں متعہ جب بھی حرام ہوا ہو اس سے پہلے جتنے لوگوں نے متعہ کیا اور ان سے جتنی اولادیں پیدا ہوئیں تمھارے فتویٰ کی روشنی میں کیا وہ سب حرامزادے ہیں؟

(۶) منسوخیت متعہ سے پہلے جن صحابہ وصحابیات نے متعہ کیا۔کیا تم اس رشتہ کا نام ''جوڑا بغیر نکاح'' رکھنے کی ہمت کرتے ہو؟

(۷) خود فخر رازی اقرار کرتے ہیں کہ امت کے اور دوسرے بہت لوگ ایسے بھی (عاقل و سمجھدار) ہیں جو اس کو اسی طرح مباح جانتے ہیں جس طرح ابتداء اسلام میں اس کی اباحتہ کے قائل تھے ہماری غرض یہی تھی کہ اباحت متعہ کے قائل صرف شیعہ نہیں ہیں بلکہ اہلسنت والجماعت اور گروہ صحابہ میں بیشتر ایسے لوگ ہیں جو اس کی اباحت کے قائل ہیں اور اس سے ہمارا مقصود یہ تھا کہ تمھارے منہ میں گالیوں کی بواسیر ہوئی ہے۔تو ایسے مسئلہ میں شیعوں کو گالیاں دو جو صرف شیعوں میں ہو سنی بیچارے اس کے قائل نہ

ہوں مگر تم اپنی غفلت اور جہالت میں مسئلہ متعہ لے بیٹھے۔ اور اب جو گالیاں دینے لگے تو صحابہ وصحابیات کے آنگنوں میں بھی اشرفی گالیوں کے گمّے اور ڈھیلے گرنے لگے ___ تم شیعوں کو جتنی چاہو گالیاں دو ہم شیعہ تو مدت دراز سے "گالی پروف" ہو چکے ہیں۔

کیا حکم متعہ منسوخ ہو گیا؟

ضرورت محسوس کرتا ہوں کہ امام رازی کو تمھارے ساتھ ان کے گھر تک پہونچادوں ہر جگہ شکست کھا کر بیچارے امام میاں نے "منسوخ ہوگیا" کے دامن میں پناہ لی ہے لہٰذا سرسری طور پر "منسوخ ہوگیا" کی اصلیت معلوم کی جائے تاکہ اُمت کی بھاری اکثریت کی صداقت روشن ہو سکے۔"

متعہ شروع اور مباح تھا اس پر امت کا اجماع ہے اور منسوخیت میں اختلاف ہے اس لئے ہر سمجھدار بالغ اور عاقل انسان اسی چیز کو قبول کرے گا جس پر اتفاق امت اور اجماع صحابہ وتابعین ہو۔ امام رازی حکم متعہ کی منسوخیت کے ذیل میں چند روایتیں لکھتے ہیں۔

ابن عباس

تین روایتیں تو ابن عباس کی لکھتے ہیں (۱) ابن عباس سے متعہ کے سلسلے میں سوال کیا گیا کہ یہ نکاح ہے یا سفاح (زنا) ابن عباس نے جواب دیا وہ نہ نکاح ہے نہ سفاح" یہ متعہ ہے جیسا کہ خدا نے کہا ہے (۲) لوگوں نے ابن عباس کے فتوی حلت متعہ کے متعلق اشعار کہے تو انھوں نے کہا ان

پر خدا کی لعنت ہو۔ بھلا میں نے کب اس کو مطلقاً مباح کہا ہے وہ تو مضطر کے لئے مباح ہے جیسے مردار، خون اور سور کا گوشت۔

(۳) **یا ایھا النبی اذا طلقتم النساء الآیۃ** سے حکم متعہ منسوخ ہے اور یہ بھی روایت بیان کی جاتی ہے کہ انھوں نے مرتے وقت کہا **اللھم انی اتوب الیك من قولی فی المتعۃ والصرف**۔ میرے اللہ متعہ کے سلسلہ میں میں تیری جناب میں توبہ کرتا ہوں۔

عمران بن حصینؓ

یہ فرماتے ہیں کہ حکم متعہ قرآن میں تھا ہم آنحضرتؐ کی معیت میں متعہ کرتے تھے۔ وہ منسوخ نہیں ہوا نہ آنحضرتؐ نے منع کیا پھر ایک شخص نے اپنی خودرائی سے جو چاہا کیا۔

جناب امیرؑ

شیعہ ان سے اباحت کی روایت کرتے ہیں اور محمد بن جریر طبری اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ علی ابن ابی طالبؑ نے فرمایا کہ اگر عمر لوگوں کو متعہ سے منع نہ کرتے تو شقی کے علاوہ کوئی دنیا میں زنا نہ کرتا۔ محمد بن حنفیہؒ بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس اباحت متعہ کا فتویٰ دے رہے تھے ادھر سے جناب امیرؑ کا گزر ہوا تو آپؑ نے متعہ اور اہلی گدھے کے گوشت سے منع فرمایا۔

ساغر کو میرے ہاتھ سے لینا کہ چلا میں

حکم خدا، آیت قرآن، فرمان نبیؐ اور عمل اصحاب کے علاوہ عمران بن حصین کا جواز واباحت متعہ پر اصرار اور ابن عباس جیسے حبر الامۃ کے

حلفیہ بیان کے مقابلہ میں رازی صاحب نے حکم متعہ سے منسوخیت کی جو دلیلیں پیش فرمائی ہیں وہ بس ایسی ہیں کہ جرح وتعدیل کا ہلکا سا بار بھی برداشت نہیں کرسکتیں۔

(۱) ابن عباس کا پہلا قول کہ وہ نکاح ہے اور نہ زنا بلکہ متعہ ہے جیسا کہ حکم خدا ہے۔

اس قول سے منسوخیت حکم متعہ ثابت کرنا قطعی عقلمندی کے خلاف ہے سائل نے نکاح سے مراد نکاح دائم لیا ہوگا۔ لہٰذا ابن عباس کو یہی کہنا چاہیئے تھا کہ وہ نکاح (دائم) نہیں ہے اور زنا بھی نہیں ہے۔ پھر کیا ہے؟ متعہ ہے جیسا کہ حکم خدا ہے (یعنی نکاح منقطع ہے) بہرحال متعہ ابن عباس کی نظر میں جائز، مباح اور مشروع نہ ہوتا تو یہ نہ کہتے کہ ''جیسا کہ حکم خدا ہے'' اور پھر وہ آیت تلاوت کرتے۔

(۲) اور (۳) یہ دونوں ابن عباس پر اتہام اور الزام ہے کیونکہ امام رازی کو اقرار ہے کہ ابن عباس اباحت مطلقہ کے قائل ہیں اور ابن عباس کا قسمیں کھا کھا کر زور دے دے کر بیان کرنا اسی بات کو ثابت کرتا ہے کہ وہ اباحت مطلقہ کے قائل تھے۔ تیسرے قول نے دوسرے قول کی بھی اپنے ساتھ مٹی پلید کر دی۔ کون مسلمان ابن عباس کے متعلق سوچ سکتا ہے کہ ساری زندگی عمداً ابن عباس نے خلاف حکم خدا ورسولؐ امت کو اباحت متعہ کا فتویٰ دیکر لوگوں کو زنا کی تبلیغ کرتے رہے اور اسی حال میں مرتے وقت تک رہے۔ خیال آیا تو دمِ واپسیں، تب توبہ کی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ لوگ متعہ کرتے تھے ابن عباس کے فتویٰ کی روشنی میں تو اس میں ابن عباس کو کیا مزہ آتا تھا۔ آخر وہ کیوں غلط فتویٰ دے کر اپنے نامۂ اعمال میں گناہوں کا اندراج کراتے رہے۔ ابن

عباس جیسے آدمی سے اس کی توقع کسی صاحبِ ایمان کا کام نہیں ہے۔ سوچا نہیں جا سکتا کہ جن ابن عباس کو حضور ہزاروں دعائیں دیکر جائیں وہ احداث فی الدّین کے جُرم کا ساری زندگی ارتکاب کرتے رہے۔ یہ سنی مسلمان بھی کچھ کم ہوشیار نہیں ہیں۔

ناظرین کرام! یہ لوگ ساری زندگی ابن عباس کی چلنے والی زبان پر پہرہ نہیں لگا سکے تو سوچا کہ اب کیا کیا جائے تو جب موت سے مجبور ہو کر ابن عباس خاموش ہوئے تو جھوٹے راویوں کا پورا قافلہ انکی جانب جھپٹا اور ایک حدیث گڑھ کر ان کی طرف منسوب کر دیا اس لئے کہ ان لوگوں کو تو یقین ہو گیا کہ اب ابن عباس اپنی صفائی دینے کے لئے بول ہی نہیں سکتے۔ اور ان حدیث گڑھنے والوں نے یہ نہیں سوچا کہ ہم لوگ یہ الزام واتہام حبر الامۃ امام المفسرین حضرت ابن عباس پر لگا رہے ہیں۔ سچ ہے ع

خدا جب دین لیتا ہے　　　تو عقلیں چھین لیتا ہے

اسی تیسری ہی روایت کے اندر ایک آیت کے لئے ابن عباس کی طرف منسوب کر کے یہ کہا گیا ہے کہ یہ حکم متعہ کی ناسخ ہے حالانکہ اس آیت کے اندر منسوخ کا کہیں ذکر نہیں۔

اس کے علاوہ اس آیت کی شان نزول یہ بتائی جاتی ہے کہ:-

نزلت هذه الاية في عبدالله بن عمر كان قد طلق امرائة في حال حيض۔	چونکہ عبداللہ بن عمر نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی تھی اس لئے یہ آیت نازل ہوئی

(دیکھو معالم التنزیل برحاشیہ لباب التاویل جلد ۷ ص ۸۹ سورہ طلاق مطبع علمیہ مصر

۲ ۳ ۳ ۱ ھ در منثور جلد ۷ ص ۴۲۹ سورہ طلاق طبع میمینہ مصر سنہ ۱۳۱۴ ھ)

مگراس آیت کو یار لوگوں نے متعہ کا ناسخ بنا دیا اس دھاندلی کا بھی کوئی علاج ہے؟ اس کے علاوہ کچھ لوگوں نے ابن عباس کی طرف ایک دوسری آیت منسوب کر کے اس کو ناسخ قرار دیا ہے کچھ اور لوگوں نے اور آیتوں کا ذکر کیا ہے۔ پھر اس میں بھی بحث ہے کہ کب اور کہاں؟ حکم متعہ منسوخ ہوا پھر اس میں بھی بحث ہے کہ کتنی دفعہ منسوخ ہوا۔ غرض جتنے منہ اتنی ہی باتیں بیان کی جاتی ہیں۔ اختلافات کی یہ چوبائی بتاتی ہے کہ یہ سب باتیں لغو اور جھوٹ ہیں اسلام ایک عقلی مذہب ہے بچوں کا گھروندا نہیں ہے کہ ذرا میں بنایا اور بگاڑا ــــــ جناب امیرؑ اور عمران بن حصین کا قول یقیناً درست ہے کہ اس کو عمر نے منع کیا۔ اگر یہی ناسخ ہے تو ہمیں بھی انکار نہیں رہی وہ روایت جس میں حضرت علیؑ نے ابن عباس کو جواز متعہ کے فتویٰ اور گدھے کے گوشت کی اباحت سے منع فرمایا ہے تو اس کے متعلق ہمیں قدرے تفصیل سے سمجھانا ہے۔

علامہ ابن القیم کا بیان

فصل:-ولم یحرم المتعة یوم خیبر و انما کان تحریمها عام الفتح هذا هوالصواب و

فصل:- جنگ خیبر میں متعہ حرام نہیں کیا گیا۔ بلکہ فتح مکہ میں حرام ہوا۔ یہی بات سچّی ہے ہاں بعض علماء کا یہ گمان ہے کہ وہ جنگ خیبر میں حرام ہوا کیونکہ صحیحین میں ہے کہ علیؑ بن ابی طالبؑ کی حدیث

قدظن طائفة من اهل العلم انه حرمها یوم خیبر و احتجوا بما فی الصحیحین من حدیث علی بن ابی طالب ان رسول اللهؐ نهی عن متعة النساء یوم خیبر و عن اکل لحوم الحمر الانسیة و فی الصحیحین ایضا ان علیاؑ سمع ابن عباس یلین فی متعة النساء فقال مهلا یا بن عباس فان رسولؐ نهی عنها یوم خیبر و عن لحوم الحمر الانسیة و فی لفظ البخاری عنه عن رسول اللهؐ نهی عن متعة النساء یوم خیبر و عن اکل لحوم الحمر الانسیة ولما رای هولا ان النبیؐ اباحها عام الفتح ثم حرمها قالوا حرمت

کہ رسولؐ اللہ نے خیبر کے دن متعۃ النساء سے اور اہلی گدھے کے گوشت کھانے سے روک دیا اور صحیحین میں یہ بھی ہے جناب امیرؑ نے ابن عباس سے سنا کہ وہ اباحت متعہ کا فتویٰ دے رہے ہیں تو آپؑ نے ان سے فرمایا کہ صبر کرو۔ اے ابن عباس کیونکہ جنگ خیبر میں رسول اللہ نے متعہ اور اہلی گدھے کے گوشت کھانے سے روک دیا اور بخاری میں ہے کہ رسول اللہ نے روز خیبر متعۃ النساء اور اہلی گدھے کے گوشت کھانے سے منع کر دیا اور جب لوگوں نے یہ دیکھا کہ وہ فتح مکہ میں حلال کیا گیا۔ پھر حرام کیا گیا تو کہا کہ وہ حرام کیا گیا پھر حلال کیا گیا اور پھر حرام کیا گیا۔ (اسی لئے) امام شافعی نے حیرت و استعجاب سے فرمایا کہ میں نے کسی چیز کو متعۃ النساء جیسا نہیں دیکھا۔

ثم ابیحت ثم حرمت قال الشافعی لا اری شئیاً حرم ثم ابیح ثم حرم ثم ابیح الا المتعة قالو نسخت مرتین و خالفهم فی ذالك آخرون و قالوا لم تحرم الا عام الفتح و قبل ذالك كانت مباحة

کہ حرام کیا گیا اور پھر حلال کر دیا گیا۔ اس کے بعد پھر حرام کر دیا گیا اگر دیکھا تو اسی متعہ کو کہ دو مرتبہ حرام و حلال کی منزلوں سے گذرا۔ مگر دوسرے علماء نے اسکے خلاف کہا ہے کہ وہ ایک ہی دفعہ فتح مکہ میں حرام کیا گیا۔ اور اس پہلے مباح تھا۔ (دیکھو زاد المعاد ص ۴۰۱ جلد ا، سطر ۷ طبع مصر ۱۳۲۴ھ)

علامہ ابن القیم پھر اسی صفحہ پر لکھتے ہیں:-

والصحیح ان المتعة انما حرمت عام الفتح لانه قد ثبت فی صحیح مسلم انهم استمتعوا مع النبی باذنه ولو كان التحریم زمن خیبر لزم النسخ مرتین و هذا لا عهد له بمثله فی الشریعة التبة ولا تقع بمثله فیها۔

(زاد المعاد ابن قیم ص ۴۰۱ جلد طبع اوّل ۱۳۱۴ھ)

سچی بات تو یہ ہے کہ متعہ فتح مکہ میں حرام کیا گیا کیونکہ صحیح مسلم میں ہے کہ لوگوں نے حضرت کی اجازت سے فتح مکہ میں متعہ کیا۔ اگر اس کے پہلے خیبر میں حرام کر دیا ہوتا تو اس سے دو مرتبہ نسخ لازم آتا۔ حالانکہ شریعت میں نہ ایسا ہوا اور نہ ہونا چاہیئے۔"

علامہ ابن القیم کی یہ عبارت بھی پڑھ لو کبھی کام ہی دے گی۔

و قصة خیبر لم یكن فیه الصحابة یتمتعون بالیهودیات ولا استاذنوا فی ذلك لرسول اللهؐ ولا نقله احد قط فی هذه الغزوة ولا كان للمتعة فیها ذكر التبة لا فعلا ولا تحریما بخلاف غزاة الفتح فان قصة المتعة كانت فیها فعلا و تحریما مشهورة۔

(زاد المعاد ص ۴۰۱ جلد ا)

مسلمانوں نے جنگ خیبر میں یہودیات سے متعہ نہیں کیا تھا اور نہ آنحضرتؐ سے اس کی اجازت ہی لی تھی اور نہ ہی کسی مورخ یا محدث نے ایسی کوئی بات لکھی ہے نہ اس غزوہ میں متعہ کا کہیں ذکر فعلا یا تحریما آیا تھا بخلاف اس کے غزوہ فتح مکہ میں متعہ کا ہونا فعلا اور تحریما دونوں مشہور ہے

مولوی شاہ عبدالعزیز کا بیان

دیر تو بہت ہوگئی مگر صاحبزادے اپنے شاہ جی کا فرمان بھی اس سلسلہ میں سنتے جاؤ، وہ لکھتے ہیں:-

پس ہر کہ غزوہ خیبر را تاریخ تحریم متعہ گوید گویا کہ دعویٰ غلطی در استدلال حضرت مرتضیٰؑ می کند و ایں دعویٰ جہل و حمق او بس ست۔

جو یہ کہتا ہے کہ متعہ غزوہ خیبر میں حرام کیا گیا وہ گویا استدلال قول جناب امیرؑ میں غلطی کرتا ہے اور یہ دعویٰ اس کے جہل و حمق کا شاہد ہے۔

(تحفہ اثناء عشریہ ص ۴۰۹ مطاعن عمر طعن یازدہم نول کشور لکھنؤ)

(۱) شاہ جی اور علامہ ابن القیم نے امام رازی اور ان کے ہمنوا سواد اعظم کی رہی سہی آرزوؤں کو خاک میں ملا دیا کیونکہ جناب امیر علیہ السلام کے قول سے جو استدلال کیا گیا ہے وہ غزوہ خیبر کا ہے اور ان لوگوں نے اپنے طور پر یہ ثابت کیا ہے کہ روز خیبر ہرگز متعہ کو حرام نہیں کیا گیا تو جب روز خیبر نہ اس کا تذکرہ فعلاً آیا نہ تحریماً تو جناب امیرؑ ابن عباس کو منع کیوں کرتے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ جناب امیرؑ پر ابوہریرہ پرستوں نے یہ اتہام عائد کیا ہے۔

(۲) ابن القیم کی ان تحریروں سے یہ بھی پتہ چلا کہ حرمت متعہ کے قائلین کے درمیان خود ہی جوتیوں میں دال تقسیم ہو رہی ہے۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ دعویٰ حرمت ہر ایک کی زبان پر مگر دلیل کسی کے پاس نہیں۔ یہ بھی یاد رکھو کہ نسخ حکم متعہ کے لئے کوئی خیبر کا نام لیتا ہے۔ کوئی عمرۃ القضا، کوئی فتح مکہ، کوئی جنگ اوطاس، کوئی جنگ تبوک کوئی جنگ حنین، اور کوئی حجۃ الوداع کو بتاتا ہے۔

(۳) اس عبارت نے واضح طور پر ثابت کر دیا کہ فتح مکہ میں اصحاب کی اچھی خاصی تعداد تھی جس نے متعۃ النساء کی اجازت لی اور آنحضرتؐ نے متعۃ النساء کی اجازت دی اور صحابہ نے متعہ کئے۔

(۴) ابن قیم بھی چونکہ بہر حال سنی ہی ٹھہرے لہٰذا اب ان کی سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ تھوڑی دیر بعد اس کو حرام کیوں کر دیا ابھی ابھی کون سی خوبی تھی متعہ کی اباحت میں اور ابھی ابھی کون سی خرابی پیدا ہوگئی کہ اس کو حرام کر دیا گیا۔

(۵) اس بحث نے ثابت کر دیا کہ متعۃ النساء کی اباحت اجماعی مسئلہ ہے۔ اس کے بعد مخالفت خدا اور رسولؐ کرتے ہوئے عمر کی حمایت میں سواد اعظم کی اکثریت نسخ کی قائل ہوگئی مگر یہ بیچارے آج تک یہ ثابت کرنے میں ناکامیاب رہے خود ان میں اختلاف در اختلاف ہو گیا۔

(۶) امام رازی کی بھی قابلیت پادر ہوا ہوگئی اور ان کا سارا کس بل نکل گیا۔

(۷) لہٰذا نوٹ کر لو کہ ہمارے حوالے درست اور صحیح اور ناقابل انکار ہیں۔ ان کا جواب ممکن نہیں، تمہارا اعتراض لغو، بیہودہ اور مبنی بر جہالت ہے جتنی باتیں کرتے ہو بے دلیل ہوتی ہیں ہمارے پیش کردہ حوالوں سے تمھارے ہوش و حواس غائب ہیں۔

جو چوری میں حاصل ہے تجھ کو کمال
تو بیہودہ بکنے میں ہے بے مثال
حوالوں سے آجاتا ہے تجھ کو حال
ہو تاڑی کے مٹکے میں جسے اُبال
نہ کوئی ثبوت اور نہ کوئی دلیل
ذلیلٌ، ذلیلٌ، ذلیلٌ، ذلیلٌ

س:- ناظرین! یہ ہے امام کا قول اوّل جس میں انھوں نے خوب واضح فرما دیا کہ اس آیت میں مراد نکاح دائمی ہے اور یہ بات صرف امام موصوف ہی کی نہیں بلکہ اکثر علماء کی ہے جس کو خود امام نے بھی بتایا۔

فی هذه قولان۔ احدهما وهو قول اکثر علماء الامة

اس آیت میں دو قول ہیں۔ پہلا اکثر علماء کا قول ہے اس سے معلوم ہوا کہ دوسرا قول خلاف اقوال علماء اسلام ہے۔

ش:- اس سے قبل ہم رازی صاحب کے حوالجات پیش کر چکے ناظرین خود فیصلہ کریں گے اور ذی عقل انسان سمجھ لے گا کہ رازی صاحب کتنے پانی میں ہیں۔ تمہارا یہ کہنا ٹھیک ہے کہ اکثر علماء رازی کے ساتھ ہیں اور خود رازی عمر کے ساتھ ہیں ان لوگوں نے **فما استمتعتم** سے نکاح دائمی مراد لیا ہے مگر سوال یہ ہے کہ ان لوگوں سے اس مراد ''نکاح دائمی'' کی کوئی سند کوئی دلیل اور برہان بھی تو طلب کرو ان لوگوں سے کس نے بتایا کہ اس سے مراد نکاح دائمی ہے۔ ان لوگوں کو تفسیر بالرائے کرتے ہوئے شرم کیوں نہیں آتی ____ جان جہاں ہاشمی جیلانی! ''دوسرا قول خلاف اقوال علماء اسلام ہے کہہ کر تم سنی مذہب کی توہین کر رہے ہو اور خود کو کافر بنا رہے ہو یہ دوسرے علماء کون ہیں اس کے پہلے بتا چکا ہوں ورق الٹ کر پڑھ لو۔ اگر کچھ بھی سمجھ سے کام لیتے تو یوں نہ لکھتے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ تم نے یہ دریدہ دہنی اس لئے کی ہے کہ ان علماء کو تم شیعہ سمجھ رہے ہو مگر یہ تو تمہاری ناقص سمجھ کا قصور ہے دیکھو رازی خود کہہ رہے ہیں کہ **وهو قول اکثر علماء الامة** (وہ اکثر علماء امت کا قول ہے) اس کا مطلب یہ ہوا کہ اسی امت کے اقل علماء اس قول (اکثر علماء کے مخالف ہیں گویا تم آدھے سے زیادہ

سنی علما اور صحابہ کو مسلمان اور نصف سے کم سنی علماء، صحابہ وغیرہ کو کافر بنا رہے ہو دیکھو تو سہی کہ شیعہ دشمنی تم کو کہاں سے کہاں لے گئی۔ ع

اپنی غیرت کا جنازہ اپنے کاندھوں پہ لئے
جارہا ہے رفتہ رفتہ تو جہنم کی طرف

س:- ابولولوص ۶ پر ایک روایت لکھتا ہے جس میں اصل عبارت پیش کرنے سے گریز کیا گیا ہے خیر یہ ان کی پُرانی عادت ہے اور بہت ممکن ہے تفسیر کبیر سامنے نہ رہی ہو لیکن میں عبارت پیش کرتا ہوں ملاحظہ فرمایئے۔

قال عمارة سالت ابن عباس عن المتعة اسفاح هی ام نکاح۔ الخ

ابولولو کاش تم نے تفسیر خود پڑھی ہوتی یا کسی مسلمان سے پڑھ لی ہوتی کیونکہ اسی تفسیر میں معترضین کی جانب سے جہاں یہ روایت لکھی ہے وہیں صاف صاف یہ بھی ہے کہ **وروی عطا الخراسانی عن ابن عباس......قال صارت هذه الأية منسوخة**...... عطا خراسانی نے ابن عباس سے..........روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ یہ آیۃ منسوخ ہے۔

ش:- بدگمان جیلانی! کتاب سامنے رکھے بغیر گفتگو کرنا ہماری سیرت کے خلاف ہے۔ عربی عبارت صرف اس لئے نقل نہیں کی گئی تھی کہ اولاً طول کا خوف تھا ثانیاً ہمیں معلوم تھا کہ عربی عبارت کا سمجھنا تم تو کیا تمھارے والد کے لئے بھی دشوار ہے۔ ورق الٹ کر دیکھو جسے تم معترض کا قول سمجھ رہے ہو وہ کسی اور کا قول نہیں ہے

بلکہ رازی نے حکم متعہ کی منسوخیت کے سلسلہ میں خود تحریر کیا ہے
(دیکھو تفسیر کبیر جلد ۳ ص ۲۸۶) ہاں ہم نے عطاء خراسانی کی بھی روایت پڑھی تھی لیکن اسے اس لئے نقل نہیں کیا تھا کہ سنیوں کی طرف سے ابن عباس پر یہ الزام تھا جو لگایا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں ہماری گزشتہ تحریریں پڑھ لو۔ ابن عباس پر یہ ذلیل حملہ ان کی موت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جو کیا گیا ہے اس سے سنی مذہب کا بھانڈہ پھوٹتا ہے کیا ابن عباس جیسا معزز صحابی اس طرح کی ذلیل حرکت کرسکتا کہ عمداً اپنے فتویٰ کے ذریعہ اصحاب اور صحابیات کو زناکاری کا مجرم بنائے۔ ہاں یہ کام سنی مذہب کے علاوہ دنیا کا کوئی مذہب نہیں کرسکتا۔

س:- **واتفقوا علی انها کانت مباحة فی ابتداء الاسلام روی ان النبی صلی الله علیه وسلم بما قدم مکة فی عمرته تزین نساء مکه فشکا اصحاب الرّسولؐ طول الغزوبة فقال استمتعوا من هذه النساء واختلفوا فی انها هل نسخت ام لا؟ فذهب السواد الاعظم من الامة الی انها صارت منسوخة۔**

اور سب کا اتفاق ہے اس پر کہ یہ ابتداء اسلام میں مباح تھا مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ اپنے عمرہ کی غرض سے تشریف لائے مکہ معظّمہ کی عورتیں بنی سنوری تھیں۔ اصحاب رسولؐ نے بیویوں سے عرصہ دراز کی علحدگی کے باعث التجا کی تو ارشاد فرمایا کہ ان عورتوں سے متعہ کرلو۔ اور اس میں علماء کا اختلاف

ہے کہ آیا یہ منسوخ ہے یا نہیں تو امت کی ایک بڑی جماعت۔ (اہلسنت والجماعت) اس طرف گئی ہے کہ منسوخ ہے۔
اس کی ذیل باتیں قابل تحریر ہیں۔ (۱) متعہ بس ابتدائے اسلام میں مباح تھا (۲) اصحاب رسولؐ کا مکہ میں اجازت طلب کرنا بتلا رہا ہے کہ متعہ ممنوع تھا ورنہ اجازت کی ضرورت کیسی حضور سے پوچھے بغیر ہی اصحاب متعہ کرسکتے تھے (۳) امت کی ایک بڑی جماعت کے نزدیک یہ حکم منسوخ ہے۔.......... ناظرین تفسیر میں تو صاف لکھا ہے کہ **مباحة فی ابتداء الاسلام** اور **انها صارت منسوخه** مگر ابولولو پر قربان جایئے کہ کھینچ تان کر اسی سے حلت متعہ ثابت کرنے کی کوشش ناکام کررہے ہیں۔

ش:- پیارے جیلانی! ہم نے تمہاری طویل عبارت نقل کر دی تا کہ تمیں کسی قسم کی شکایت کا موقع نہ رہے اس لئے کہ تم روٹھتے ہو تو ہم سے نہیں دیکھا جاتا۔ دلبر! اس کے قبل ہم رازی ہی کی تفسیر سے اسی قسم کی ایک عبارت نقل کرچکے ہیں۔ یہ تو ہمارے مفید مطلب ہے تم نے اسکو نقل کرکے زحمت مول لی (۱) متعہ بس ابتداء اسلام میں مباح تھا۔ یہ بس کہنے کا تمکو کس نے حق دیا اور کیوں تم اب اسکے مباح ہونے کے قائل ہو رہے ہو۔ مگر جب جوڑا بغیر نکاح جیسی شرمناک کتاب لکھی تھی تب تو ایک منٹ کیلئے اسکے قائل نہ تھے جیسا ''جوڑا بغیر نکاح'' کے نام سے ظاہر ہوتا ہے کیا تم بتا سکتے ہو کہ ابتدائے اسلام میں ایک شرمناک

بے غیرت اور رسوائے عالم چیز کی اجازت ومشروعیت کو اسلام نے کیوں قبول کیا؟ کیا ایک دفعہ ایک دن زنا کرنے، چوری کرنے، شراب پینے کی اجازت اسلام دے سکتا ہے یہ چیزیں زندگی کے کسی لمحہ میں مشروعیت کا درجہ حاصل کر سکتی ہیں؟ اگر نہیں تو ابتدائے اسلام میں متعہ جو تمھارے زعم ناقص میں زنا ہے اس کو کیوں مشروع ومباح قرار دیا گیا۔ ابتدائے اسلام میں جب متعہ مشروع اور مباح تھا تو کس کس نے متعہ کیا اور اس سے کتنی اولادیں پیدا کی گئیں؟

(۲) اصحاب رسولؐ کا مکہ میں اجازت طلب کرنا بتلا رہا ہے کہ متعہ ممنوع تھا کب اور کس سال، کس مہینہ، کس تاریخ اور کس مقام پر متعہ کو حرام کیا گیا ہے کوئی اجماعی جواب تم دے سکتے ہو یا تمھارے علماء بتا سکتے ہیں؟______

خوب! متعہ ممنوع تھا تو آنحضرتؐ کو چاہیئے تھا کہ ان شہوت پرست صحابہ کو ڈانٹ کر بھگا دیتے اور صاف صاف کہہ دیتے کہ عبادت کرنے آئے ہو یا لذّت جوانی حاصل کرنے مگر ہادی عالم نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ شفقت سے فرمایا کہ استمتعوا من هذه النساء (ان عورتوں سے متعہ کرلو) سوال یہ ہے کہ جب متعہ حرام ہو چکا تو اب اس کی اجازت کیوں دی جا رہی ہے______

آہ! یہ متعہ کرنے والے اصحاب کیسے تھے جو تمھارے خیال کے مطابق دوسرے انسانوں کی بہنوں، بھانجیوں، بھتیجیوں وغیرہ وغیرہ کی عزت لوٹ رہے تھے اور اللہ کے نبیؐ نے اس کی کھلی چھوٹ بھی دے رکھی تھی۔ کہو جیلانی اب

تمھاری چھاتی کیوں نہیں پھٹتی، سینہ میں درد کیوں نہیں ہوتا؟ شیعہ حلت متعہ کے قائل ہو جائیں تو تمھاری ناموس کی عزّت لٹنے لگتی ہے اور بیک وقت بیبیوں صحابہ صحابیات کو دبوچے ہیں تو تمھیں درد نہیں ہوتا آخر کیوں؟ اللہ کے نبی نے گھر جانے کی اجازت نہیں دی اور متعہ کرنے کا حکم دیا تو کیا یہ حکم متعہ زنا کاری کا حکم تھا یا نکاح کا؟

ورق الٹ کر گذشتہ صفحات پڑھ لو معلوم ہو جائے گا کہ آج تک سنی علماء حکم متعہ کی منسوخیت کی کوئی محکم دلیل نہ بتا سکے۔ اب دیکھ لو ابن قیم کہتے ہیں کہ فتح مکہ ہی میں متعہ حرام ہوا اور عبدالعزیز بھی انھیں کے ہم خیال ہیں مگر تم اپنی ڈفلی الگ بجا رہے ہو______امت کی ایک بڑی جماعت تو ناشکر گزار بھی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ قلیل من عبادی الشکور (میرے شکر گذار بندے بہت کم ہیں) اگر وہ جماعت حکم خدا اور رسولؐ سے باغی ہوگئی تو اس میں کیا خرابی ہے______بحث کا مدار ہی اسی امر پر ہے کہ جب ابتدائے اسلام میں متعہ تھا عمران ابن حصین اور ابن عباس کے حلفیہ بیان نے ثابت کر دیا کہ وہ منسوخ نہیں ہوا جیسے مباح تھا اب بھی ہے ابوبکر تک یہ مباح رہا تو منسوخ کرنے کا حکم عمر نے کیوں دیا زیادہ سے زیادہ اس حکم کو عمری مسلمان تسلیم کریگا لیکن محمدیؐ مسلمان تو کسی قیمت پر اس کو ماننے کے لئے تیاری نہیں ہوسکتا۔ اس قول سے حلت متعہ کی دلیل پیدا ہوتی ہے کیونکہ بقول رازی اس کے مباح

ہونے پر سب کا اتفاق اور اجماع ہے منسوخ ہونے میں اختلاف در اختلاف ہے۔ تمھاری یہ لاطائل باتیں تمھاری لیڈری کو کچھ دنوں بچا توسکتی ہیں مگر علمی دنیا میں ان کو کبھی عزّت کی نظر سے نہیں دیکھا جاسکتا ؏

کرتا ہے اس طرح سے کمینوں کی لیڈری
شیطان تجھ کو دیکھ کے شرما رہا ہے آج

س:- ابولولو نے صفحہ ۶ پر حضرت عمر سے ایک روایت نقل کی ہے جسے تفسیر کبیر ہی سے اخذ کیا ہے۔ اس کے بارے میں اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ یہ روایت امام نے قول غیر کے طور پر اور قائلین متعہ کی جانب سے پیش فرمائی ہے اور پھر اس کی تردید نہایت عالمانہ اور محققانہ انداز میں فرمائی ہے:

ش:- وہ کون سی روایت ہے اس کو نقل کرنے میں تم کو حیا کیوں آرہی ہے؟

ناظرین! وہ روایت یہ ہے ”حضرت عمر سے مروی ہے کہ انھوں نے منبر پر فرمایا کہ آنحضرتؐ کے زمانے میں دو متعہ جائز اور مشروع تھے۔ میں ان دونوں کو روکتا ہوں ایک متعۃ الحج اور دوسرا متعۃ النکاح۔ عمر کا یہ کہنا اس بات پر نص ہے کہ متعہ نکاح رسول خداؐ کے زمانے میں (مشروع) تھا اور حضرت عمر کا اس سے (منع کرنا) اور روکنا دلالت کرتا ہے کہ آنحضرتؐ کے زمانے میں (متعہ کا حکم ہرگز) منسوخ نہیں ہوا تھا بلکہ حضرت عمر ہی نے اُسے منسوخ کیا۔ (بال کی کھال ص۶) اس روایت کو ہم نے اس دفعہ مکمل اس کے قبل نقل کیا ہے۔ اب تم

ذرا رازی کے عالمانہ اور محققانہ جوابات تلاش کرو تا کہ ہم سب دیکھیں کہ وہ اس کا کیا جواب دیتے ہیں یہ روایت صرف کبیر ہی میں نہیں ہے بلکہ تم حسب ذیل سنیوں کی معتبر کتب میں بھی اس اقراری جرم کو پاؤ گے۔

عمر نے حلّت متعہ کے خلاف حکم دیا

(۱) فانه صعد المنبر و قال ایها الناس ثلث کن علی عهد رسول الله انا انهی عنهن واحرمهن و اعاقب علیهن وهی متعة النساء و متعة الحج وحی علی خیر العمل ”ایک روز عمر نے منبر سے یہ اعلان کیا۔ لوگو! عہد رسول اللہؐ میں تین چیزیں (جائز و مباح) تھیں۔ میں ان سے منع کرتا ہوں اور حرام کرتا ہوں اور جو کوئی ایسا کرے گا۔ اسے سزا دوں گا۔ اور وہ تینوں چیزیں یہ ہیں متعہ النساء، متعۃ الحج اور حی علی خیر العمل (دیکھو شرح تجرید قوشجی ص۴۰۸ مقصد خامس فی الامامت)

دیکھو عمر نے خود اقرار کرلیا کہ میں حلال محمدؐ کو حرام کرتا ہوں۔ سینہ زوری تو کوئی دیکھے کہ رسول اللہؐ ہی کے منبر سے انھیں کی شریعت کے خلاف ہانک لگائی جارہی ہے۔

(۲) عن ابن عباس سمعت عمر یقول واللہ انی لانہاکم عن المتعۃ وانہا لفی کتاب اللہ ولقد فعلہا رسول اللہ یعنی العمرۃ لا بالحج

(صحیح نسائی باب التمتع من کتاب مناسک ص۱۶ جلد ۲ سطر ۴ طبع میمینہ مصر ۱۳۱۲ء)

ابن عباس کا بیان ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عمر کی زبانی خود سنا کہ وہ یہ کہتے تھے کہ قسم اللہ کی میں تم لوگوں کو اس متعہ سے منع کرتا ہوں جس کا حکم اللہ کی کتاب میں ہے اور رسول اللہؐ نے اس پر عمل بھی کیا یعنی عمرہ حج کے ساتھ

پیارے جیلانی! دیکھو کس قدر خود رائے، گمراہ اور گستاخ ہیں تمھارے عمر۔ کہ ڈنکے کی چوٹ پر حکم خدا اور رسولؐ سے سرتابی کر رہے ہیں اب تم عبدالعزیز شاہ دہلوی کے باپ ولی اللہ شاہ دہلوی کی کتاب ازالۃ الخفا کی یہ عبارت پڑھو۔

(۳) قال ذکروا انک حرمت المتعۃ فی اشہر الحج و زاد ابو جعفر وھی حلال ولم یحرمہا رسول اللہ ولا ابوبکر فقال رجل انکم اذا اعقرتم فی اشہر حجکم رائیتموھا مجزیۃ من حجکم فقراء حجکم تارکت قوب عامہا۔ والحج بہاء من بہاء اللہ و قد اصبت قال و ذکروا انک حرمت متعۃ النساء وقد کانت رخصۃ من اللہ نستمتع بقبضۃ ونفارق عن ثلث قال ان رسول اللہؐ قد احلہا فی زمان ضرورۃ و رجع الناس فی السعۃ

ثم لم اعلم احد من المسلمین عاد الیہا ولا عمل بہا فالان من شاء نکح بقبضۃ و فارق عن ثلث بطلاق وقد اصبت... الخ

(دیکھو ازالۃ الخفاص۲۰۵) جلد ۲ مطبع صدیقی دہلی ۱۲۸۶ھ

(ایک شخص نے عمر سے کہا) کہ لوگ اعتراض کے طور پر آپ کے لئے یہ کہتے ہیں کہ آپ نے متعہ الحج کو اشہر حج میں حرام کر دیا۔ جب کہ وہ عہد رسولؐ میں حلال تھا۔ اسے نہ نبی نے حرام کیا اور نہ ابوبکر نے عمر نے جواب دیا۔ ہم نے ایسا تو کیا ضرور مگر اس لئے ایسا کیا کہ لوگ جب عمرہ کر لیں گے تو اسے کافی سمجھ کر حج چھوڑ دیں گے۔ حالانکہ حج بہاء خدا ہے۔ اس لئے ہم نے جو کیا ٹھیک کیا۔ راوی نے کہا کہ دوسرا اعتراض آپ پر یہ ہے کہ آپ نے متعہ النساء کو حرام کر دیا حالانکہ خدا نے اس کی اجازت دی تھی کہ ایک مٹھی خرمے پر ہم متعہ کرتے اور تین روز کے بعد پھر آزاد کر دیتے عمر نے جواب دیا کہ ہاں رسول اللہؐ نے اس کو بوقت ضرورت جاری کیا تھا اور اب وہ حالات رہے نہیں اس لئے جس کا جی چاہے ایک مٹھی خرمے پر نکاح (دائم) کر کے اور تین روز کے بعد طلاق دے، ہم نے یہ بھی ٹھیک ہی کیا ________"

اس روایت سے حسب ذیل امور ثابت ہوتے ہیں۔

(۱) عمر شریعت میں ترمیم کرتے تھے۔

(۲) اپنی عقل ناقص کو خدا اور رسولؐ سے زیادہ بہتر سمجھتے تھے۔

(۳) متعۃ الحج اور متعۃ النساء کو عمر ہی نے اپنی خودرائی سے حرام کیا ورنہ یہ چیزیں آنحضرتؐ کے عہد معدلت مہد اور ابوبکر کے زمانہ میں جائز اور مباح تھیں۔

(۴) عمر کے حکم حرمت سے سچے مسلمانوں میں ہیجان پیدا ہوا۔ یہاں تک کہ دلیر مسلمان نے ان کو اس خودرائی پر ٹوک دیا۔

(۵) صحابہ رسولؐ ایک مٹھی خرمہ کے عوض تین دن کیلئے متعہ کرتے رہتے تھے۔

(۶) عمر نے بھی اس کا اقرار کیا ہے۔

(۷) تم ذرا عمر کی روح سے پوچھو کہ ''فاروق اعظم کیا شارع علیہ السلام نے تم کو اس ترمیم کا حق دیا تھا'' ______ ''عمر کو کیسے معلوم ہوا کہ اب لوگوں کو متعہ کی ضرورت نہیں رہی کیا انھوں نے صحابہ کا میڈیکل ٹسٹ (Medical Test) کرلیا تھا؟

(۸) کیا کوئی ایسی مثال پیش کی جاسکتی ہے کہ کسی نے عمرہ کو کافی سمجھ کر حج کو بخوشی زائد سمجھ کر ترک کردیا ہو اپنے باطل گمان سے انھوں نے حکم شریعت میں ترمیم کیوں کی؟

(۹) جن چیزوں کی طرف عمر کا ذہن گیا کیا وہ باتیں اللہ اور رسولؐ کی سمجھ میں نہیں آئی تھیں (معاذ اللہ)؟

(۴) علامہ جلال الدین سیوطی جو محدث، مفسر اور مورّخ سبھی کچھ ہیں انھوں نے

تاریخ الخلفاء میں عمر کے اولیات و بدعات کا شمار کرایا ہے۔ اسی ذیل میں لکھا ہے کہ...... **واول من حرم المتعۃ** سب سے پہلے متعہ کو حرام کرنے والے یہی (عمر) ہیں (تاریخ الخلفاء سیوطی ص ۹۳ طبع محمدی لاہور ۱۳۰۴ھ) اس کے علاوہ اور بہت سی سنی کتابوں میں مثل کنز العمال ملا علی متقی کے صاف صاف اس مرکا اعلان موجود ہے کہ عمر نے متعہ کو حرام کیا خود عمر نے اس کا اقرار کیا ہے۔ مجھے دیکھنا ہے کہ تم اپنے علماء سے امام رازی کی روح کے واسطہ سے کیا جواب مانگ کرلاتے ہو۔ ؏

ہٹ دھرمیوں سے کام لئے جا رہا ہے، تو
شیشہ ہے خالی اور پئے جا رہا ہے تو

س:- ابولولو نے ص ۷ پر نمبر ۶ کے تحت یہ حدیث لکھی ہے ''عمران بن حصین صحابی (جو تمھارے نزدیک اعاظم صحابہ میں شمار کئے جاتے ہیں) فرماتے ہیں کہ آیت متعہ اللہ کی کتاب میں نازل ہوئی اس کے بعد کوئی آیت اس کی ناسخ بن کر نہیں نازل ہوئی اور رسول اللہؐ نے اس کا حکم دیا اور ہم لوگوں نے آپ کی معیت میں متعہ کیا اور حضرت نے وفات فرمائی۔ مگر قطعی اس سے منع نہیں فرمایا پھر ایک شخص (عمر) نے اپنی رائے سے جو چاہا کیا۔ (دیکھو تفسیر کبیر جلد ۳ ص ۲۰۶ طبع مصر البخاری جلد ۳ ص ۶۶ کتاب التفسیر باب لاتتخوا) اس کی چند باتیں قابل غور ہیں (۱) حوالہ غلط دیا گیا۔ خیر یہ تو ان لوگوں کا پرانا دھندا ہے تفسیر کبیر جلد ۳ طبع

مصر کے بجائے یہ بات جلد ۱۰ طمصر میں ہے۔ بخاری جلد ۳ کے بجائے بخاری جلد ۲ میں یہ حدیث ہے ص ۶۶ نہیں بلکہ ص ۶۴۸ ہے باب لاتقتوا میں یہ حدیث درج نہیں ہے بلکہ اس کا باب **فمن تمتع بالعمرۃ الحج** ہے۔ یہ روایت متعہ النساء سے نہیں بلکہ حج سے متعلق ہے۔

ش:-(۱) ہم کبھی حوالہ غلط نہیں دیتے غلط حوالے وہ دیگا جس کا مذہب غلط ہو۔

ہمارا چیلنج قبول کرو

میرے صنم! اس روایت کا ہم نے حوالہ یہ دیا ہے "تفسیر کبیر جلد ۳ ص ۲۸۶ طبع مصر و بخاری جلد ۳ ص ۶۶ کتاب التفسیر باب لاتلقوا۔ جس طرح چاہو جہاں چاہو سامنے آؤ تاکہ میں اپنے حوالوں کو درست ثابت کروں اور تم اپنے حوالوں کو، میں دعویٰ کرتا ہوں کہ اگر میں حوالے ثابت نہ کرسکوں تو سنی ہو جاؤں گا اور تم کو بھی اپنا مذہب بدلنا ہوگا۔ بولو کب، کہاں کس مہینہ اور کس تاریخ میں مقابلہ پر آرہے ہو۔ سنی پبلک کو دھوکا دینا چاہتے ہو کہ حوالہ غلط ہے۔

صادق ہوں اپنے قول کا غالبؔ خدا گواہ
کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

تمھاری جہالت پر مجھے نہایت افسوس ہے خیر آؤ تھوڑی آسانی اور پیدا کر دوں تفسیر کبیر کی مذکورہ جلد اور صفحہ میں شمار کرلو یہ عبارت تم کو ۲۹ ویں سطر میں ملے گی اور بخاری کی اسی جلد اور صفحہ پر شمار کرلو وہاں بھی ۲۹ ویں سطر ہی ملے گی باب بھی یہی ملیگا

پورے باب کا نام یہ ہے۔

"باب قولہ و انفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ و احسنوا ان اللہ یحب المحسنین"

کیوں ہاشمی جیلانی! سنی عوام کے جذبات سے کب تک دال روٹی اور نام ونمود کے لئے کھیلتے رہو گے ای کافر تجھے کچھ خوف خدا نہیں آتا۔

(۲) جب تمھاری دروغگوئی واضح ہوگئی تو بال کی کھال ص ۷ نمبر ۶ والا حوالہ اپنی جگہ ہمالیائی صداقت کے ساتھ باقی رہا، جواب دو۔

(۳) کاش تم نے رازی کی تفسیر پڑھی ہوتی۔ مگر نہیں تم جب عربی جانتے ہی نہیں تو کس طرح پڑھو گے۔ خیر آؤ میں پڑھا دوں۔ میری اس کتاب کے شروع میں یہ روایت تم کو ملے گی ورق پلٹ کر پڑھو اور دیکھو کہ رازی کیا کہتے ہیں۔

(۱) الف :- **روی محمد بن جریر الطبری فی تفسیرہ عن علی بن ابی طالبؑ انہ قال ابن عمر نھی الناس عن المتعۃ ما زنی الّا شقی** (جلد ۳ ص ۲۸۶)

طبری نے اپنی تفسیر میں جناب امیرؑ سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا اگر عمر لوگوں کو متعہ سے نہ منع کرتے تو شقی کے علاوہ کوئی زنا نہ کرتا۔

عمران بن حصین کے قول کے بعد اس عبارت کا نقل کرنا بتاتا ہے کہ عمران بن حصین متعۃ النساء ہی کیلئے فرما رہے ہیں ورنہ رازی خود یہی کہہ سکتے تھے جو تم کہہ رہے ہو۔ واہ لال بجھکڑ خاں جو بات تمھارے استاد رازی کو نہ سوجھی وہ تم نے بوجھی

(ب) ممکن ہے کہ اب بھی تم کو تسکین نہ ہو لہٰذا اپنے خلیفہ رازی صاحب کا یہ قول پڑھو۔

ذهب اسواد الاعظم من الامة الى انها صارت منسوخة وقال منهم انها بقيت مباحا كما كانت وهذا القول مروى من ابن عباس و عمران بن حصين

اُمّت کی بھاری اکثریت منسوخ ہونے کی قائل ہے اوامت کے بقیہ تمام لوگ اس کے بعینہ مباح ومشروع ہونے کے قائل ہیں اور یہ قول ابن عباس اور عمران بن حصین سے مروی ہے۔

(تفسیر کبیر جلد ۳ ص ۲۰۹)

کیوں ہاشمی جیلانی! کیا اب بھی ایسی حماقت کروگے۔ آنکھ کھول کر دیکھو متعہ النساء کی اباحت ومشروعیت کے قائلین کی جماعت کے پیش رو امام رازی ابن عباس کے بعد انھیں عمران بن حصین کو بتا رہے ہیں۔ لہٰذا یہ بات نوٹ کرلو کہ عمران بن حصین متعہ النساء کے قائل تھے اور رہے۔ اور اسی عقیدہ پر مرے ان کے دلائل کا جواب نہ ان کی زندگی میں کسی نے دیا اور نہ قیامت تک دیا جا سکتا ہے۔ جب بڑے بڑے نہ دے سکے تو تم بیچارے کس کھیت کی مولی اور کس گڑھی کی مچھلی ہو ؏

رام ہوتے ہی نہیں، وحشی مزاجی ہے سو ہے
تم سیاہ چشموں کو چوپہرہ جگایا چاہیئے

س:- بال کی کھال ص ۴۹ ملاحظہ فرمائیے۔

عن علی بن ابی طالب انه قال لولا ان عمر نهى الناس عن المتعة ما زنى الّا شقى۔ حضرت علیؑ نے کہا کہ اگر سیدنا الامام حضور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو متعہ سے منع نہ کرتے تو زنا کا مرتکب نہ ہوتا۔ الاشقی کے (تفسیر کبیر) ناظرین! آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ امام رازی نے یہ روایت اور عمران بن حصین سے مروی جو گذر چکی دونوں روایتوں کو ایک ہی جگہ تحریر فرمایا ہے۔ اب امام رازی کی جرح ان دونوں روایتوں کے بارے میں ملاحظہ فرمائیے جس کو ابولولو نے قصداً نظر انداز کیا ہے۔ روی محمد بن علی المشهور بمحمد بن الحنفیه ان علیاً مرَّ بابن عباس وهو يفتى بجواز المتعة فقال اميرالمومنين انه صلى الله عليه وسلم نهى عنها و من لحوم الحمر الاهلية فهذا يتعلق بالروايات واجتح الجمهور وعلى حرمة المتعة بوجوه الاول ان الوطء لا يحل الا فى الزوجة اوالمملوكة بقوله تعالىٰ:-(والذين هم بفروجهم حافظون الّا علىٰ ازواجهم اوما ملكت ايمانهم وهذه المرأة لا شك انها ليست مملوكة وليست ايضاً زوجة ويدل عليه وجوه احدها لو كانت زوجة محصل التوارث بينهما بقوله تعالىٰ (ولكم نصف ما ترك

ازواجکم) وبالا تفاق لا توارث بینهما و تانیهما و لثبت
انسب بقوله علیه الصلوٰة والسلام (الولد للفراش) و بالا
تفاق لا یثبت و ثالثها والوجبت العدة علیها بقوله تعالیٰ
(والذی یتوفون منکم و یزرون ازواجایتربصن بانفسهن
اربعة الشهر وعشرا واعلم ان هذاالحجة کلام حسن مقرر

محمد بن علی جو مشہور محمد بن حنفیہ کے نام سے ہیں۔ روایت کرتے ہیں کہ بے شک علی رضی اللہ عنہ نے ابن عباس سے گزرتے ہوئے فرمایا ہے...... درآنحالانکہ وہ جواز متعہ کا فتویٰ دے رہے تھے۔ تو امیرالمومنینؑ نے اس سے منع فرمایا ہے اور گھریلو گدھے کے گوشت سے۔ پس یہ وہ ہے جس کا تعلق بہت سی روایتوں سے ہے اور جمہور نے چند طریقوں پر استدلال کیا ہے (پہلا) ہمبستری صرف زوجہ یا مملوکہ سے جائز ہے" والذین ھم بفروجھم حافظون الا علیٰ ازواجھم کے باعث اور یہ عورت بلاشبہ نہ مملوکہ ہے نہ زوجہ ہی ہے اور بہت سی وجہیں اس کے مملوکہ وزوجہ نہ ہونے پر دلالت کرتی ہیں (اول) اگر زوجہ ہوتی تو ضرور دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کے وارث ہوتے فرمان خدا (ولکم نصف ماترك ازواجکم) کے سبب اور باتفاق دونوں میں کوئی وارث نہیں ہوتے (دوم) اورنسب ضرور ثابت ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰة

ولسلام کے اس قول کی بناء پر (الولد للفراش) اور بالاتفاق نسب ثابت نہیں ہوتا (سوم) اس پر عدت واجب ہوتی اللہ کے اس قول کے باعث (والذین یتوفون منکم) الخ اور جان لو کہ یہ حجت عمدہ کلام ثابت شدہ ہے۔

ش:- بھولے بھالے ہاشمی ہم نے تمہاری پوری عبارت نقل کر دی ذیل میں میں تم دونوں استاد (رازی) اور شاگرد (جیلانی) کی خبر لیتا ہوں ع

اندھا گرو اندھا چیلا
جائیں نرکھ میں ٹھیلم ٹھیلا

(۱) انصاف پسند طبائع فیصلہ کریں۔ ہاشمی جیلانی لکھتا ہے کہ "بال کی کھال ص ۴۹ پر ہے" ناظرین بال کی کھال کا صفحہ ۴۹ ضرور دیکھیں روایت تو لکھی ہے مگر جو ترجمہ جیلانی نے پیش کیا ہے اس کا کوسوں پتہ نہیں ہے۔ خاندانی مشق تحریف جو نطفہ کے ساتھ ہاشمی کی رگوں میں دوڑ رہی ہے اس نے قرآن میں تحریف کی تاریخ اور حدیث میں تحریف کی اور اب چور کی سینہ زوری اتنی بڑھ گئی کہ دن دہاڑے منہ در منہ تحریف کی جا رہی ہے۔ ہمارا ترجمہ غائب کر کے جہاں صرف عمر لکھا ہوا تھا۔ وہاں لمبے چوڑے القاب "عمر" کے آگے پیچھے فٹ کر دیئے۔ کیا شرم وغیرت تمھیں چھو بھی نہیں گئی ع

بے حیاؤں کا بادشاہ ہے تو
شرم تجھکو مگر نہیں آتی

(۲) اس روایت کو صرف رازی نے ہی نہیں بلکہ صدہا علمائے اسلام نے لکھا ہے مثلاً تفسیر درمنثور جلد ۲ ص ۱۴۰ مطبوعہ میمینہ مصر ۱۳۱۴ھ و کنز العمال جلد ۸ ص ۲۹۴ طبع حیدرآباد ۱۳۱۴ھ حدیث نمبر ۵۰۳۰ یہ حوالے تو بال کی کھال کے اندر بھی موجود ہیں لہٰذا اس روایت کی صحت پر تو کوئی حرف آ ہی نہیں سکتا۔ اگر کچھ بھی نقص ہوتا تو رازی صاحب ضرور چونچ کھولتے ان کا کترا کے نکل جانا بتاتا ہے کہ اب وہ تنکے کا سہارا ڈھونڈھ رہے ہیں۔ چنانچہ اس روایت کا سہارا لیا جو جعلی اور فرضی ہے اولاً اس لئے فرضی ہے کہ متواترات سے ٹکراتی ہے ثانیاً عمل اصحاب اور خود جناب امیرؑ کے دوسرے معتبر اقوال و اعمال سے ٹکراتی ہے۔ ثانیاً عقل و نقل دونوں سے ٹکراتی ہے۔ رابعاً یہ روایت اس لئے بھی فرضی اور جعلی نظر آتی ہے کہ جس جگہ جناب امیرؑ نے ابن عباس سے منع کیا۔ وہ جنگ خیبر ہے حالانکہ علامہ ابن القیم کا اصرار ہے کہ ہرگز متعہ جنگ خیبر میں حرام نہیں کیا گیا متعہ کا ذکر اس جنگ کے موقع پر نہ فعلاً آیا نہ تحریماً تو حضرت علیؑ نے منع کس کو کیا اور کیوں؟

خامساً جو جنگ خیبر میں حرمت متعہ کا اقرار کرتا ہے اور جناب امیرؑ کی طرف منسوب کئے ہوئے اس قول سے استدلال کرتا ہے۔ مولوی شاہ عبدالعزیز اسکو احمق بیوقوف اور نادان محض کہتے ہیں اس لئے اس بہتان کی قلعی کھل گئی۔

______ سادساً خیبر سے لے کر فتح مکہ تک بلکہ حیات رسولؐ میں اگر حرمت

متعہ کا اعلان ہو گیا ہوتا تو ابن عباس کی مجال ہی نہیں تھی کہ وہ جواز متعہ کا فتویٰ دیتے۔ سابعاً دوسرے صحابہ اس امر کا تذکرہ حضور سے ضرور کرتے اور خود بہ نفس نفیس ہادی عالم ابن عباس کو منع کرتے۔ ثامناً روایت منسوب کی گئی ہے محمد بن حنفیہ کی طرف کسی نے سچ کہا ہے دروغ گو را حافظہ نہ باشد وقت کے ابوہریرہ نے یہ بھی خیال نہ کیا کہ میں ان محمد حنفیہ کی طرف اس روایت کو منسوب کر رہا ہوں جو زمانہ نبی میں پیدا بھی نہیں ہوئے۔ یہ واقعہ بتایا جاتا ہے جنگ خیبر کے موقعہ کا اور جنگ خیبر واقع ہوئی ہے ۷ ہجری میں اور محمد حنفیہ کی ولادت تاریخی اختلافات کے پیش نظر ۱۲ ہجری سے ۱۸ ہجری تک کے درمیان ہوئی۔ کیا اس روایت سے حرمت متعہ پر استدلال کرنے والوں کے لئے یہ ڈوب مرنے کا مقام نہیں ہے کہ محمد حنفیہ اپنی ولادت سے پانچ ورنہ سات سال پیشتر ہی اس جعلی اور فرضی روایت کے راوی بن گئے لہٰذا اس جعلی روایت کے ذریعہ حضرت علیؑ کے فرمان "اگر عمر لوگوں کو متعہ سے منع نہ کرتے تو شقی کے علاوہ کوئی زنا نہ کرتا" کو ہرگز رد نہیں کیا جا سکتا۔

(۲) امام رازی کے اس ہفوہ کو علام ابن اثیر جزری اور ملا طاہر گجراتی بھی رد کرتے ہیں نظر ہو تو دیکھو عقل ہو تو سمجھو۔

(الف) و فی حدیث ابن عباس ماکانت المتعة الا رحمة رحم الله بها امة محمد لولا نهیه عنها ما احتاج الی الزنا الا شقاء ای الا قلیلا من الناس
(نہایہ ابن اثیر جزری لغت شقا)

(ب) و فی حدیث المتعة لولا نهیه عنها ما احتاج الی الزنا الا شقاء الا قلیل من الناس و قیل و الا شقاء ای الا ان یشقی ای یشرف علی الزنا ولا یواقعه
(مجمع بحار الانوار گجراتی جلد ۲ ص ۲۰۲ لغت شقا)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ متعہ کو رحمت خدا بتا رہے ہیں اور حضرت عمر پر اعتراض کرتے ہیں کہ دنیا میں جس قدر بھی زنا کا رواج ہے۔ وہ سب عمر ہی کی بدولت ہے اگر وہ متعہ کو حرام نہ کرتے تو دنیا میں بد بخت اور شقی لوگوں کے علاوہ کوئی زنا کر ہی نہیں سکتا تھا ____ جیلانی ہاشمی! دیکھو رازی صاحب کے مزعومات باطلہ پادر ہوا ہوئے کہ نہیں۔؟ حضرت عمر کو نہ معلوم کیا ہو گیا تھا کہ مسلمان ہو کر رحمتِ خدا کو ٹھکرا کر انھوں نے اللہ کا غضب پسند کیا ع

جہنمو ں میں وہ مسلم مکان لیتا ہے
نجومی بن کے جو ہتی کا دان لیتا ہے

(۳) فهذا مایتعلق بالروایات پس یہ وہ ہے جس کا تعلق بہت سی روایتوں سے ہے ”رازی کی وہ دھاندلی ہے جس کا جواب زمانہ کا کوئی ”چار سوبیس“ نہیں دے سکتا۔ یاد رکھو اگر رازی کے پاس ایسی کوئی چیز از قسم روایات ہوتی جو اس جعلی روایت کے بھرم کو بچاتی ہوتی تو اس کو رازی ضرور پیش کرتے اور اگر تمھارے پاس ہو تو پیش کرو۔

(۴) ہمبستری صرف زوجہ یا مملوکہ سے جائز ہے لا ریب ہم کو اس میں کوئی کلام نہیں ہم بھی کہتے ہیں کہ ہمبستری صرف زوجہ یا مملوکہ سے جائز ہے مگر تم کو یا رازی صاحب کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ زن ممتوعہ زوجہ نہیں ہے؟ اس کے قبل ہم ثابت کر چکے ہیں کہ متعہ، نکاح ہے۔ جب متعہ کا نکاح ہونا تفسیر حدیث اور لغت سے ہم ثابت کر چکے تو مانو کہ زن ممتوعہ زوجہ ہے نہ ماننے کی وجہ؟ ______ اگر امام رازی کے گھر میں آ کر تم بھی زن ممتوعہ کو زوجہ نہیں تسلیم کرتے تو تمھاری مرضی۔ مگر اس کو تو تم اور تمھارے استاد رازی صاحب نے بھی مان لیا کہ ہمبستری زوجہ یا مملوکہ سے جائز ہے ”قرآن کی روشنی میں ثابت ہو چکا کہ اس کے علاوہ کے ساتھ ہمبستری ناجائز ہے“ اور تم دونوں اس کو بھی تسلیم کر چکے ہو کہ ابتداء اسلام میں اجماعی طور پر متعہ جائز، مباح اور مشروع تھا تو کیا وہ سارے صحابہ اور صحابیات حرام کاری کرتے تھے؟ اس لئے کہ زن ممتوعہ کو تم زوجہ مانتے نہیں مملوکہ تسلیم کرتے نہیں تو جواز ہمبستری کے لئے کچھ تو کہو کہ وہ

عورتیں مردوں پر کیسے مباح ہوگئیں۔

(۵) کون کس کا اور کب وارث ہوتا ہے۔ اگر تم لوگوں کو کچھ عقل و دانش سے واسطہ ہوتا تو ایسی غیر عاقلانہ بات نہ کہتے۔ چلو ہم مانتے ہیں کہ متعہ کے ذریعے مرد و عورت ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے تو اس میں کیا خرابی ہے۔ رازی صاحب نے قرآن کی آیت پیش کی ہے مگر انھیں تو خود بسنت کی خبر نہیں قرآن زوج وزوجہ کو میراث دینے کا حکم دیتا ہے مگر ''ماترك'' کی قید لگا دی ہے غور سے پڑھ لو اور یہاں متعہ میں ''ماترك'' کی منزل آتی ہی نہیں تھوڑے دنوں (الی اجل مسمی) دونوں ساتھ رہے۔ پھر مرد اپنے گھر عورت اپنے گھر پھر ایسی صورت میں کون کس کی میراث اور کیوں لے؟

اس کو تم یوں سمجھو کہ اگر تمھارے بہنوئی تمھاری بہن کو طلاق دے دیں تو کیا تمھاری بہن مہر کے علاوہ بھی کچھ لے کے کچھو چھہ آئیں گی؟ ہرگز نہیں جب نکاح دائم میں علیحدگی اور طلاق کے بعد مرد و عورت ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے تو نکاح منقطع میں اس کے لئے کیوں اصرار کیا جارہا ہے۔ کیا متعہ کرنے والے صحابہ اور صحابیات ایک دوسرے کے وارث ہوئے تھے؟

(۶) یہ کہنا کہ متعہ سے نسب ثابت نہیں ہوتا دروغ بے فروغ اور جہالت کی علامت ہے افسوس جب تمھارے امام رازی صاحب ایسے کورے ہیں تو تم کیسے ہوگے۔ ہم حدیث الولد للفراش کو مانتے ہیں البتہ زیاد بن ابیہ کو اپنا

بھائی بنا لینے والے معاویہ سے پوچھو کہ اس نے خلاف حکم نبوت زیاد کو اپنا بھائی کیوں بنایا۔ زیاد کی پیدائش کے حالات معلوم کرنا ہوں تو مریم خمار سے پوچھو تاریخیں پڑھو۔

(۷) یہ ہے امام رازی کا استدلال جس میں نہ جان ہے نہ روح افسوس کہ بے تکی باتوں کو تم لوگ حجت اور محض بکواس کو عمدہ کلام سمجھتے ہو۔ جب رازی صاحب کی باتیں غارت ہوچکیں تو اب تم نوٹ کرلو کہ

(الف) دنیا میں کوئی انسان شقی کے علاوہ مرتکب زنا نہ ہوتا اگر عمر نے متعہ سے لوگوں کو منع نہ کیا ہوتا۔

(ب) محمد حنفیہؓ اور جناب امیرؑ پر الزام لگایا گیا ہے ورنہ یہ لوگ حلت متعہ کے قائل تھے۔

(ج) ابن عباس ساری زندگی حلت متعہ کے قائل رہے اور قسمیں کھا کھا کر لوگوں کو حلت متعہ کا یقین دلاتے رہے۔ مرتے وقت انھوں نے توبہ کرلیا تھا یہ بیان ابن عباس پر تہمت ہے۔ ایسا کہنے والے صحابیت کی توہین اور دعا رسول مقبولؐ کی تذلیل کر رہے ہیں۔

(د) رازی صاحب کے پاس اس جعلی اور فرضی روایت کے علاوہ کوئی لنگڑی، اندھی اور بہری روایت بھی نہیں ہے۔

(ر) حلّت متعہ پر تو واقعی تمام لوگوں کا اجماع ہے مگر حرمت متعہ میں

اختلاف ہے۔ کچھ لوگ حرمت کے قائل ہوئے۔ سب نہیں جو لوگ حرمت کے قائل ہیں وہ بھی ایک گھاٹ پر رُک نہ سکے۔

(س) ممتوعہ اگر زوجہ اور مملوکہ کچھ نہ تسلیم کی جائے اور ہمبستری کو حرام تسلیم کرلیا جائے تو ماننا ہوگا کہ ابتدائے اسلام کے اکثر صحابہ وصحابیات زانی وزانیہ تھے اور خدا اور رسولؐ نے اس حرام کاری کی کھلی چھوٹ دے رکھی تھی **(معاذاللہ من ھذہ الخرفات والھفوات)**

(ش) جس طرح ممتوعہ کو میراث نہیں ملتی۔ اسی طرح مطلقہ کو میراث نہیں ملتی۔ اس میں خرابی کیا ہے___ کہیں زندگی میں بھی میراث تقسیم ہوئی ہے؟

(ص) متعہ سے نسب اسی طرح درست ہوتا ہے جیسے نکاح دائم میں۔ اس میں شک وہی کرے گا جس کا نسب خود درست نہ ہو۔

(ض) ممتوعہ کے لئے بھی عدت ہے جو اس کا قائل نہیں وہ جاہل ہے خود ابن عباس نے فرمایا ہے کہ متعہ کا عدہ ایک حیض (طہر) ہے (بال کی کھال)

ع بتاؤ بے حیا تیری سمجھ میں بات کچھ آئی۔

دراصل ہاشمی جیلانی تم لکھنے پڑھنے کے آدمی نہیں ہو۔ اس لئے نہ عبارت آرائی کا سلیقہ ہے اور نہ تمھیں استدلال کا قرینہ معلوم ہے۔ مصنف بننے کا شوق

تم کو کیوں چڑھ آیا ع

تری تقلید سے کبک دری نے ٹھوکریں کھائیں
چلا جب جانور انساں کی چال اس کا چلن بگڑا

س:- اب بال کی کھال ص ۹ ملاحظہ فرمایئے "**قال مالك (المتعة) هو جائز**" فرمایا امام مالک نے کہ وہ (متعہ) جائز ہے یہ بات لغو ہے غالباً ابولؤلؤ بھی جانتا ہے مگر مذہبی تعلیمات یعنی احکامات سابیہؑ سے نیز اپنی عادت قدیمہ سے مجبور ہے اس حوالہ کے بارے میں حاشیہ ہدایہ پر لکھا ہے۔ **قوله قال مالك هو جائز نسبة الى مالك غلط ولا خلاف فيه بين الائمة وعلماء الامصار الا طائف من الشيعة** ان کا قول کہ کہا امام مالک نے یہ جائز ہے یہ نسبت امام مالک کی طرف غلط ہے اور نہیں ہے اختلاف......اس بارے میں ائمہ اور علماء امصار کے درمیان مگر شیعوں کی جماعت سے

امام مالک متعہ کے قائل تھے:

ش:(ا) شاید تمھیں اس کی خبر نہیں کہ یہ روایت سنیوں کی کس کس کتاب میں ہے۔

قال مالك هو جائز لانه كان مشروعا۔ امام مالک کے نزدیک متعہ اپنی مشروعیت کے باعث جائز ومباح ہے۔ رمز الحقائق عینی شرح کنز الدقائق جلد ۲ ص ۱۵ طبع نولکشور (کتاب النکاح) اور بالکل یہی چیز علامہ فخر الدین ابو محمد عثمان بن علی

زیلعی نے تبیان الدقائق میں لکھا ہے۔ اور علامہ سرخسی نے اپنی کتاب مبسوط کے اندر لکھا ہے کہ **جائز عند مالك بن انس و هو الظاهر من قول ابن عباس** یعنی امام مالک بن انس متعہ کے قائل ہیں اور یہی ابن عباس کے قول سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ (بحوالہ تشئید المطاعن ص ۱۲۰۴)

قاضی خاں لکھتے ہیں کہ **ولا ینعقد النکاح بلفظ المتعة وهی باطلة عندنا لا تفید الحل خلافا لابن عباس و مالك**

(دیکھو فتاویٰ قاضی خاں جلد ۲ ص ۱۵۱ کتاب النکاح طبع نولکشور)

قاضی خاں کی عبارت پڑھ سکو تو پھر سے پڑھو کہ انھوں نے منکرین حلت متعہ سے ابن عباس اور مالک کو جدا کر دیا۔ کیوں؟ اس لئے کہ ابن عباس اور امام مالک کے نزدیک لفظ متعہ سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔

(۲) ان حوالوں کو غلط ثابت کرنا یا اس کا جواب دینا تم تو کیا یہ کام تمھارے باپ کے بس کا بھی نہیں ہے۔

(۳) ہاں اب آؤ ہدایہ کی طرف۔ ہدایہ کے حاشیہ یا شرح سے ہم کو کوئی غرض نہیں ہمیں تو یہ دکھانا ہے کہ صاحب ہدایہ نے صاف صاف اقرار کیا ہے کہ متعہ امام مالک کے نزدیک جائز ہے تم اس کو غلط ثابت کر سکو تو کرو۔

عین الہدایہ کی یہ عبارت پڑھو ـــــ ''بعض تواریخ میں ہے کہ ہندوستان کے اکبر بادشاہ کو بعض مدعیان مذہب مالکیہ نے جو عالم کے لباس میں تھا یہ فتویٰ دیا کہ بقول امام

مالک کے متعہ مباح ہے۔ اس قسم کی نقل شاید کہ امام مصنف کو ملی حتیٰ کہ بغیر پرکھنے کے اعتماد کر لیا اور لکھا کہ **وقال مالك هو جائز لانه كان مباحا فيبقىٰ الىٰ ان يظهر ناسخه** مالک نے فرمایا کہ متعہ جائز ہے کیونکہ وہ مباح ہوا تھا تو مباح باقی رہے گا۔ یہاں تک کہ اس کا نسخ کرنے والا حکم ظاہر ہوگا''۔ ترجمہ (عین الہدایہ جلد ۲ ص ۲۹ کتاب النکاح طبع نولکشور لکھنؤ ۱۳۱۴ھ)

اکبر خود سنی۔ مدعیان مذہب مالکیہ علماء اہلسنت جنھوں نے اباحت کا فتویٰ دیا وہ سب سنی ہیں کہ نہیں؟ اور یہ تو تم لوگوں کا صاحب ہدایہ پر الزام ہے کہ انھوں نے بغیر پرکھے اس کو لکھ دیا اور الزام بھی محض شبہ کی بنا پر جیسا کہ لفظ ''شائد'' سے ظاہر ہوتا ہے ایسا الزام علماء کی نرمی کے خلاف ہے کیا صاحب ہدایہ نابالغ یا ناقص العقل والفہم تھے؟ ـــــ اس کے علاوہ یہ تو دیکھو کہ امام مالک صرف اباحت متعہ کے قائل نہیں ہیں بلکہ قول اباحت متعہ کے جلو میں دلائل کے لشکر موجود ہیں گویا امام مالک نے اباحت متعہ کے قول کو اختیار کر کے **الی ان یظهر ناسخه** کہہ کر سواد اعظم کی بھاری اکثریت کے جہل و تغافل کو الم نشرح کر دیا ـــــ لہٰذا نوٹ کر لو کہ:

(الف) امام مالک اباحت متعہ کے قائل تھے جو اس کے خلاف کچھ کہتا ہے وہ بکواس کرتا ہے۔

(ب) بہت سے صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور آئمہ و علماء اسلام بالدلائل جواز متعہ کے قائل ہیں۔

(ج) اگر جواز وحلت متعہ کا قائل شیعہ اور صرف شیعہ ہے تو کہنا پڑے گا کہ سنی فرقہ مسلمان ہی نہیں ہے۔

جیلانی ہاشمی! شیطان کا پڑھایا ہوا سبق بھول جاؤ گیا ع

آکے شیطاں پچھاڑ دیتا ہے
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

امام ابوحنیفہ متعہ کے قائل تھے

مالک کے بعد یہ وحشت اثر خبر سنو کہ امام ابوحنیفہ خود جواز متعہ کے قائل تھے___

نکاح متعہ منعقد ہوگا جب کہ اس کی مدت اس قدر دراز ہو کہ آدمی اس مدت تک زندہ نہیں رہ سکتا (ابوحنیفہ) (عالمگیری جلد ۲ ص ۲۷۰ بحوالہ حقیقۃ الفقہ حصہ اول ص ۱۶۰)

امام زفر متعہ کے قائل ہیں

"نکاح موقت یعنی اس طرح پر کہے کہ نکاح کرتا ہوں تجھ سے ساتھ اتنے مہر کے مہینہ بھر تک یا دس دن تک۔ اس واسطے کہ یہ بھی معنوں میں متعہ کے ہے اور زفر کے نزدیک درست ہے۔

(نورالہدایہ اردو ترجمہ شرح وقایہ جلد ۲ ص ۱۱ کتاب النکاح مطبع رزّاقی کانپور)

س: ابولو صفحہ ۸ پر جلی قلم سے لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ اور شیخین نے متعہ کیا اور پھر اس کے تحت یہ حدیث بیان کرتے ہیں روی المتعہ فی جامعہ من حدیث ابن

عباس قال تمتع رسول اللہؐ ابوبکر و عمر

جامعہ ترمذی میں ابن عباس سے یہ روایت منقول ہے کہ آنحضرتؐ اور ابوبکر وعمر نے متعہ کیا اور اس سے قبل ابولولو نے صفحہ ۸۱۷ پر عمران بن حصین سے مروی وہ روایت جو میں لکھ چکا ہوں تحریر فرماتے ہیں حالانکہ یہ دونوں روایتیں خارج از بحث ہیں کیوں کہ ان کا تعلق متعۃ النساء سے نہیں ہے بلکہ حج تمتع سے ہے ص ۱۱۲..................

حضرت عمر نے جس متعہ سے منع کیا ہے وہ متعۃ الحج (حج تمتع) ہے نہ کہ متعۃ النساء اس سے ثابت ہوا کہ متعۃ النساء کو حرام کرنے میں حضرت عمر کا ہاتھ نہیں ہے۔ صفحہ ۱۱۴

ش:- اب میں قلب ودماغ کے اندھے انسان سے کیا گفتگو کروں۔ ناظرین! نیچے میں چند حدیثیں نقل کرتا ہوں آپ پڑھیں۔ تاکہ ہاشمی جیلانی کا سفید جھوٹ اور عمر کی خودرائی سے آپ واقف ہوجائیں۔

شرع عمر؟

(۱) قال سمعت جابر بن عبداللہ یقول کنا نتمتع بالقبضۃ من التمرو الدقیق الا علی عہد رسول اللہؐ و ابی بکر حتی نہی عنہ عمر (مسلم جلد اول ص ۴۵۱ نولکشور ۱۳۱۹ھ سطر ۴)

جابر بن عبداللہ انصاریؓ کا بیان ہے کہ ہم لوگ عہد رسولؐ اور ابوبکر میں ایک مٹھی کھجور اور آٹے کے عوض متعہ کیا کرتا تھے یہاں تک کہ عمر نے منع کر دیا۔

(۲)قال جابر فعلنا هما مع رسول الله ثم نهانا عنهما (مسلم جلد اول ص ۴۵۱ سطر ۵)

(۲)قال جابر فعلنا هما مع رسول الله ثم نهانا عنهما (مسلم جلد اول ص ۴۵۱ سطر ۵)

(۳) قال جابر تمتعنا الى نصف ذمن خلافة عمر حتى نهى عمر الناس عنهما (عمدۃ القاری عینی جلد ۸ ص ۲۱۰)

جابر کہتے ہیں ہم لوگ عمر کے نصف زمانہ حکومت تک متعہ کرتے تھے۔ یہاں تک کہ عمر نے منع کر دیا۔

(۴)من طریق عطا عن ابن عباس قال یرحم الله عمر کانتا المتعة الا رحمة من الله رحم بها امة محمد ولولا نهيه عنها ما احتاج الى الزنا الاشقى قال وهى التى فى سورة النساء فما استمتعتم به منهن (درمنشور سیوطی جلد ۲ ص ۱۴۲ سطر ۲۱ ۱۴۱۳ھ)

عطا جناب ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ خدا عمر پر رحم کرے متعہ اللہ کی طرف سے ایک رحمت تھی امت مرحومہ کے لئے جس کو عمر نے روک دیا اگر عمر منع نہ کرتے تو دنیا میں شقی کے علاوہ کوئی زنا نہ کرتا اور یہ متعہ وہی ہے۔ سورۂ نساء میں جس کا ذکر ہے فما استمتعتم به منهن الخ

(۵)ان خولة بنت حكيمه دخلت على عمر بن الخطاب فقالت ان ربيعة ابن اميه استمتع باهرة فخرج عمر بن الخطاب يجر اراء لا فرعا فقال هذا لمتعه ولو كنت تقدمت فيها لرجمت" (درمنشور جلد ۲ صفحہ ۱۴۱ سطر ۷)

خولہ بنت حکیم نے عمر کے پاس آ کر کہا کہ ربیعہ بن امیہ نے متعہ کیا ہے۔ جس سے حمل رہ گیا (بس یہ سنتے ہی عمر بازو گھسیٹتے ہوئے وہاں پہونچے اور کہا اب آیندہ متعہ کیا تو سنگسار کردوں گا۔

(طول کے خوف سے طولانی عربی عبارتیں ترک کی جاتی ہیں)

ابن عباس اور عروہ بن زبیر میں تکرار

ابن عباس سے ایک دن عروہ بن زبیر نے کہا تم حلت متعہ کا فتویٰ دیتے ہو جب کہ ابوبکر عمر نے ایسا نہیں کیا؟ ابن عباس بولے "جاؤ اپنی ماں سے اس کے متعلق پوچھو۔ عروہ نے اس کا جواب دیا کہ مگر ابوبکر وعمر نے تو نہیں کیا۔ ابن عباس نے فرمایا "تم لوگ اس وقت تک باز نہ آؤ گے جب تک تم لوگوں پر خدا کا عذاب نہ نازل ہو۔" میں تو رسول اللہؐ کی حدیث بیان کرتا ہوں اور اس کے مقابل میں تم لوگ ابوبکر وعمر کی۔ عروہ نے (بڑھ کر کہا) ابوبکر وعمر تم سے زیادہ سنت کے عالم تھے (بھلا اس جہالت کا جواب حبر الامۃ کیا دیتے۔ لہٰذا ان کی طرف سے ابن حزم دیتے ہیں) اے عروہ حضرت ابن عباس سنت

رسولؐ اور سنت ابوبکر وعمر کے تجھ سے زیادہ عالم تھے اور تجھ سے افضل واعلیٰ تھے اس میں کسی مسلمان کو شک نہیں ہے اور ام المومنین عائشہ تجھ سے زیادہ صادق اور عالمہ تھیں اسی لئے تو انھوں نے ابن عباس کو اعلم الناس با مورحج کہا ہے۔ دیکھو زاد المعاد علامہ ابن القیم جلد ا ص ۲۱۹ طبع مصر ۱۳۲۴ھ)

خاندان عمر کی ایک عدو یہ عورت متعہ کی دلاّلی کرتی تھی

(۷) ام عبداللہ بنت ابی خمشیہ راویہ ہے کہ ایک شامی مرد مہمان آیا اور اس نے کہا کی میں متعہ کرنا چاہتا ہوں تم کسی کا پتہ بتاؤ ام عبداللہ نے ایک عورت کا پتہ دیا۔ اس نے باضابطہ متعہ کیا اور پھر ایک زمانہ تک وہاں رہا۔ جب عمر کو اطلاع ہوئی تو انھوں نے اس کو بلا کر دریافت کیا کہ کیا ایسا واقعہ ہوا ہے اس نے اقرار کیا عمر نے کہا کہ اگر پھر وہ آئے تو مجھے مطلع کرنا چنانچہ جب وہ دوبارہ آیا تو عمر کو اطلاع دی گئی عمر نے اس شخص کو بلا کر دریافت کیا کہ تم نے متعہ کیا ہے اس نے جواب دیا کہ ہم لوگ آنحضرتؐ کے ساتھ رہے اور متعہ کیا کبھی آنحضرتؐ نے منع نہیں کیا یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہو گیا اس کے بعد ابوبکر کے زمانہ میں بھی متعہ کرتے رہے انھوں نے بھی نہیں روکا اور خود تمھارے زمانہ میں بھی کیا مگر تم نے بھی آج تک نہیں منع کیا۔ عمر نے کہا خیر اب آئندہ سے نہ کرنا ورنہ میں سنگسار کر دوں گا۔ (دیکھوں کنزالعمال ملاعلی متقی جلد ۸ ص ۱۹۴ حدیث ۵۰۲۶)

یاد رہے وہ حدیثیں اور روایتیں اس کے علاوہ ہیں جو اس کے قبل لکھی جا چکی ہیں دوبارہ ہم انھیں نقل نہیں کر رہے ہیں اس کے علاوہ طول کا خوف ہے ورنہ احادیث روایات کا

ہم انبار لگا دیتے ان روایتوں سے چند چیزیں ثابت ہوگئیں۔

(۱) اصحاب نے آنحضرتؐ کے زمانہ سے عمر کے نصف دور تک متعہ کیا ممانعت کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوا۔

(۲) متعہ کرنے کے سلسلہ میں اصحاب کو ایک مٹھی کھجور یا آٹے کی ضرورت ہوتی تھی اور بس۔

(۳) متعہ رحمت الٰہی تھا مگر عمر نے رحمت الٰہی کو ٹھکرا کر زنا کا دروازہ کھول دیا۔

(۴) عروہ بن زبیر کو ابن عباس نے وہی جواب دیا جو ان کے بھائی عبداللہ بن زبیر کو دیا تھا۔

(۵) ابن عباس کی نظروں میں حلت متعہ کے مخالفین اس لائق ہیں کہ ان پر خدا کا عذاب نازل ہو۔

(۶) متعہ النساء اور متعہ الحج دونوں ہی کو عمر نے حرام کیا اور اس بدعت کا سہرا عمر اور صرف عمر کے سر ہے۔

(۷) اگر یہ کام عمر کا نہ ہوتا تو وہ کہہ سکتے تھے کہ رسول اللہؐ نے اس کو حرام کیا ہے۔ مگر ان کا خاموش رہنا اس بات کی دلیل ہے کہ خود عمر نے اپنی رائے اور اپنی خود رائی سے شریعت میں دخل دیا۔

(۸) لوگوں نے عمر کے منھ در منھ خود انھیں سے کہا کہ نہ رسولؐ نے حرام کیا اور نہ ابوبکر نے اس کو تم حرام کر رہے ہو۔

(۹) ہم نے بالکل ٹھیک لکھا ہے کہ آنحضرتؐ اور شیخین نے متعہ کیا یعنی متعہ الحج مگر عمر نے اس کے باوجود متعہ النساء کے ساتھ اس کو بھی حرام کر دیا جس کا انھیں کوئی حق نہ تھا۔

(۱۰) عمران بن حصین کی روایت کا تعلق متعۃ النساء سے ہے جیسا کہ اس کے قبل ہم ثابت کر چکے ہیں۔

(۱۱) جیلانی ہاشمی کا یہ کہنا کہ ''خارج از بحث ہیں دھوکہ اور فریب میں مبتلا کرنا ہے۔ اس لئے کہ جس موقع پر عمر نے متعۃ الحج کو حرام کیا اسی موقع پر اسی کے ساتھ ہی ساتھ متعۃ النساء کو بھی حرام کیا۔ جیسا کہ خود ان کا اقرار ہے کہ **قال متعتان کانتا علیٰ عھد رسول اللہؐ انھی عنھماو اعاقب علیھا متعۃ النساء و متعۃ الحج** (کنزالعمال جلد ۸ ص۲۹۳ حدیث ۵۰۲۵ وشرح تجرید قوشجی ص۴۸۰ مقصد خامس فی الامامۃ وازالۃ الخفا ولی اللہ دہلوی ص ۲۵ طبع دہلی وغیرہ) رسولخداؐ کے عہد معدلت مہد میں دو متعہ جائز اور مباح تھے ان دونوں سے میں منع کرتا ہوں اور جو اس پر عمل کرے گا اُسے سزا دوں گا اور وہ دونوں متعۃ النساء اور متعۃ الحج ہیں ___ اس لئے اگر جیلانی نے ایک کو قبول کر لیا تو دوسرا از خود (Autometicly) ثابت ہو گیا۔ ''خارج از بحث'' کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اب تم میدان سے بھاگنا چاہتے ہو ___ منے جیلانی! سچے مسلمانوں اور ایمانداروں کی جنگ دونوں کے لئے ہے۔ بلکہ ہر اس چیز پر ہم لڑتے رہیں گے خلاف شریعت جن جن امور کا عمر نے ارتکاب کیا ہے۔

(۱۲) تمھیں یہ کہنے کا اب حق نہیں ہے ''عمر نے جس متعہ سے منع کیا ہے وہ متعۃ الحج ہے نہ کہ متعۃ النساء'' متعۃ الحج کی حرمت کا اعلان عمر نے کیا اس اقرار کے بعد اگر شرم و غیرت ہے تو ایسی بات اب آئندہ منھ سے نہ نکالنا۔ متعۃ الحج کی حرمت کا اعلان عمر نے

کیا اس اقرار کے بعد یہ کہنا حماقت اور جہالت ہے کہ متعۃ النساء کو حرام کرنے میں حضرت عمر کا ہاتھ نہیں ہے۔ سبحان اللہ مدعی سست گواہ چُست عمر تو اقرار کرتے ہیں اور تم ایسے مرید ہو کہ انکار کرتے ہو۔ یاد رکھو ؏

گراب کی بازڑی میدان میں آئی سامنے میرے
تو دُم میں پر نہ چھوڑوں گا یہی میرا رادہ ہے

ایک نظر ادھر بھی

جن سنی علماء نے روایات حلت متعہ کو لکھا ہے اور اس قسم کی روایتیں لکھی ہیں جن سے شیعوں کے قول کو تقویت پہنچتی ہے اور سنی حضرات مقدمہ ہارتے ہیں ان کے نام یہ ہیں۔ مسلم، عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، نسائی، ابن منذر ابن جریر طبری، ابن عبدالبر، ابن بطال شارح بخاری، زمخشری، بغوی، قرطبی، ابن اثیر، سبط ابن جوزی، سبکی، عسقلانی ابن الہمام، زیلعی، قاضی خاں، قاضی جکن ہندی، محمد محمود حنفی، سیوطی، علی قاری، رزقانی، شہاب الدین، طاہر گجراتی، ولی اللہ دہلوی، ابن القیم، ملا علی متقی، صاحب نورالہدایہ، محمد یوسف جے پوری وغیرہ۔ تمھیں اختیار ہے ان لوگوں کو جس قدر سخت سُست سنانا چاہو سنالو۔ افسوس کہ ان علماء نے تمھاری حسرتوں پر پانی پھیر دیا اور تم بھی ایسے خورد ہو کہ ان بزرگوں کا احترام نہیں کرتے۔ ؏

اہل فن کرتے ہیں کب اہل ستم کی عزت
خاک میں تم نے ملا دی ہے قلم کی عزّت

س:- اس پر سب کا اتفاق ہے کہ متعہ ابتداء اسلام میں مباح تھا۔

ش:- یعنی زنا، حرام کاری اور بیحیائی کو اسلام نے اپنے ابتدائے عہد میں جائز اور مباح کرلیا تھا۔؟

س:- اب ناجائز حرام ہے۔

ش:- مگر رازی نے بتایا ہے کہ ناجائز و حرام اجماعی نہیں بلکہ اختلافی بات ہے کس نے حرام کیا اور کیوں؟ ہم ثابت کر چکے کہ عمر نے حرام کیا جس کا انھیں کوئی حق نہ تھا۔

س:- یہ آیت (متعہ) منسوخ ہوگئی (کبیر)

ش:- اگر ناسخ **یا ایها النبی اذا طلقتم النساء** کو مراد لیا ہے تو ہم اس کا جواب دے چکے ہیں کہ یہ آیت عبداللہ بن عمر کے لئے نازل ہوئی تھی کیوں کہ انھوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تھی۔ (دیکھو معالم التنزیل، درمنثور)

اور اگر ناسخ آیۃ **والذین هم لفروجهم** کو مراد لیا تو سفاہت و نادانی کے علاوہ اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ آیت متعہ **فما استمتعتم** مدنی ہے اور **والذین هم لفروجهم** مکی ہے۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ مکی آیت مدنی آیت کے لئے ناسخ بن جائے...... اور کیسے ممکن ہے کہ عمران بن حصین ابن عباس اور جناب امیرؑ اس ناسخ سے واقف نہ ہوں اس کا علم ہو تو یا حضرت عمر کو یا پھر رازی صاحب کو؟

اگر حکم متعہ منسوخ ہوا ہوتا تو حضرت عمر بڑی آسانی سے معترضین کو جواب دے

سکتے تھے مگر عمر صاحب کا خاموش رہنا بتاتا ہے کہ ہرگز حکم متعہ منسوخ نہیں ہوا تھا۔

س:- اس کی حرمت پر سب کا اتفاق ہے۔

ش:- ابتک میں نے جو کچھ پیش کیا ایک بار اس کو پڑھ لو۔ اس جھوٹ پر تمہارا ضمیر خود تم پر لعنت کرے گا۔ ابھی تھوڑی دیر قبل رازی کا بیان گزرا ہے کہ **واختلفوا فی انّها هل نسخت ام لا** حکم متعہ کے منسوخ ہونے میں (شدید) اختلاف ہے۔ (دیکھو تفسیر کبیر جلد ۳ ص ۲۸۶ سطر ۱۵)

س:- اس فعل غیر شرعی کو ہماری کتابوں سے مشروع کرنے کی کوشش ناکام کر رہے ہیں۔

ش:- غیر شرعی فعل کے متوالے ہمیشہ امور شرعی کو غیر شرعی ہی سمجھا کئے ہیں کیوں جیلانی ہاشمی اپنے باپ کی روح کی قسم کھا کر بتاؤ کہ ہم نے اباحت، حلت اور جواز متعہ کو تمھاری کتابوں سے ثابت کر دیا یا نہیں۔ جواز متعہ ثابت کر کے یقینا میں نے تم کو وہ دردلا دوا دے دیا جس کا کرنو مہینہ کے بعد بھی ختم نہیں ہوسکتا۔

ناظرین! جیلانی ہاشمی جابر کی وہ روایت جو ہم اس کے قبل ابھی ابھی دفعہ ۱۷ درج کر چکے ہیں جس میں جابر نے بتایا ہے کہ ہم لوگ عہد رسولؐ اور دور ابوبکر میں ایک مٹھی کھجور اور آٹے پر متعہ کرتے تھے یہاں تک کہ عمر نے منع کیا اس کو لکھ کر معترض ہوا ہے۔

س:- **هذا محمول ان الذی استمتع فی عهد ابوبکر و عمر یبلغه النسخ**

یہ محمول ہے اس بات پر کہ متعہ کرتا تھا۔ میں ابوبکر وعمر کے زمانہ میں کیونکہ نہیں پہونچی تھی حدیث ناسخ (صحیح مسلم جلد اوّل ص ۴۵۱) بات واضح ہے کہ وہ حدیثیں جس سے حرمت متعہ کا اعلان ہوتا تھا وہ ان کو معلوم نہ تھیں۔ اس لئے متعہ کو حرام نہیں جانتے تھے تو مجتہد وقت .... فاروق نے ٹوکا۔

ش:-(۱) کُنّا نستمتع ہم لوگ متعہ کرتے تھے'' کو سنی حرفت تحریف نے **استمتع** متعہ کرتا تھا میں'' کر دیا گیا۔ کیوں؟ اس لئے تا کہ یہ کہنے میں آسانی ہو کہ بیچارے جابر تک حکم متعہ کی منسوخیت کی اطلاع پہونچ ہی نہیں سکی تھی مگر جناب جابر نے کنا نستمتع ہم لوگ متعہ کرتے تھے'' کہہ کر اس کا امکان ہی ختم کر دیا سوچئے متعہ کرنے والے اصحاب جابر، عمران بن حصین، ابن عباس اور جناب امیر علیہ السلام وغیرہم کو تو نسخ کی اطلاع نہ ہو اور عمر کو ہو جائے کیا کوئی مسلمان مسلمان رہ کر ایسا سوچ سکتا ہے؟

(۲) مدینہ منورہ کی بستی لاکھوں انسانوں پر مشتمل نہ تھی کہ کوئی بات ڈھکی چھپی رہ جائے اور پھر ایسے معزز اور خاص اصحاب سے تو کسی ایسے امر کا مخفی رہ جانا قطعی غیر معقول بات ہے۔

(۳) اگر دن دو دن، ہفتہ دو ہفتہ اور مہینہ دو مہینہ کی بات ہوتی تو مان بھی لی جاتی مگر ۷ ہجری سے لے کر عہد عمر تک ان اصحاب کرام کو منسوخیت حکم متعہ کی اطلاع ہی نہ ہو صحیح الدماغ انسان کو پاگل بنا دینے والی بات ہے لہٰذا کوئی عاقل

اس عذر لنگ کو تسلیم کرنے پر تیار نہیں ہو سکتا۔

(۴) جابر بن عبداللہؓ اور سلمہ بن الاکوع کہتے ہیں کہ ایک دن ہماری طرف رسولخداؐ کا منادی آیا اور اعلان کیا کہ جناب رسولخداؐ نے تم کو عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی ہے (دیکھو احمد حنبل کی مسند جلد ۴ ص ۵۱)

کیوں جی جیلانی حکم متعہ کے لئے تو آنحضرتؐ اعلان کرائیں تا کہ سب لوگوں کو اس رحمت وانعام الٰہی کی اطلاع ہو جائے اور جب یہ حکم منسوخ ہوا تو چپکے سے عمر کو بتا دیا گیا۔ ابوبکر بیچارے بھی غافل ہی رہے یہ کیسی غیر عاقلانہ گفتگو ہے۔''

(۵) یہ بات صرف تم لوگوں کے مقدر میں تھی کہ قیاس کا گھوڑا یوں دوڑایا جائے گا کہ دراصل متعہ کرنے والوں کو منسوخیت متعہ کی اطلاع نہیں ہو سکی تھی خود معترضین سے یہی کہہ دیتے مگر تمام کتب احادیث وتفسیر یک زبان بتا رہی ہیں کہ عمر نے نے خود اقرار کیا کہ **انھی عنھما و اعاقب علیھما** ان دونوں متعوں سے میں روکتا ہوں اور میں سزا دوں گا۔ کیوں نہ یہ کہہ دیا کہ آنحضرتؐ نے منع فرمایا ہے اب اگر کوئی ایسا کام کرے گا تو میں سزا دوں گا۔

(۶) ازالۃ الخفا، زاد المعاد ابن تمیم اور کنز العمال کی روایتیں ابھی گزری ہیں ان کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب متعہ کرنے والوں نے عہد رسول کبریاؐ اور ابوبکر بلکہ نصف زمانۂ عمر تک کا حوالہ دیا تو عمر نے یہ نہیں کہا کہ ممانعت ہو چکی تھی مگر تم کو اطلاع نہیں ہوئی بلکہ شاہ ولی اللہ کی ازالۃ الخفا کے دیکھنے سے تو معلوم

ہوتا ہے کہ قطعیؑ عمر نے حرام کیا اور جو کچھ کیا ان کے زعم ناقص میں درست تھا چنانچہ معترض سے کہا کہ قد اصبت ''میں نے درست کیا''۔ کیا ''قد اصبت'' اس کی دلیل نہیں ہے کہ عمر کو خود اس امر کا اقرار ہے کہ متعہ کو روکنے والا میں ہوں۔ ایسی صورت میں مسلم کی اس عبارت کی عزّت ہی کیا رہ جاتی ہے۔''؟

(۷) ان تمام مباحث سے قطع نظر ہم نے تمھاری صحیح مسلم سے حلت متعہ پر بے نظیر سند دکھادی جابر بن عبداللہؓ انصاری جیسے صحابی کا قول وفعل دونوں آئینہ ہوکر سامنے آگئے اور تمہاری زبان درازی اور وہ گالیاں جوتم نے اس سلسلہ میں شیعوں کو دی ہیں اس میں وہ بیچارے برابر کے شریک ہو گئے........... اب رہ گیا تم لوگوں کا یہ عذر لنگ تو ہم شیعہ اس کے ذمہ دار نہیں ہیں کیوں کہ یہ قول تم لوگوں کا ہے اگر کسی صحابی یا تابعی کا ہوتا تو ممکن تھا کہ ہم کچھ غور کرنے کی زحمت کرتے۔

(۸) پوری بحث کا مدار ہے۔ حکم نسخ پر مگر یہ تم لوگوں کی شومیٔ قسمت ہے کہ آج تک سنی ثابت ہی نہیں کر سکے کہ یہ حکم منسوخ ہوا ہے اور نہ یہ ثابت کر سکے کہ کہاں منسوخ ہوا اور یہ نہ ثابت کر سکے کہ کتنی بار مباح ہوا اور کتنی بار ممنوع اسی لئے نیاز فتحپوری نے لکھا تھا کہ:

''اس میں کلام نہیں کہ متعہ عہد اسلام میں رائج تھا اور یہ بھی بالکل صحیح ہے کہ علماء اہلسنت اس وقت تک یہ ثابت نہیں کر سکے کہ اس کا رواج کب

ممنوع قرار دیا گیا۔''

(رسالہ نگار لکھنؤ جلد ۲۴ شمارہ ۵ ر نومبر ۳۳ء)

مگر افسوس کہ تم نے اس حوالہ کو شیر مادر ہی سمجھ لیا۔ ہضم کر گئے اور ڈکار تک نہ لی مگر میں تم کو چھٹی کے دودھ کے ساتھ یاد دلاؤں گا۔

س:- شاید سب کے سب (شیعہ) یا تو مردہ خور ہیں یا کفن گھسیٹ۔

ش:- کیا خوب بات کہی۔ بھئی کج فکری کی بھی حد ہو گئی ____ قبر پرستی جس کا مذہب ہو، درگاہ کے چڑھاوے کی آمدنی پر جس کا خاندان پلا ہو، قبر کی چادروں سے جس کے جوڑے جامے بنتے ہوں۔ دراصل وہی حرام خور مردہ خور اور کفن گھسیٹ ہے۔ ع

عمر تو ساری کٹی قبر پرستی میں تری
.... بھلا خاک مسلماں ہوگا

س:- حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ رسولؐ اعظم نے منع فرمایا ہے۔ عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے سے خیبر کے روز اور گھریلو گدھے کے گوشت کھانے سے (متفق علیہ)

ش:- تفصیلی جواب گذر چکا پڑھ لو علامہ ابن القیم نے دلیلوں سے اس کو غلط ثابت کر دیا ہے۔ البتہ شاہ عبدالعزیز کا فقرہ سن لو'' جو شخص جنگ خیبر کو تحریم متعہ کا زمانہ بتاتا ہے وہ جناب امیرؑ کے قول سے استدلال کرنے میں غلطی کرتا ہے دریں

دعویٰ جہل وحمق اوبس ست۔

(دیکھو تحفۂ مسروقہ بنام تحفۂ اثناء عشریہ ص ۷۹ ۴ مطاعن عمر درطعن یازدہم)

کیوں جیلانی خاں! تم نے تو اس روایت کو متفق علیہ بتایا تھا اور تمھارے علامہ فہامہ محدّث اور نہ جانے کیا کیا خاک بلا شاہ عبدالعزیز صاحب تو ایسے انسان کو جاہل اور احمق ارشاد فرمارہے ہیں۔ اب میں نہیں کہہ سکتا یہ تمھیں جاہل واحمق کہہ رہے ہیں یا صاحب مشکواۃ کو یا پھر دونوں ہی کو۔

س:- مختار اس میں یہ ہے کہ حرمت وحلت اس میں دو مرتبہ ہوئی۔

ش:- تمھیں خود اپنے گھر کی بھی خبر نہیں سنو ابن القیم کیا کہہ رہے ہیں۔

لو كان التكريم زمن خيبر لزم النسخ مرتين و هذا لا عهد له بمثله في الشريعة البتت ولا تقع بمثله فيها۔ (زادالمعاد ابن القیم جلد ا ص ۱۰۴ طبع مصر ۱۳۲۴ھ

اگر خیبر میں منسوخ ہونا مان لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ دو مرتبہ نسخ لازم آئے جس کی کوئی نظیر شریعت میں نہیں ہے اور نہ ایسا ہونا چاہیئے۔

س:- شارع اسلام نے قیامت تک کے لئے حرام فرمادیا۔

ش:- یہی جس روز ثابت ہوجائے تم لوگوں کے سر سے بوجھ اتر جائے آج تک توسُنّی علماء یہ ثابت کرنے میں ناکامیاب رہے ہیں جیسا کہ نیاز فتحپوری نے فیصلہ کر دیا۔ ہاں اس کے برخلاف ہم نے ثابت کردیا کہ عمر نے اپنی خود رائی سے اس

کو حرام کیا۔

س:- حضرت عمر نے حج تمتع کو تنزیہاً منع فرمایا نہ کی تحریماً۔

ش:- کیا امام نووی کے خواب میں عمر کی روح نے آکر یہ بتادیا کہ میں نے متعة الحج کی ممانعت تنزیہی کی ہے نہ کہ تحریمی؟ آخر وہ کون سی دلیل ہے جس کے پیش نظر امام نووی نے عمر کی جان بچانے کے لئے ایسا کیا ہے؟ اس کا مطلب سمجھو ہاشمی جیلانی! امام نووی کے دل میں بھی عمر کے اس اقدام سے چبھن ہے۔ دعویٰ بلا دلیل ہے جس پر کوئی سنجیدہ آدمی ہنسی ضبط نہیں کرسکتا کچھ سمجھ کر بولنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ع

ترچھی نظروں سے نہ دیکھو عاشقِ دلگیر کو
کیسے تیر انداز ہو سیدھا تو کر لو تیر کو

س:- ایک استدلال ملاحظہ فرمائیں.............. **اول مجمر سطع فی المتعة مجمر آل زبیر۔** دنیا میں سب سے پہلے متعہ کی جو انگیٹھی روشن ہوئی وہ آل زبیر کی مجمر تھی (مروج الذہب دوم)

ذرا جرم نمبر ۴ (خلفاء ثلاثہ کے) پڑھئے اور دیکھئے کہ حسب ذیل حضرات غیر سنی ہیں کہ نہیں۔ زمخشری۔ اخطب خوارزم، ابن قتیبہ، ہشام کلینی، ابن ابی الحدید مسعودی، ابوالفرج، کیوں میاں ابولولو دعویٰ تو یہ تھا کہ ''متعہ اہلسنت کے گھر میں'' اور دلیل میں اپنا گھر پیش کرتے ہیں۔

ش:-(۱) بے غیرت جیلانی ہاشمی! گزشتہ صفحات میں تم خود دیکھ لو ہم نے متعہ کے سلسلہ

میں سنیوں کے گھروں کی ڈیوڑھیاں دکھائی ہیں یا نہیں اگر غیرت ہوتو ڈوب مرو چلو بھر پانی میں۔ ورنہ پیشاب کر کے اسی میں ناک رگڑو۔ اگر ایسا نہ کروگے تو سمجھا یہی جائے گا کہ ”بیشک حرامزادوں کی رسّی دراز ہے“ ابھی ہم نے ملا علی متقی کی تحریر سے ثابت کیا ہے کہ ایک عدویہ (حضرت عمر کے گھر کی) عورت نہ صرف متعہ کی قائل ہے بلکہ اس کام کی دلالی کرتی ہے۔ اس کے علاوہ غور سے دیکھو کہ ہم نے کن کن علماء واصحاب وغیرہ کو پیش کیا۔ کیا یہ سب سنی بلکہ سنیوں کے باپ نہیں ہیں۔؟

(۲) اب سنیوں کے لئے مصیبت کا وقت آ گیا کہ ان کو فرار کی کوئی گلی نظر ہی نہیں آ رہی ہے اس لئے غصہ اور جھنجھلاہٹ میں سنیوں کو شیعہ کہا جانے لگا شاید وہ وقت بھی قریب ہے جب تم لوگ ثلاثہ اور عائشہ وغیرہ کو بھی شیعہ کہنے لگو۔

(۳) جن سنی علماء کو مولوی عبدالعزیز اور تم شیعہ کہہ رہے ہو یہ بتاؤ کہ کیا یہ لوگ خلفاء ثلاثہ کی باطل خلافت کے قائل نہ تھے؟ کیا یہ لوگ اجماع، شوریٰ، استخلاف اور قہر وغلبہ کے بجائے ”نص“ کے قائل تھے۔ کیا تم اس کو ثابت کر سکتے ہو؟

(۴) ان علماء کے سُنّی ہونے کی دلیل خود ان کی کتابیں ہیں۔

(۵) زمخشری سُنّی تھا اس کی دلیل بالکل سامنے کی یہ ہے کہ یہ شخص آل محمدؐ پر صلوٰۃ پڑھنے کو مکروہ سمجھتا ہے۔ کیوں؟ وہ خود بتاتا ہے۔

لانہ یودی الی الاتہام بالرفض کیونکہ ایسا شخص متہم بالرفض ہو جاتا ہے (کشاف جلد ۲ ص ۴۳۹ آخر سورۂ احزاب طبع ۱۳۱۸ھ) تم خود بتاؤ اب ایسے انسان کو شیعہ کہنا تمھاری نالائقی ہے کہ نہیں؟............ مقدمۂ فتاویٰ ہندیہ ترجمہ فتاویٰ عالمگیریہ ص ۷۰ وحدائق الحنفیہ ص ۲۱۹ حدیقۂ ششم کو دیکھو تو معلوم ہوگا کہ یہ اعتقاد میں معتزلی اور فروع میں حنفی تھے۔

(۶) ابن قتیبہ کی سنیت کے لئے لئے شبلی کی یہ تحریر پڑھو ”عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ المتولد ۲۱۳ھ المتوفی ۲۷۶ھ یہ نہایت نامور اور مستند مصنف ہے محدثین بھی اس کے اعتماد اور اعتبار کے قائل ہیں۔ تاریخ میں اس کی مشہور کتاب معارف ہے جو مصر وغیرہ میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے یہ کتاب اگرچہ نہایت مختصر ہے لیکن اس میں ایسے مفید معلومات ہیں جو بڑی بڑی کتابوں میں نہیں ملتیں۔“ (الفاروق جلد ا ص ۶ طبع معارف اعظم گڑھ ۱۹۵۶ء)

(۷) ابن ابی الحدید بھی سنی ہی ہے اس کے نام کے آگے ”معتزلی“ آج تقریباً اس کے نام کا جز ہو گیا ہے تم ہی بتاؤ سنیوں کے دو بڑے فرقہ اشاعرہ اور معتزلہ ہیں کہ نہیں۔؟ تو کیا اشاعرہ کی صف سے نکل کر معتزلہ کی طرف جانے سے وہ شیعہ ہو جائے گا۔ اگر ایسا ہے تو شائد تمھاری نظر میں حنفی فرقہ کے علاوہ سنیوں کے دوسرے تمام فرقہ شیعہ ہو گئیں ہوں گے۔؟_____ اس کی کتاب شرح نہج البلاغہ کو غور سے پڑھو تو تم کو دکھائی دیگا کہ اس نے جگہ جگہ ایسی لید کی ہے جس

سے آج تک سنیت کی بدبو آ رہی ہے۔

(۸) مسعودی کے لئے (شبلی کی یہ عبارت پڑھو۔ "ابوالحسن علی بن حسین مسعودی المتوفی سنہ ۸٦۳ھ فن تاریخ کا امام ہے اسلام میں آج تک اس کے برابر کوئی وسیع النظر مورّخ پیدا نہیں ہوا وہ دنیا کی اور قوموں کی تواریخ کا بھی بہت بڑا ماہر تھا، اس کی تمام تاریخی کتابیں ملتیں تو کسی اور تصنیف کی کچھ حاجت نہ ہوتی لیکن افسوس ہے کہ قوم کی بدمذاقی سے اس کی اکثر تصنیفات ناپید ہوگئیں۔ یورپ نے بڑی تلاش سے دو کتابیں مہیا کیں۔ ایک مروج الذہب اور دوسری کتاب الاشراف والتنبیہ، مروج الذہب مصر میں بھی چھپ گئی ہے۔" (الفاروق جلد ۱ ص ۸)

(۹) اسی طرح تمھارے ذکر کئے ہوئے تمام لوگ سنی ہیں مگر جب عبدالعزیز صاحب نے دیکھا کہ ان کی کتابیں سنیوں کے لئے بلائے جان ہوگئی ہیں تو ان کو شیعہ کہہ کر اپنی جان بچائی۔ افسوس کہ اختصار مدنظر ہے اور وقت کا دامن تنگ ہے ورنہ ہم کافی تفصیل سے اس مقام پر تمھاری گوشمالی کرتے...... غیرت وحیا سے کورے جیلانی ہاشمی کاش عبدالعزیز صاحب کے بعد تم ردتحفہ بھی دیکھ لیتے تو اس طرح نہ بلبلاتے۔

(۱۰) اب تم سمجھے کہ "دنیا میں سب سے پہلے متعہ کی جو انگیٹھی روشن ہوئی وہ آل زبیر کی مجمر تھی"، اس کا لکھنے والا وہ مسعودی ہے جو "وسیع النظر" اور تواریخ کا بہت بڑا ماہر تھا۔"

(۱۱) مسعودی کے علاوہ اس چیز کو علامہ ابن عبدربہ نے بھی عقد الفرید کے اندر لکھا ہے کیا تم اس کو بھی شیعہ بنا سکتے ہو۔؟

(۱۲) اگر یہ واقعہ حقائق سے پر نہ ہوتا تو ابن عباس زبیر کے دونوں بیٹے عبداللہ بن زبیر اور عروہ بن زبیر کو "جا! اپنی ماں سے پوچھ" کا طعنہ نہ دیتے۔

(۱۳) جان جہاں، جیلانی! اب تو تم کو یقین آیا کہ ہمارا دعویٰ "متعہ اہلسنت کے گھر میں" صدفی صد برحق تھا ہے اور رہے گا" اور تم نے بچشم خود دیکھ لیا کہ "سنی گھروں میں دھڑلے سے متعہ ہو رہا ہے اور عمر صاحب کی ایک عزیزہ عدویہ خاتون دلالی کا شریف پیشہ فرماتی ہیں ؏

چتونوں سے ملتا ہے کچھ سُراغ باطن کا
چال پر تو ظالم کے سادگی برستی ہے

س:۔ سوال ۱ کیا حضرات علیؑ، حسنؑ، حسینؑ.......... نے کسی عالی خاندان شیعہ لڑکی یا یہودیہ.......... سے متعہ کیا اگر نہیں تو تم سنت آئمہ پر عمل کیوں نہیں کرتے۔

ش:۔ ہم ہمیشہ سچی بات کرنے کے عادی ہیں لٰہذا تمہارے پوچھنے پر صاف صاف کہتا ہوں کہ مجھے کسی امامؑ کے لئے یہ نہیں معلوم کہ متعہ کیا یا نہیں مگر سنتا ہوں کہ جناب امیر علیہ السلام نے عمر کی ایک بہن سے متعہ فرمایا تھا اور جب عمر نے پوچھا کہ آج کی رات کیسی گذری تو ؏

یوں بول اٹھا بلبل بستان امامت　　صیّاد کے گھر ہم نے چنا ہے گل وصلت

______ مختصر یہ کہ تو میرا سالا ہے رے اور
امام حسن علیہ السلام نے بھی بہت سی سُنّی عورتوں سے متعہ فرمایا تھا جعدہ بنت اشعث جو ابوبکر کی حقیقی بھانجی تھی۔ وہ اسی قسم کی تھی ______ جان آرزو ہاشمی! تم بھی تو بتاؤ کہ جب اسلام کے ابتدائی دور میں سارے صحابہ اور صحابیات پھر مکہ میں بقول تمھارے تین دن تک صحابہ اور صحابیات نے مل جل کر ''جشن متعہ'' منایا تو تم ان صحابہ اور تمھارے گھر کی عورتیں ان صحابیات کے نقش قدم پر کیوں نہیں چلتیں ان کی سنتوں پر عمل کرو تب ہو گے سُنی ورنہ کچھ اور ہو جاؤ گے۔

میرے ایک ہندو دوست کی فرمائش ہے کہ ابتدائے اسلام میں جن صحابہ اور صحابیات نے متعہ کئے تھے اور پھر فتح مکہ کی سہ روزہ اجازت میں جو صحابہ اور صحابیات اس سے سرفراز ہوئے ان کے نام کیا ہیں وہ شیعہ تھے یا سنی لہٰذا تم ان لوگوں کے ناموں کی ایک فہرست تیار کرو۔ کون صحابی کس صحابیہ کے ساتھ ہمبستر ہوا اس کے لئے ایک خانہ الگ ہے۔ کیا تم ایسا کر سکتے ہو تا کہ میرے ہندو دوست کی خواہش پوری ہو سکے۔''

س:- سوال نمبر ۲ کیا خاندان بنی ہاشم کی دوشیزہ...... جوش جوانی میں بدمست ہو کر اپنے جوانی کے ثمر معزز اور باوقار شیعان علیؑ کو توڑنے کی اجازت دیتی تھی؟ اگر نہیں تو تمھاری عورتیں ان بزرگ خواتین اسلام کے نقش قدم پر کیوں نہیں چلتیں۔

ش:- (۱) ناظرین اگر محمد ہاشمی جیلانی ولد (جیسا کہ مشہور ہے ورنہ حقیقت خدا جانے)

سید محمد صاحب کچھوچھوی واقعی اگر سید ہوتا اور اس کی رگوں میں کسی ہاشمی انسان کا خون دوڑتا ہوتا تو وہ عداوت میں ہمیں جس قدر چاہتا گالیاں دے لیتا مگر ہماری دشمنی میں ہاشمی خواتین کا ذکر اس گندگی سے ہرگز نہ کرتا۔ ہم اس کا ذکر اس لئے کر رہے ہیں تا کہ آپ اس روشنی میں اس کی اصلیت معلوم کر لیں کہ یہ ہرگز سید نہیں ہے ورنہ اپنی دادیوں، نانیوں اور ماؤں کا تذکرہ اس جسارت سے نہ کرتا۔ خیر اس گستاخی سے ہاشمی جیلانی تمھارے چھپے ہوئے رشتہ کا سراغ تو مل ہی گیا۔ ع

جس گھڑی کہتا ہے کچھ بھی بے تکی کہتا ہے تو
خارجی ہے اور خود کو ہاشمی کہتا ہے تو

بھئی معاف کرنا جوش جوانی میں تو تمھارے ہاں کی عورتیں بدمست ہوتی ہیں اگر یاد نہ ہو تو اس خدمت کے لئے میں حاضر ہوں (۱) بال کی کھال میں ابن سعد واقدی کی طبقات سے میں نے عرض کیا تھا کہ ''عائشہ کی دوسری شادی'' اور پھر اس کی تفصیل تو اب تمھارے سامنے ہے بتاؤ بدمستی کی علامت نہیں تو اور کیا ہے کیا اتنی کمسنی میں دنیا کی کسی لڑکی کی شادی ہوئی ہے جتنی کمسنی میں عائشہ کی ہوئی یہ مستی کی علامت تھی یا نہیں؟............اور پھر اس کمسنی میں دو دو شادیاں۔ الٰہی توبہ اور بقول مورّخ طبری اتفاقاً آنحضرتؐ ابوبکر کے یہاں تشریف لے گئے تو مادر عائشہ نے عائشہ کا منہ ہاتھ دھو کر حضورؐ کی گود میں لا بٹھایا۔ وہاں جتنے

اصحاب تھے شرم کی وجہ سے اٹھ کر چلے گئے...... ایک دوسری روایت کے مطابق زفاف کا کل انتظام حتی کہ مہر بھی ابوبکر صاحب نے اپنی جیب خاص سے دیا مگر اصرار کر کے زفاف کرا ہی دیا...... کیا ابوبکر اور مادر عائشہ کی یہ پریشانی بلا وجہ تھی؟۔(۲) کیا تم نے ''معاویہ نے ہاتھی دیکھا'' کی سرخی کے تحت بال کی کھال میں کچھ نہیں پڑھا یہ مستی نہ تھی تو اور کیا تھی؟ کیا تم نے تاریخ میں جدۂ معاویہ حمامہ (مشہور عرب طوائف اور فاحشہ) مادر معاویہ ہندہ جس کو حسان بن ثابتؓ **طویلة البظر** (لمبی شرم گاہ والی) کا لقب دیا، مادر عمرو عاص اور مادر زیاد بن ابیہ اور جعفر وعباسہ کی رنگین زندگیاں نہیں پڑھیں اور کیا تم نے عقیل کا وہ جواب بھلا دیا جو انھوں نے معاویہ کا طعن ''اے عقیل بنی ہاشم کے مرد بہت شہوت پرست ہوتے ہیں'' کے جواب میں دیا تھا کہ ''ہاں اے معاویہ بنی ہاشم کے مرد اور بنوامیہ کی عورتیں شہوت پرست ہوتی ہیں۔''

(۳) تم بتاؤ کہ جب **واتفقوا علی انہا کانت مباحة فی ابتداء الاسلام** اور سب کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ ابتداء اسلام میں مباح تھا۔ (انظار ثلٰثہ ص ۱۰۰) تو جب تک متعہ مباح، جائز اور شروع تھا اس درمیان میں صدہا صحابہ مرد اور صحابیہ عورتیں اس سے شرفیاب ہوتی رہیں اور تم سُنّی لوگ اللہ رکھے صحابہ پرست ہو تو سُنّی مرد اور سُنّی عورتیں کیوں نہیں متعہ کرتے کیوں متعائی اولادیں پیدا کرنے سے گھبراتے ہیں؟...... جب ابوبکر کی لخت جگر اسماء کے

باغ جوانی کے شیریں پھل اور گلزار شباب کی بہاریں زبیر لوٹ سکتے ہیں اور ابوبکر کو کوئی اعتراض نہ ہوا تو تم لوگ کیوں حجاب کرتے ہو؟

تم ان تمام صحابہ اور صحابیات سے کیوں نہیں پوچھتے کہ تم لوگوں نے کیا کیا؟ مرسل اعظم سے کیوں نہیں پوچھتے کہ آپ نے بار بار متعہ کے احکام کیوں دیئے۔ ؎

دیر ہوئی کہ آسماں، برسر اختلاف ہے
ایک مجھی پہ ہے عتاب سب کی خطا معاف ہے

گندہ ذہن ہاشمی جیلانی جب تمھیں بھی اس بات کا اقرار ہے کہ متعہ ابتدا اسلام میں مشروع تھا (انظار ثلٰثہ ص ۱۰۰) اور ''پھر فتح مکہ میں تین دن کے لئے مباح کیا گیا تو ہم شیعہ یہ سمجھنے میں حق بجانب ہیں کہ تم صحابہ اور صحابیات سے کہہ رہے ہو کہ۔

''خوف خدا سے بے پروا ہو کر گہوارۂ شہوت و درندگی میں جھولا جھولنے لگے تہذیب کی حدیں ٹوٹنے والی ہی تھی کہ جھٹکے کے ساتھ چپک گئے اور یہ بھی بھول گئے کہ کپڑا پہنے ہوئے ہیں'' (انظار ثلٰثہ ص ۱۲۴)

ارے میاں بقول تمھارے فتح خیبر تک اور اس کے بعد تین دن فتح مکہ میں کھل کر متعہ کی ہولی کھیلنے والے صحابہ وصحابیات تمھاری سُنّیت اور ذوق صحابہ پرستی کو کیا کہتے ہوں گے حضرت ابوبکر کی بیٹی اور زبیر جیسے صحابی کو اس طرح گالیاں

دے رہے ہوں۔ یہ لوگ اور عروہ بن زبیر اور عبداللہ بن زبیر (جو پہلے ہی سے سُنّی مذاق اور عمری حکم کی وجہ سے اپنے باپ اور ان کی حماقت متعہ پر پانی پانی ہو رہے ہیں'') تم کو کس قدر برزخ سے بددعائیں دے رہے ہوں گے۔ تم نے سُنّی مذہب کے اصول و مسلمات کا بھی کچھ خیال نہ کیا، توبہ توبہ چھی چھی۔

یاد رکھو۔ تمھاری ان حماقتوں سے مبارک پور کے سمجھدار سنی بھی خفا ہیں وہ بھی سمجھ گئے کہ تم کیا ہو، کتنے پانی میں ہو ع

شور اٹھا ہے مبارک پور میں
آج جیلانی کی جیلی بن گئی

☆☆☆☆☆

نظرِ ثالث

س:- ابولولوا گر ص ۱۵ پر آپ کو اونٹ ہی کی مثال دینی تھی تو پیارے اس کے پیروں کو گن لیا ہوتا۔

ش:- ہم نے لکھا تھا تین پیروں والے اونٹ کو بھی تو دیکھ لو جو تمھاری لیلائے شریعت کو اپنی پیٹھ پر لادے بلبلا رہا ہے'' ہاشمی جیلانی نے اس میں اصلاح کی ہے کہ چار پیروں والے اونٹ'' اس کی سمجھ دانی میں یہ بات آئی ہے کہ ہم خلفاء ثلٰثہ کو کچھ کہہ رہے ہیں۔ میاں جیلانی! میں کیا کروں اگر اونٹ تین ہی پیروں والا ہوتو

چوتھا کیا کچھو چھہ سے منگوالیا جاتا ع

جسے تین ٹانگ کے اونٹ پر ''یہ'' ملیں تو چپ وہ کھڑا رہے
یہ ہے احتیاط کا مقتضا نہ ڈھکیلہ نہ سنبھا لہ

س:- تمھاری فقہ تمام تر اس قیاس کی بوسیدہ دیوار کے سہارے ہے جس کا معمار اوّل ابلیس رجیم ہے............ یہ ابولولو کی بکواس ہے کنز العمال میں اس قسم کی کوئی بات نہیں اگر ابولولو دکھادے تو منھ مانگا انعام حاصل کرے۔

ش:- آؤ ہم تمھیں نہ دکھائیں گے تو اور کسے دکھائیں گے تم سے زیادہ اس کا اہل اور کون ہوگا۔

''فقہ کا فن تمام تر حضرت عمر کا ساختہ پرداختہ ہے۔'' (الفاروق جلد ۲ صفحہ ۱۸۴ طبع دہلی)

''قیاس کی بنیاد اوّل جس نے ڈالی وہ حضرت عمر فاروق ہیں۔''

جب یہ مسلم ہے کہ سنّی فقہ کا دارومدار عمر پر اور عمر نے قیاس کی بنیاد ڈالی جو سنی فقہ کی بنیاد ہے تو اب یہ پڑھو۔ الفاروق جلد ۲ ص ۱۹۴

لا تقیسوا الذین فان الدین لا یقاس و اول من قاس ابلیس

دین میں قیاس نہ کیا کرو۔ وہ قیاس کرنے کی چیز نہیں (کیونکہ) پہلے پہل جس (گمراہ) نے قیاس کیا وہ ابلیس ہے۔

(کنز العمال جلد ۱ ص ۵۳ حدیث نمبر ۵۰ گ ۱۰ و حیواۃ الحیوان علامہ دمیری جلد ۲ ص ۸۳ مطبوعہ عامرہ مصر ۱۳۱۹ھ)

اب کہو شیخ جی، لانی! دو گے انعام! منہ مانگا انعام دو کیوں کہ میں نے ثابت کر دیا کہ تمھاری فقہ تمام تر اس قیاس کی بوسیدہ دیوار کے سہارے ہے۔ جس کا معمار اوّل ابلیس رجیم ہے بس اپنے یہاں مبلغ ایک عدد متعہ کرا دو قسم ہے تم کو ابوبکر کی صاحبزادی اسماء کی بس یہی ہے میرا انعام ع

کھینچ لایا ہائے کس مرکز پہ کسپ زر تجھے
بیٹھ جانا تھا کسی گھر میں دُلھن بنکر تجھے

س:- **ورفع بعضهم درجٰت**۔ اور بلند کیا بعض کو درجوں......تو تمھارا یہ کہنا باطل ہو گیا کہ ''درجہ بمعنی مرتبہ مستعمل نہیں'' اگر تمھارا کہنا مان لیا جائے کہ درجہ بمعنی طریق اور پائگاہ جب بھی تم اپنا مدعا ثابت نہ کر سکے.........تم نے یہ تسلیم کیا ہے کہ صراح میں درجہ بمعنی پایہ ہے تو پھر مجھے بتاؤ کہ کیا کوئی شرابی اور آوارہ انسان صرف ایک بار متعہ کر کے حسین مظلوم کا ہم پایہ ہوسکتا ہے

ش:- تم جھوٹے ہو میں نے ہرگز بال کی کھال میں یہ نہیں لکھا ہے کہ ''درجہ بمعنی مرتبہ مستعمل نہیں'' زیادہ سے زیادہ میری تحریر کا مفہوم یہی ہوسکتا ہے کہ اس مقام پر درجہ بمعنی مرتبہ مستعمل نہیں۔ لو میں بال کی کھال سے اصل عبارت کی نقل کرتا ہوں'' ''اصل روایت میں درجہ کی لفظ ہے درجہ کے لئے (صراح میں موجود ہے کہ درجہ لغۃً پایہ، پائگاہ، طریق، راستہ اور پاؤں رکھنے کی جگہ کو کہتے ہیں اپنی جہالت، نادانی اور عصبیت کی وجہ سے تم درجہ کو مرتبہ اور منصب سمجھ

رہے ہو جب کہ حدیث کا کھلا ہوا مطلب یہ ہے کہ ان معصومین کے نقش قدم پر چلنے والا ان کے طریقہ کو اپنانے والا ہی ان کے ساتھ جنت میں رہے گا۔ اس لئے کہ وہ متعہ کو شرعی سمجھ کر عمر کی مخالفت میں متعہ کرتا ہے..........وہ شخص جو عمر کی مخالفت میں متعہ کرے یقیناً اسکو سو شہیدوں کا درجہ ملے گا۔ اور اپنی شریعت پر عمل کرتے ہوئے دیکھ کر حضرات معصومین اس مرد مجاہد کو جنت میں اپنے ساتھ رکھیں گے (ص ۲۰) مجموعہ جہالت فرزند تم کو بتا چکا کہ درجہ اور مرتبہ میں فرق ہے۔ حدیث درجہ کا ذکر کر رہی ہی نہ کہ مرتبہ و منصب کا اور اگر تم درجہ پر اعتراض کرو تو مشکوٰۃ کی حدیث **معی فی الجنّۃ** کا کیا مطلب ہوا ص ۲۱ متعہ کرنے والا منصب پر فائز ہوتا ہے۔ اور تمہاری سمجھ دانی کا قصور ہے۔ شیعہ روایت میں اس کا کہیں تذکرہ نہیں۔ یہ تمھاری مشق تحریف ہے کہ تم اپنی طرف سے مطلب گڑھ کر دوسرے کو متہم کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہو۔ صاحبزادے منصب اور درجہ میں فرق ہوتا ہے۔ ابوجہل کا دماغ تمھاری کھوپڑی میں کہاں سے آ گیا۔ ص ۱۴

(۲) میرا کہنا مان لو تو مومن ہو جاؤ گے۔ مگر تم ایسا کیوں کرنے لگے۔ درجہ کے معانی ہم نہیں تمھارے باوا صاحب صراح بیان کر رہے ہیں جس کا ماننا تم پر واجب ہے۔

(۳) میری عبارت پڑھو میں نے لکھا ہے کہ ''ان معصومین کے نقش قدم پر چلنے

والا ان کے طریقہ کو اپنانے والا ہی ان کے ساتھ جنت میں ہوگا۔ نہ کہ شرابی اور آوارہ انسان۔ کیا اب بھی تمھاری جہالت چھپ سکتی ہے؟ ع

چھپاؤ آپ کو جس رنگ یا جس بھیس میں چاہو
مگر چشم حقیقت بیں سے پردا ہو نہیں سکتا

س:- کسی نے کہا اپنی فلانی لڑکی کا نکاح میرے ساتھ کر دو اُس نے کہا میں نے اس کے نکاح تمہارے ساتھ کر دیا تو نکاح ہوگیا۔ چاہے وہ یوں کہے کہ میں نے قبول کیا یا نہ کہے نکاح ہوگیا۔ (بہشتی زیور) ''بالغ یعنی جوان عورت خود مختار ہے چاہے نکاح کرے اور جس کے ساتھ جی چاہے کرے کوئی شخص اس پر زبردستی نہیں کر سکتا۔ اور وہ خود اپنا نکاح کسی سے کرے تو نکاح ہوجائے گا۔ ولی کو خبر ہو چاہے نہ ہو اور ولی چاہے خوش ہو یا ناخوش ہر طرح نکاح درست ہے (بہشتی زیور)...... کیا ان دونوں روایتوں میں کہیں گواہ کی ضرورت سے انکار ہے ان عبارتوں میں کہاں لکھا ہے کہ گواہ کے بغیر یہ سب ہو سکتا ہے''

ش:- (۱) اور کہا لکھا ہے کہ گواہ کے بغیر یہ نکاح ہرگز درست نہیں ہے؟ .... بلکہ طرز نگارش اور اسلوب عبارت سے صاف یہی مفہوم واضح ہوتا ہے کہ گواہ کی قطعی کوئی ضرورت نہیں ہے مثلاً زید نے بکر سے کہا کہ تم اپنی لڑکی کا نکاح میرے ساتھ کر دو اور جب بکر نے گردن ہلا دی کہ ہاں کر دیا تو نکاح ہوگیا۔ اس میں کوئی قید نہ کسی گواہ کی ہے اور نہ کسی شاہد کی خصوصاً دوسری روایت تو پکار

چیخ رہی ہے کہ گواہ کی کوئی ضرورت نہی...... اگر صاف اور سیدھی اردو کی عبارت کا مفہوم بھی تمھاری سمجھ دانی میں نہیں آتا تو اس کی اوور ہالنگ (Over holing) کراؤ۔''

(۲) اگر کوئی مرد کسی تیمی، عدوی، اموی، مروانی، عباسی، جیلانی اور حنفی عورت سے کہہ دے کہ ''اے میری جورو سو اس نے جواب دیا لبیک! نکاح منعقد ہوگیا بنا بر مذہب مختار کے ''غایۃ الاوطار ترجمہ در مختار جلد ۲ ص ۵ کتاب النکاح طبع نولکشور لکھنؤ) بولو میاں جی، لانی! کیا اس روایت میں بھی گواہ کی ضرورت سے انکار موجود نہیں ہے؟ (بال کی کھال ص ۴۲)

(۳) بال کی کھال کے ص ۲۸ کی جملہ روایتیں کیوں نظر انداز کر دیں جس میں ہم نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ در مختار جو حنفیوں کے فقہ کی سرتاج ہے اس کے اندر ''زنا'' کی کھلی چھوٹ دی گئی ہے۔ چاہے وہ زنا ''تراضی طرفین'' سے ہو یا بالجبر ہو بہرحال دونوں حنفی مذہب میں درست ہیں_____ ''لف حریر تمھارے گھر کی نعمت ہے تسکین کے لئے ''مجدم'' پڑھو چودہ طبق روشن ہو جائیں گے ع

آپ ہی اپنے ذرا جور و ستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

سلسلہ سوالات

ہم نے تمھارے واہی اعتراضات، گندے اور بیہودہ سوالات کے ایسے دندان شکن جواب دیئے ہیں جس کو اب تمہاری

چودہ پشتیں مل جل کر نہیں دے سکتیں ہمارے جواب نمبر۱۱ پر جو تم نے تبصرہ کیا ہے۔

س:- میں قرآن سے ثابت کر چکا ہوں کہ متعہ نکاح نہیں۔

ش:- ثابت کرنے کا جہاں تک سوال ہے اس میں تو اتنے تم مجبور ہو کہ اپنے کو طیب الولادۃ بھی ثابت نہیں کر سکتے۔ گذشتہ صفحات میں ہم نے متعہ کو نکاح ثابت کر دیا ہے پڑھ لو۔

س:- پیارے کفو تو نکاح میں ہوتا ہے متعہ میں نہیں۔

ش:- جھوٹے ہو تم چونکہ متعہ سے نسب اسی طرح چلتا ہے جیسے نکاح دائم سے اس لئے اس کے اندر بھی کفو دیکھا جائے گا۔ تم کچھو چھہ باشی عربی مزاج کیا جانو وہاں تو میدان جنگ میں لڑتے ہوئے بھی کفو کا ہونا ضروری تھا۔ گھوڑوں کے لئے کفو دیکھے جاتے تھے، تاکہ اصیل گھوڑا بد نسل نہ ہونے پائے تم کو اس لئے بھی نہ اس کی خبر ہوگی اور نہ ہی پروا کہ ''جسکی نسل عمدہ ہو وہ کفو اور غیر کفو دیکھے'' فضل خدا سے تم ان فکروں سے آزاد ہو تمہارے خلیفے بھی ایسے ہی تھے۔''

س:- ہم تسلیم کرتے ہیں کہ صحابی امام اپنی لڑکیوں کو مناخا کروب کی آغوش میں ڈالنے سے جھجکتے تھے تو راجہ، مہاراجہ، یزید، شمر...... جیسے لوگوں کی گودوں کی زینت بنا دیتے یہ لوگ تو تمہارے ہم مزاج بھی تھے اور بارعب بھی۔

ش:- تمھیں اسی طرح کی گفتگو زیب بھی دیتی ہے تم نے اپنا کفو کسے سمجھا یزید اور شمر کو؟ مگر شیعہ تو ان سبھوں کو برا سمجھتے ہیں لعنت کرتے ہیں اور یزید اسکے باپ

اس کے دادا اسکی دادی اور جس نے یزید کے باپ کو شام کی گورنری دے کر بنوامیہ کی تقویت دی ان سب کو ملعون، مردود اور جہنمی سمجھتے ہیں ہاں تم لوگ ان سبھوں کو کفو سمجھو تو کوئی برائی بھی نہیں۔ شمر، یزید کا محبوب، یزید معاویہ کا بیٹا، معاویہ، ابوسفیان کا لخت جگر اور یہ سب مدینہ سرکار کے چہیتے اور لاڈلے تھے ایک ہی چٹے بٹے تھے اسی لئے تو تم ان سبھوں کو حضرت، جناب، امام، خلیفہ امیر المومنین، رضی رح وغیرہ خطابات اور دعاؤں سے نوازتے ہو، شیعوں کے یہاں تو ان سب کو صرف ایک نظر ''لعن'' سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ سب بکواس کر کے تم چاہتے ہو کہ تم کو دنیا یزید و شمری نہ سمجھے یہ محال ہے۔'' ع

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوشی

من انداز قدرت، ای شناسم

س:- سوال نمبر۲..... (کا) جواب ابولو پھر سے لکھو۔

ش:- اگرچہ جو لکھ دیا تھا، عاقل کے لئے بہت تھا۔ مگر تمہاری عقل کوتاہ کے لئے اس دفعہ تفصیل سے ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ زبیر نے ابوبکر کی بیٹی اسماء سے متعہ کیا تھا۔ ابن عباس نے نہ صرف عبداللہ پسر زبیر کو طعنہ دیا بلکہ عروہ بن زبیر کو بھی طعنہ دیا ہے کہ ''اپنی ماں سے پوچھ'' اس کا مطلب یہ تھا کہ متعہ کا لطف کیسا ہوتا ہے، عائشہ کی بہن، ابوبکر کی بیٹی یعنی تیری ماں اسماء ہی اس کو بہتر بتا سکے گی۔ تم دونوں بھائیوں کا وجود ہی حلت متعہ کی جیتی جاگتی چلتی پھرتی دلیل ہے۔''

س:- سوال نمبر ۳...... یہ بات ثابت ہوگئی کہ......اسماء...... نے متعہ نہیں کیا اس کا
مؤلف سنی نہیں بلکہ جناب ہی کا ہم خیال ہے۔''

ش:- تم نے ہرگز کچھ ثابت نہیں کیا بلکہ ہم نے ثابت کر دیا کہ اسماء نے متعہ کیا تھا۔ مسعودی سے کیا تھا۔ اس کی عظیم شخصیت سنیوں کی نظر میں کیا ہے علامہ شبلی سے پوچھو۔ اس واقعہ کو ابن عبدربہ نے بھی عقد الفرید کے اندر لکھا ہے۔ اور پھر ابن عباس کا طعنہ عبداللہ بن زبیر کے بھائی عروہ بن زبیرؓ سے **سل امك یا عروۃ** (اے عروہ اپنی ماں اسماء سے حلت متعہ کی دلیل پوچھ) کہ علامہ ابن القیم نے زادالمعاد کے اندر لکھا ہے۔ لہٰذا ہمارا جواب اپنی جگہ درست اور اب بھی لاجواب ہے۔''

س:- سوال نمبر ۴ چار خط کشیدہ جملے ابولو نے ساقط کر دیئے۔ دیکھا آپ نے
سبائی ہاتھ......ابولو متعہ ہمارے یہاں حرام ہے......شیخین نے متعہ نہیں
کیا تو ہم کیوں کریں؟

ش:-(۱) ہمارا جواب اب بھی بے نظیر ہے اور ہاشمی جیلانی کے سڑے ہوئے مردوں کی خاک بھی اس کا جواب نہیں دے سکتی۔ ہم نے پوچھا تھا کہ —— تم جوانی کی پیاس لف حریر سے کیوں نہیں بجھاتے؟......شراب اور سور کو مہر میں کیوں نہیں لیتے دیتے۔ اپنی عورتوں سے زنا کیوں نہیں کرواتے؟ —— مگر شیخ جی، لانی ہاشمی! ہارے ہوئے جواری کی طرح کہتا ہے کہ ''یہ جملہ امور خارج از بحث

''ہم کہتے ہیں کہ جب تمھاری شریعت ان چیزوں کو مشروع اور مباح بتاتی ہے تو عمل کرو۔ یہ خارج از بحث کیوں ہے؟۔

(۲) جو عبارت طول کے خوف سے ہم نے نظر انداز کر کے جواب اور منہ توڑ جواب دیا تھا وہ عبارت یہ ہے ''میں پوچھتا ہوں کہ اتنی بڑی عبادت جس کے ثواب کی کوئی حد نہیں۔ اس کو کچھ لوگ محض رسم ورواج کیوں سمجھتے ہیں کیا اس قول سے عقیدۂ متعہ پر آنچ نہیں آتی۔'' —— اس عبادت کو ترک کر دینے سے ہمارے جواب کی صحت پر کیا اثر پڑتا ہے۔ کعب احبار یہودی کے پرستار کچھ تو بتاؤ؟

(۳) تم جھوٹے ہو متعہ تمھارے یہاں جائز تھا۔ مگر پھر عمر نے ناجائز کیا (جیسا کہ ہم نے ثابت کر دیا ہے) اس لئے وہ حرام نہیں ہو سکتا۔ اگر شیخین نے متعہ نہیں کیا تو نہ سہی۔ آنحضرتؐ نے حکم تو دیا تھا۔ دوسرے صحابہ اور صحابیات نے تو کیا تھا۔ ابوبکر کی بیٹی نے تو متعہ کیا تھا۔

بگڑتے کیوں ہو متعہ نہیں کرتے تو نہ کرو لیکن اپنے یہاں متعہ کرانے میں تمھارا کیا نقصان ہے؟ اور اگر یہ بھی نہ کر سکو تو کم سے کم جواز متعہ کے قائل تو رہو۔ تاکہ محمدی مسلمان بن سکو عمری مسلمان بننے سے فائدہ؟۔

س:- سوال نمبر ۵......ہم نے نکاح خانہ ہی نہیں بنوایا تو اس کے پہلو میں متعہ خانہ
کہاں سے بن گیا۔''

متعہ کو کیوں جائز سمجھا؟ کیا عائشہ کی آنحضرتؐ کے ساتھ دوسری شادی تھی؟

مومن طاق نے جو ابوحنیفہ سے سوال کیا تھا اس کا جواب؟ ابوبکر نے اسماء اور عائشہ کی شادی میں امتیاز کیوں برتا؟ گوہ، منی اور خون وغیرہ جب تم چاٹ لیتے ہو تو پاک ہو جاتا ہے کیا تم اس پر عمل کرتے ہو؟ اپنی عورتوں سے تم پیشہ کراتے ہو؟ معاویہ نے ہاتھی دیکھا اور اس کے تحت کے سوالات اور مرزا عابد کہاں پڑھا۔ کس مدرسہ کی سند اس کے پاس ہے۔ اسے تم شیعہ مجتہد کیوں کہتے ہو وغیرہ سوالات کے جوابات اب بھی تم پر باقی ہیں اور شاید قیامت تک باقی رہیں گے۔ وہاں انشاء اللہ عمر کے سامنے ٹوکوں گا۔

ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی
اب آبروئے شیوۂ اہل نظر گئی

الحمدللہ! کہ ہم نے تمھاری تینوں نظروں کو اندھا اور بے نور کر دیا۔

ھل من مزید؟